

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَكْتُمُ لِرَسُولٍ عَلٰى النَّبِىِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَوْ اَعْلَمْتُمْ اِيْمَانَكُمْ

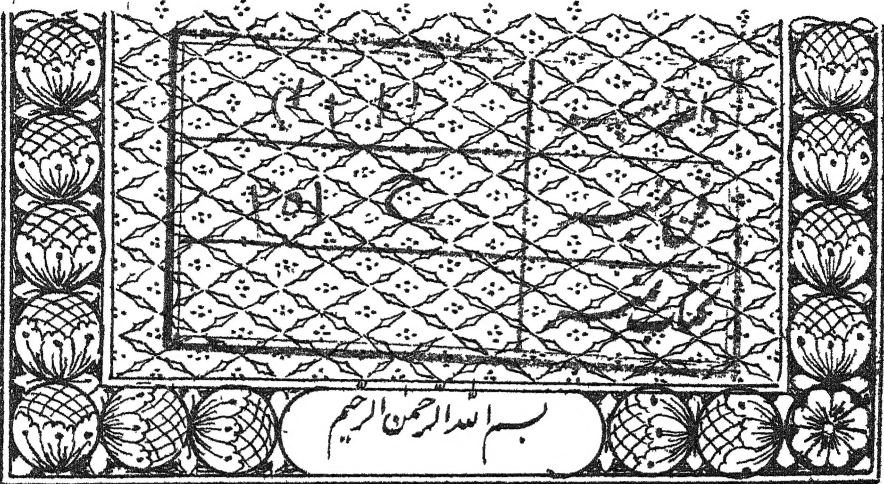
نعت

بنائید چمن آراشے باغ جهان دگر آوان بهمنیت اقتران این یوان خوش عنوان
افصح عرب و جم حضرت سید عالم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آکر و اصحابہ وسلم المسلمین

۱۳ ۹۲
دیوان بی

من تصنیف جامع الکمال السیدیہ شعرائی ماضی خال حضرت جان محمد صاحب المخلص بی
باتمام سند نشین شریعت شعرائی اہل صفات جناب قاضی ابراہیم صاحب المندی

طبع مرغوب دیار علی از نقش طبع آراستہ و سہرا



حمد بید اس خالق مطلق کو کہ جس نے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے صنایعِ بدایع
 نوعِ بشر کو شعائرِ حیات و تمیز سے سرفراز فرما کر دیوانِ عالم میں پیدا کیا اور درودِ واحد
 استغاثہِ عظیم برحق پر کہ جب کو سخن آفرین ازل نے بنام نامی آنکرامی مطلعِ قصیدہ کائنات
 کیا پھر اسی کرم و معظم کو مقطعِ اشعار موجوداتِ شہرہ دیا صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریعہ
 وسلم اما بعد فقیر حقیر محمد عبدالرزاق عرف محمد عبداللہ تخلص فصاحت و لدی مولوی عبداللہ در
 سکندر آبادی خدماتِ فیض درجاتِ اصحابِ عالی ہم واربابِ سخا و کرم بادشاہِ گلزار کا
 کہ جنابِ معالی القابِ فضیلت مآب حضرت قاضی احمد صاحبِ برابریابِ فیض آج بھی گلزار کا
 بہارِ گلستانِ قدر دانی حضرت قاضی محمد ابراہیم صاحبِ سکہ لوائیہ بہارِ گلستان کا
 فرمایا کہ میرے برادر صاحبِ موصوفی خطوط میں متواتر لکھا کرتے ہیں کہ شہرِ ہمدان
 کے اضلاع میں اکثر جاعری مولود پڑھا جاتا ہے اور اسکے مطالب اور معانی عظیم
 ناخواندوں کی سمجھ میں نہیں آتے ہیں انکو بجز خوش الحانی کے معنی سبب بردہ حاصل نہیں
 ہوتا اگر معنی سمجھ میں آوے تو حظِ قلبی اور فیضِ روحی حاصل ہو اور آنسو و کائنات کی محبت
 آنکھوں میں زیادہ ہو تو ذریعہ نجات ہے اس سبب ہم نے کئی نسخے قصایدِ نعتِ نبوی کے
 خیر دیوان قابلِ مجموعہ نظم ضیاءِ مظاہرِ اعجازِ دیوان و فائزہ سوئے آخرت اور شہدائے

وغیرہ بہت کوشش کر کے چھپوائے ہیں مگر اندون اکثر شایقین سے سماعت میں آیا کہ در لغت آنحضرت من تصنیف قدوات لکین وزبدۃ العارفین شہسوار عرصہ نسخہ شد انعمہ سرائے چین مدح خوانی گوہر آبدار دریائے فضل و کمال پسندیدہ شعرائے ماضی افضل الشعرا اکمل النظا جناب مغفرت آبا مولانا استادنا حضرت جان محمد صاحب ستی مرحوم و مغفور ساکن اورنگ آباد دکن جو الحال سکندر آباد میں تشریف فرما تھے ہی اور مرغوب صغیر و کبیر ہی ہر شعر اسکا گوہر نایاب ہی ہر صفحہ اسکا روشن مثل صفحہ آ فصاحت میں لا جواب ہی ہر ایک بیت بلاغت میں انتخاب ہی اگر دستیاب ہو تو ضرور ارسال کریں تو ہم اس عروس زیبائے حجرہ نشین کو زیور طبع سے آراستہ کر کے منہ پر جلوہ گر کریں تاکہ اسکے دیدار فرحت آثار سے شایقین لغت نبی اور طالبانِ مدرستہ

ایزدی کا دل شاد اور باغ باغ ہو اور اس خاکسار کو بھی اچر عظیم حاصل ہو اور موجب حسنات کامل ہو اور دعائے مغفرت سے ہر قاری و سامع یاد کرے جب میں نے یہ بات جناب قاضی احمد صاحب کی زبانی سنی تو یہ دیوان بلاغت نشان ماسوا اسکے بہت قصائد مصنف دیوان ہذا کے جو ہر طرف پھیلے ہوئے تھے کوشش تمام و سعی مالا کلام فراہم کر کے جس جس ردیف کے قصیدے تھے وہاں داخل کر دئے اور قاضی احمد صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر کیا انھوں نے اپنے برادر بزرگ حضرت قاضی ابراہیم صاحب ہتم کتاب ہذا کی خدمت بابرکت میں پروانہ فرمایا تب حضرت موصوف نے جناب فضیلت آبا بلیل شاخا رخنہ دانی طوطی شکرستان شیرین زبانی شیخ عبدالقادر صاحب المتخلص ہفا سے طبع کی تاریخ کہلوائی اور معجورہ بھی کے مطبع مرغوب ہر دیار میں زیور طبع سے آراستہ و پیرستہ فرمایا اب آیت شکرستان اور خیر علیہ السلام کی نیت سے

تاریخ طبع دیوان بلاغت شان از تصنیف شیخ عبدالقادر المتخلص و فاضل

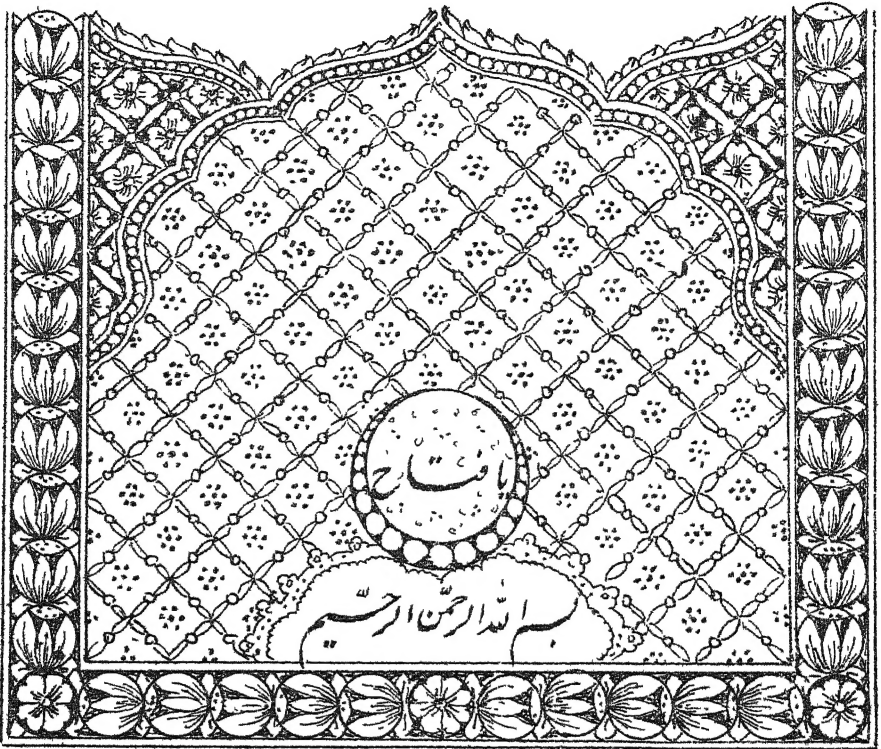
از عنایات جناب یزدان
مینقصاید که در اوصاف نبی
اسم او جان محمد بوده
نظم او غیرت سلک گوهر
چشم عجب مکن او گردد خلد
نفع جو در جناب قاضی
نوصاحب خلق بر اسمیش نام
آجند فرمود ز دل مایل شد
پنی تاریخ و سنین بجز
تف غیب بگفت این مصرع

درین ایام بنیاد
از تصانیف فصیح دوران
سینش بود تخلص ذیشان
طبع او غیرت بحر عثمان
بود مداح رسول یزدان
که کف همتش ابر نیان
ذات او رونق گلزار جهان
گشت مطبوع مبارک دیوان
فکر نمود و قافیه پایان
هست دیوان فصاحت عنوان
۱۲۹۲، بجز

ایضا

کیون نہ دگو ہر اک کے ہو مرغوب
مول لین کیون نہ نقد دل دیکر
قاضی صاحب نے سعی بے حد
کے تاریخ روئے بخت سے

ہی کتاب عجیب و لا ثانی
ہی زریعت سید عربی
یہ کتاب عجیب چھپوا دی
اسی وفا کہہ خزانہ خوبی



عیان تجریر بسم اللہ سے ہی فصل رحمان کا
 خدا کو بھائیا جب جس اُس سلطانِ خوبان کا
 تصور جب ہوا اللہ کو کثرت کے سامان کا
 ثنا خوان خود خدا ہی اسکے کاملِ حسنِ ایمان کا
 بیاضِ صبحِ محشرِ عکس ہی دلبر کے دامان کا
 بیان کس منہ سے ہو پہ پہاجر ہی جا بربیان کا
 دلیلِ سخنِ اقرب سے ہوا تحقیق یہ ہر ہلکو
 جگر کو آہ نے چھیدا شرہ میں اشک میں سفتہ
 ہتھارِ انورِ حکیم کا ترجم سے قیامت میں
 کہا ہی ثانیِ انبیین اذہنا فی انکار اللہ نے

بیاضِ صبحِ بخششِ سرور قی ہی میرِ دیوان کا
 بنا کر آئینہ درپیش رکھا روئے جانان کا
 ہوا محبوب باری خان سامانِ بے سحان کا
 ازل میں کعبہ دین ہو گیا رخ جس مسلمان کا
 خور و روزِ قیامت ہے ستارہ کفشِ جانان کا
 کہ خور بھینکا ہوا پہاڑ ہی میرِ داغِ ہجران کا
 خدا کو بھی نہ چھوڑا عشقِ کاملِ حسنِ ان کا
 ہوا وہ متشبہ مرجانِ پرہیزگارِ غلطان کا
 چراغِ صبح کا عالم بنے خورشیدِ تابان کا
 مراتب اور میں پہ پہرتہ صدیقِ ذیشان کا

خبر ہی بعد میرے گزنی ہو تا عجب ہوتا
ملا یک نے جیا کی جس سے کیا کامل جیا ہوگی
اور ایسا ذوالفقار تیرے سر کفر کا یکدم

خلافت میں نہ رکھا نام جسے کفر و بطلان کا
لقب ہی باجیا و کامل الایمان عثمان کا
ہوا ہی قوت اسلام باز و شاہ مردان کا

سمٹھاری آل اور اولاد کا سنی ثنا خوان
صلے میں مغفرت دینا ہی مطلب اس ثنا خوان کا

عشق جب پیدا نہ تھا تب عشق کا دستور تھا
جسم سے جان دور تھی اور جسم جان سے دور تھا
جب تک تھا ذات کے اندر احد شہور تھا
حضرت موسیٰ کہاں تھے اور کہاں کوہ طور تھا
خلق کی شہرت تھی پرتو نبی مشہور تھا
چشم کھلتے ہی کیا نظر اہ خوبی حق
مرہم رحمت سے تیرے ہو گیا اب اندمال
جب جدائی خوش نہ آئی سخن اقرب کہہ دیا
خشک تاب عارضی تاباں بالکل ہو گیا
بے سبب کب تھا تیری صبح ولادت کا ظہور
کیا طباشیر آپ کی صبح ولادت ہو گئی
مثیل شہر دید سے اسی مہر نور تیری
تیرے باعث ہو گئی آدم کی توبہ متجا

تھا خدا ناظر نبی کا اس کا بیہ نظور تھا
قالب ارواح ہوا لارواح سے معمور تھا
ہو گیا احمد جدا ہو کر اسکا نور تھا
دید پہلے کس نے کی کیا خدا کا نور تھا
احمد جب کچھ تھا رب تھا تیرا مذکور تھا
دیدہ آدم میں مرد مغرب کے تو مستور تھا
زخم عصیان پر ہمارے کیا انگور تھا
وصل تیرا ہر طرح اللہ کو منظور تھا
چشم خورشید شاید آپ سے معمور تھا
ریش عصیان جہان کو مرہم کا فور تھا
اس تپ عصیان عالم کے سب رنجور تھا
دیدہ اہل بغاوت پہلے ہی کور تھا
اگے پیدائش کے تو کچھ ایسا ذمی مقدور تھا

یا نبی سنی کی یون کرنا شفاعت رب کے پاس
وصف سے میرے بیٹے نبی بہت مسرور تھا

داغ عشق احمدی دل پر ہی شعلہ طور کا

سینہ مشتاق میں ہی ایک عالم نور کا

کیون نہو داغِ فراقِ یار ٹھنڈا نور بار
فی الحقیقت نور حق کا حق پہ ہی دار و بار
روئے روشن کے تصور میں کوئی مرحوم ہو
محنتِ ہجران سے نقد و صل کی راحت نصیب
زخمِ عشقِ مہر و مین خون کے قطر ہین لعل
زندہ کر کر پھر نئے سرے سے سجا کیا کرے
اسی شکر ب تیری فرقت میں ہوئی یہہ لاغری
ضبط سے بالکل نہیں رکھتی کبھی سوزِ درون
نغمہ پرداز سی پاپنی کیون نہو نازان پہل
آپکا شایق ہوں اسی آقائے عالم بقصو
ہی باوصافِ حمیدہ والی ملکِ دکن

ہی مہ میلاد پچا ہا مرہم کا نور کا
حق اگر بولون ابھی درجہ ملے منصو کا
کیا عجب خورشیدِ حشر گل ہو شمعِ گور کا
وجہ روزِ نینہ ہی ہی آپ کے مزدور کا
ہی دُرِ کانِ بدخشان نہہ میرے ناسور کا
لاشہ ہو مرحوم جب اس چشم کے مغفور کا
بار ہی ایک ناتوانائی سے تن پر دور کا
شور کچھ دیگر ہی اب آہِ دل پر شور کا
ببلی شیدا ہی تیرے روضہِ مہر کا
مین نہ جنت کا ہوں طالب اور طالبِ حق کا
تخت ہو قایم ہمیشہ شہرِ مشہور کا

صلی اللہ علیہ وسلم

یار رسول اللہ سنی ہی غلام چار

Checked

دل سے ہی فدوی وہ آلی طالب و

شکرِ خدا کہ بگوئی مصطفیٰ صلا
لغتِ رسولِ خالقِ باری سے کیا صلا
جس کو غبارِ خاکِ رہِ مصطفیٰ صلا
دلہین ہی ہم کو شعلہ نورِ خدا صلا
کسی تلاش میں کرین یہہ عمر صرف ہم
کس آرزو کی آرزو پھر ہم کرین کہو
طی کرنی راہِ پل کی شری فکر تھی ہم
چشمِ امید باز ہوئی صاف خلق کی

جب مصطفیٰ صلا تو یہہ جانِ خدا صلا
ایمان و دین و رحمت حق یہہ صلا صلا
کیا چشمِ مغفرت کے لئے تو تیا صلا
موسیٰ کو سیر طور میں فرماؤ کیا صلا
حق صاف مل گیا کہ بہن حق منسا صلا
دل جسکی آرزو میں تھا وہ دلا صلا
فضلِ خدا ہوئے خدا رہنما صلا
جب تو تیاے خاکِ شہرِ اصفیا صلا

شکلِ جبابِ زیتِ ہین بحرِ فنا میں ہم
پیش از طلوعِ نیرِ صبحِ وجودِ خلق
مراآتِ حق نما ہی وجودِ محمدی
یا مصطفیٰ تجھی پہ بزرگی ہوئی ہی ختم
طاؤس ہی مزارِ بزرگان کا مورِ حل

شکرِ خدا کہ توشہ راہِ بستا ملا
مجھ کو لقاے سیدِ روشن لقا ملا
حق کا خیال کر کہ تجھے آئینہ ملا
بعد از خدا کے کہہ پہ کسے مرتبہ ملا
ناقے کا تیرے اسکو کہیں نقش یا ملا

پنہیں برو کا حق نے کیا جسکو پیشوا
ای سنی دیکھ سکھو وہی پیشوا ملا

سوزِ ہجرِ احمدی میں یہاں تلک نالا ہوا
شعلہاے سوزِ دلکی یہاں تلک فعت ہوئی
گر می عشقِ نبی میں آبدار سی پہم ہوئی
روضہ شادابِ شرب کے سفر کے شوق میں
صیدِ دامِ زلفِ والا بخشش امت ہوئی
نعتِ والا کے صلے میں حق تعالیٰ سے مجھے
قدسیون میں بھی ہی شہرت و صف جو کرتے ہیں
جز مدینے کے نہ کھیلے اور دیگر جائے
لحوتِ شرکان پہ آیا چشمِ آتش بار ہی
کوئی سعت ہو یا ربِ ستانِ پاک پر
حق اتارا دین احمد کو تو از بہرِ نیاز

سلسلہ آنسو کا گرونین میری مالا ہوا
ماہ کی اطرافِ میری آہ کا ٹالا ہوا
گو ہر کیت ہمارے منہ کا تنخا لا ہوا
غنیہ ندرین ہمارے پاؤں کا چھالا ہوا
جب مکینِ عرش میرا گیسوؤں والا ہوا
رات دن کا دورِ خدا نعام و دوشا لا ہوا
عالمِ بالا پہ اپنا بول کیا بالا ہوا
چشم کے جھوٹے میں طفلِ اشک ہی پاں ہوا
باد زن اک ایک منقل ایک پر کاں ہوا
جبہ ساٹی میں رہو نہیں اپنا سر ڈالا ہوا
ماکیان بدعت ہوئی اور کفرِ زغالہ ہوا

جبکہ ای سنی ہوئی صبحِ ولادتِ انگار
کفر اور بدعت کی شب کا صاف منہ کا لا ہوا

تو اس کے ساتھ ہی اللہ کا سلام لکھا

قلم نے لوح پہ جب مصطفیٰ کا نام لکھا

قلم کا منہ نہیں جو لکھ سکے بنی کا نام
 جناب حضرت بو بکرا اور عمر عثمان
 لکھا تو کیا لکھا کلک نے حکم حق
 قدم احمد مرسل لئے زمین کا جب
 لکھا جماعت مرسل کو افضل و اعلیٰ
 تمام عالم پستی و عالم بالا
 لکھا نبیوں کو سب ان کی ذات کی بخشش
 لکھا نبیوں کو درجہ بدرجہ ہو وینکے
 جو ہونگے امتین پیغمبروں کی نافرمان
 یہ مصطفیٰ کی جو امت کے عاصیان ہونگے
 ہی ابتداء سے نبوت وہ عالی رتبت سے
 حصول حاجت و مقصد مراد کا ضرور
 ہوئی انھیں کے سبب بلند سی و پستی
 تمام خلق میں ہو و دشنامی لیل و نہا
 جو ہونگے تابع فرمان اور نافرمان
 سفیدی اور سیاہی جہان کی آنکھوں سے
 لکھا وہ سینہ اقدس سے مخزن عرفان
 چہ ذقن کو لکھا صاف چشمہ حیوان
 ذقن سے سید جان قد سے سر و خلد برین
 گلو سے خجرہ داؤد کی خوش الحان
 لکھا پسینے سے پھول کو خط سے منبر بہا

طفیل اونکے ہی جو کچھ تھا تمام لکھا
 علی شاہ امامت با حترام لکھا
 یہہ چاروں ہو وینکے خلفائی ذوالکرام
 بنام حضرت آدم سب انتظام لکھا
 مگر رسول کو ان سب کا پیش امام لکھا
 لکھا یہہ سب پہ محمد کے زیر بام لکھا
 پہ آپ کو جو لکھا شافع الا نام لکھا
 پہ مصطفیٰ پہ نبوت کا انصرام لکھا
 سزا ملگئی ہی جنت انھیں حرام لکھا
 خدا غفور وہ زمر کا ہی تمام لکھا
 اسی پہ ختم رسالت ہی والسلام لکھا
 انھیں کے نام سے امت کا پورہ کام لکھا
 زمین پاؤں سے سر سے فلک کا بام لکھا
 جبین سے شمس کو رخ سے منہ تمام لکھا
 قلم نے ہر دو جماعت کو پخت خام لکھا
 قلم نے عارض و کاکل سے صبح و شام لکھا
 تو دل سے کعبہ مقصود خاص عام لکھا
 تو ناف پاک سے کوثر کا خاص عام لکھا
 دامن و لب سے شگوفوں کا اتمام لکھا
 زبان پاک سے شیرینی کلام لکھا
 دہن سے غنیمت نوشبو کا رنگ و فام لکھا

توشت عالیہ سے پستی انا م لکھا
توران و ساقی سے کونین کا قیام لکھا
تو دونوں دست مبارک سے فیض عام لکھا
یہم گرم و سرد اٹھین کے سبب تمام لکھا
قلم نے قد سے شفاعت کا اہتمام لکھا
تو صبر و شکر سے انکے مہ صیام لکھا
کنیز کین وہ رہینگین تو یہم غلام لکھا
قلم نے ان کی ہی ہستی سے لیکو ام لکھا
خدا نے حامی امت تھا را نام لکھا
ازل سے حق نے تھین فاتح ہام لکھا

وجود شانوں سے انکے لکھا کمر سے عدم
شکر سے آپکے لکھا خزنہ رحمت
لکھا سعادت کونین ہر دو سا حد سے
غضب سے مار لکھا رحم سے لکھا جنت
وہ شور فتنہ و آشوب حشر کے اندر
نماز و زہد کو اوقاتِ حسنِ اعد سے
تمام حور و ملک اور سارے جن و بشر
عرض میں کیا لکھوں جو جو ہوا یہم عالم میں
ضعیف ہو گئی امت مدد کر و آفت
کر و مدد کہ عنیدان دین ہوں نابو

قصیدہ کیجئے مقبول یا رسول اللہ
صفت میں آپ کی جو سنی غلام لکھا

روزِ تولدِ شہر ہر دو سرا چلا
جس وقت وہ چلا تو گو یا دم میرا چلا
جلدی علاج کر لو کہ روزِ شفا چلا
میرے جگر کے زخم پہ پھاؤ رکھا چلا
انگور اپنے زخم کا پھر پھوٹا چلا
وقتِ بہار آیا یہ یکدم رہا چلا
دیکھا نگاہِ رحم سے کچھ یک ذرا چلا
زخمِ جگر پہ اور نمک پھینکتا چلا
ہو کر جدا مکان سے جب آشتا چلا

واحد تاکہ ماہِ ربیعُ العلما چلا
آنے سے ماہِ پاک کے آئی تھی جانین جان
اسی مبتلائے دردِ فراقِ محسوس
مرہم تھا صبحِ روزِ ولادت کا آفتاب
پھاؤ تھا ماہِ مرہم زنگار تھی وہ شب
مشتاقِ عندلیبین تھیں مدتِ باغ میں
آیا طبیبِ بر سرِ بالین درد مند
خالی نہیں ہی رنج سے رخصت یہ پہا کی
کیونکر نہ اشکبار رہے چشمِ عاشقان

ایا ہ تیری چاندنی تھی فرشتہ زرفشان
سیراب ہم بھی ہنوسے تھکے ہی ابرو رحم
ابروں سے مصطفیٰ کا تصور تھا راندن

افلاس ہمہ ڈال کے بستر اٹھا چلا
پیاسے ہی ہکو چھوڑ کے ہو کر جدا چلا
کیا ہی ہلال ماہِ کرم نہہ بتا چلا

سنی کی جان سنتے ہی بس لب پہ آ گئی
شہرہ ہوا جو ماہ تو لگد چلا چلا

یا مصطفیٰ ظہور ہی تیرے ظہور کا
مجھے مین خدا مین دیدہ احوں کو ہئی وئی
تاریکی مزار سے اندیشہ کچھ نہیں
شاید خیال تھا کہ نبون رحم عالمین
معراج مین فلک پہ ملا نور حق سے جب
حضرت کی ماہیت کو نہ جبریل پاسکا
دل میرا گر قبول کریں کچھ عجب نہیں
گستاخی ہو معاف ہوئے آپ جب رحیم
دل داغ سوز عشق نبی سے ہی لالہ زار
ہو دیگا آفتاب وہی داغ عشق جب
محکوم ہر کد ام نہ کرنا شہا کھو
دل سے ہی بار بار یہ ہمیشہ حضور مین

مظہر گناہی حق نے مجھے اپنے نور کا
باعث ہوا یہی تو نظر کے قصور کا
جب تو رہے چراغ غریبوں کی گور کا
ویا ہوا تھا جیسا تصور حضور کا
یاد آیا ہو گا موسیٰ کو وہ شعلہ طور کا
ادراک بیشعور ہی اپنے شعور کا
تحفہ کیا قبول سلیمان نے مور کا
باعث اسی بھروسے ہی اپنے غرور کا
کیا لالہ بلکہ ٹکڑا ہی ایک ایک نور کا
ہو گا عیان سفیدہ جو صبح نشور کا
مجھ پر چلے نہ زور کسی اہل زور کا
ظاہر مین یہ غلام ہی ہر چند دو کا

محتاج ہر کسی کا نہو جائے تا بہ عمر
صدقہ دلا دوسنی کو کچھ اپنی گور کا

کرا آئینہ نبی کو دیکھ ظہور اپنا
شعلہ ہی نور احمد پینہ ہی طور اپنا

چاہا خدا نے دیکھے جب آپ نور اپنا
موسیٰ کی طرح ہکو ہی سیر طور دل مین

کے واسطے مین فاخر جن و ملک پر ہم سب
نور نبی کا جلوہ ہر چیز مین عیاں ہی
یا مصطفیٰ محمد مین دور ہوں بلا لے
کب دل ملے شکستہ جزر رحمت نبی کے
ملاحی گر کرے نہ احمد تو جانو ہو دے
ڈرتا ہی کیون بلائے محشر سے تو ہر اک دم
کر چشم دلکشادہ جب دیکھ نور احمد
دیکر ہی کون جس سے حاجت طلب کہین ہم
باطن مین فی الحقیقت نزدیک ہی ہی ہر دم
ہن گرم مہری ہونا حب نبی مین ہر دم
ہی کون اتھ کپڑے ہو وقت پر ہمارا
سیلاب موج رحمت ذکر نبی ہی جانو

احمد کے ہی بھروسے سارا غرور اپنا
گر تم نہ دیکھو جانو ہی یہہ قصور اپنا
بلو اتو پھر نہ چھڑو مجھ سے حضور اپنا
ہی سنگ معصیت سے شیشہ چور اپنا
دریاے معصیت سے کیون نگر عبور اپنا
احمد کو کرو سیلہ رب ہی غفور اپنا
کیون نگر دکھے تجلی دیدہ ہی کور اپنا
احمد سے ہی برآوے کار ضرور اپنا
ظاہر مین گو وسیلہ رہتا ہی دور اپنا
حامی وہی ہی وقت صبح نشور اپنا
ہی ایک وسیلہ احمد ہنگام صور اپنا
کیون تشنہ ہم رنگی دریا ہی پور اپنا

احمد کو رکھو وسیلہ ہر ایک سے توسنی
کیون التجا کرے ہی کھو کر شعور اپنا

پیشرو نہیں کسی نے آیا کام کیا
سلام کیون نہ میرا اس نبی پہ ہو سدا
تجلی جبکی دو عالم مین ہو تعجب کیا
وہ نور ذات احد جلوہ کر کے مکان مین
قصیدہ کر کے رسالت کا بیجہ ان شروع
کسی نبی نے ہم سرنہ کی شفاعت کی
خبر رکب تھا خدا کو ظہور کثرت کا

چھوڑا کے عاصیو کو جو نبی نے نام کیا
خدا نے اپنا جسے مورد سلام کیا
کہ جس نبی نے منہ چرخ کو غلام کیا
حقیقت آپ ہی آیا بنی کا نام کیا
بنام ختم رسل اسکو اختتام کیا
مگر یہہ کار محمد نے ہی تمام کیا
نبی کے واسطے یہہ سارا انتظام کیا

وہ عالی جاہ کی کیا منزلت قیاس کرو
ہزار شکر کہ وہ مقتدا ہمارا ہوا
ہی اذن کو شفاعت کا یا شفیع و را
کلیم اسکو کہولا مکان پر جا کر
برائے راہنمائی حسن خلق اللہ

خدا کے عرش معلیٰ پہ جا مہم کیا
خدا نے خیل رسل کا جسے امام کیا
خدا نے آپ ہی کو شافع انا م کیا
کہ جس نے رو برو اللہ سے کلام کیا
پیام جو تھا خدا کا وہی پیام کیا

ہی سنی رحمت للعالمین ذات نبی
کہ جس نے اپنی عنایت کا فیض عام کیا

قیامت ہوگی جب خورشید زیرے پر کھڑا ہوگا
کھینکے نفسی نفسی سب پیٹروسی حالت میں
نہ بیٹا مانکو پوچھگا نہ مان بیٹے کو پوچھگی
وہ ان ہی کون کہ سب ہینگے اپنی حالت میں
تلینگین نیکیاں امت کی میزان میں جو محشر کو
کرم سے لطف اپنے نبی صل علیہ وسلم
فرشتے جانب دوزخ گنہگاروں کو کھینچینگے
یہ سنکر جب شفیع عاصیاں ہونگے بایں
گداز جب پلہ ہووے گا ہی رستہ تیز خنجر سے
جو نیکو کار عابد متقی اہل صفا ہونگے
گنہگاروں کا ایسا حال ہوگا اسی مسلمانوں
محمد مصطفیٰؐ اسجا نہایت مہربانی سے
گذراں جا سے جو قتل ہوگا جنت میں
ملینگی نعمتیں اسجا پہ انہیں نعمت عظمیٰ

زمین تانے کی ہوگی آسمان فولاد کا ہوگا
نگہبان اپنی امت کا محمد مصطفیٰؐ ہوگا
نہ بھائی ہووے گا اپنا نہ کوئی آشنا ہوگا
مگر اسوقت پر حامی رسول کسبر یا ہوگا
گرانی سے گناہوں کی اگر پلہ جھکا ہوگا
رکھینگے ہاتھ اس پلہ میں جو پلہ اٹھا ہوگا
پیارے نیگے نبی کو جب بڑا شور و بجا ہوگا
برہنہ پاؤں ہووینگے سراقہ س کھلا ہوگا
خدا کے حکم سے اس روز دوزخ پر دہرا ہوگا
وہ رہے ایسے لوگوں کا گداز مثل ہوا ہوگا
گر نیلے کٹ کے دوزخ میں خدا بائسا ہوگا
پکڑ کر ہاتھ انکا سوئے جنت رہنا ہوگا
بفضل مصطفیٰؐ حق سے نہایت مرزا ہوگا
طفیل مصطفیٰؐ ان سب کو دیدار خدا ہوگا

تو قہ رکھ تو اسی سنی نئی کے فضل جان
جو رتبہ اہل جنت کا ہی تجھ کو بھی عطا ہوگا

مشرق انوار خوبی شد گریبانِ شما
آبروئے خوبی از چاہِ زرخندانِ شما
خاطر مجموعِ مازلف پریشانِ شما
زانکہ زبردیدہ آبی رویِ خندانِ شما
تا بہ بوسم بچہ گردونِ خاکِ ایوانِ شما
نبذہ در گاہِ ہستم و ثناخوانِ شما
باز گرد یا بر آید چیت فرمانِ شما
کاندرین رہ گشتہ بسیارند قربانِ شما
بہ کہ بفروشند ستوری بہستانِ شما
رد زری ما باد لعلِ شکر افشانِ شما

ای فروغِ ماہِ حسن اذرو کریشانِ شما
ای بہارِ غنچہ دینِ لعلِ خندانِ شما
دل پریشانِ ہی کہ کب ہمدست ہو پرہیزو
خلقِ سب خوابِ عدمِ جاگ اٹھی یکہیک
یا رسولِ نیک اختر کیجئے اسی مدد
یا نبی ہر چند قربِ آستانِ تھے رہین
شوق تو دیدار کا ہی جان لب پر آگئی
اسی کمانِ ابرو یہ گوشے میں گذر تو کیجئے
حاشقون کا راز دور چشم چہتا نہیں
قول سے حافظ کے کہتا ہی یہ سنی احمد

یہ مد عاستی کی ہی فضل خدا مقبول ہو
اسی سر ناحق شناسان کوٹے میدانِ شما

یہ کہ محبوبِ حدوثِ مصطفیٰ پیدا ہوا
روحِ ہر مومن کو بس عشقِ خدا پیدا ہوا
اسکے بر ضد شافعِ یومِ الجزا پیدا ہوا
صاف تر مرآتِ نورِ مصطفیٰ پیدا ہوا
بحرِ رحمت سے وہ دُربے بہا پیدا ہوا
حاصیون کے سر پر رحمت بار کیا پیدا ہوا
آپ ہی پھر سو کے اسکا خاتمہ پیدا ہوا

جوشِ عشقِ قدم سے پہلے کیا پیدا ہوا
روئے ہستی میں جو نورِ مصطفیٰ پیدا ہوا
جب جہان پیدا ہوا غمِ حشر کا پیدا ہوا
چاہا حق نے آپ ہی اپنی تجلی دیکھے جب
مشتری خود حق ہی جسکی آب و تابانی کا
رحمتِ للعالمین ہی حامیِ روزِ جزا
مطلعِ دیوانِ عالم آپ ہی پہلے ہوا

حق نے چاہا موجب رحمت ہونید و نیز توجیب
 را حیم امت نبیؐ ایاب بھی کوئی ہو گیا
 حق نے کی خواہش ظہور اپنے کا باعث ہوئی
 اسم بیشک ہی خدا پاک کا رب رحیم
 راہ رحمت کس طرح مسدود ہو ای مومنو
 مولد و منت ہی احمد کا مکان لا مکان
 جب نبیؐ پیدا ہوئے امت کو یہم آئی ندا

رحمۃ للعالمین خیر الورا پیدا ہوا
 بطن سے جو امتی کہتا ہوا پیدا ہوا
 تب محمدؐ مظہر نور خدا پیدا ہوا
 رحمۃ للعالمین احمد بھی کیا پیدا ہوا
 مگر ہونکے واسطے ہی رہنما پیدا ہوا
 ظاہر اچھ دیکھنے کو اسجگہ پیدا ہوا
 ہو مبارک شافع روز جزا پیدا ہوا

صلی اللہ علیہ وسلم

اب تک اسی سخی شفیق و شافع کل عاصیان
 جز محمدؐ کے نہ کوئی دوسرا پیدا ہوا

روز حساب فضل جو ہو گا کہ کا
 فرمان ایسا حشر میں ہو گا آلہ کا
 بتلا کے تب کہیں گے یہ امت کو جبرئیلؑ
 ہو و گیا جبرئیلؑ کو یہ حکم کر دگا
 حضرت نبیؐ کے ساتھ ہو سو قن جبرئیلؑ
 حیرت زدہ ہو پوچھیں گے آپؐ میں کیا
 سردار اسکا کون ہی با شان ابہت
 بولیں گے پھر نبیؐ کی سواری کو دیکھ کر
 ہو گی ندائے غیب کہ صل علیؑ کہو
 استاذہ پھر تو ہو دیگی اللہ کے ورثہ
 چہرے کھلیں گے رو برو اللہ کے نام
 بولیں گے حق کہ میری نظر انہی کچھ نہیں

دفر آٹ ہی جاوے گا اپنے گناہ کا
 لشکر کہاں ہی آج میرے بادشاہ کا
 موجود ہی رسالہ رسالت پناہ کا
 لے آؤ مستحق ہی کرم کی نگاہ کا
 زمرہ یہ لے چلیگا علامہ پانچ گاہ کا
 ذیشان قافلہ ہی یہ کس اہل جاہ کا
 یہ بڑے ہی حشر میں جسکی سپاہ کا
 شاید رسالہ ہی یہ شہر دین پناہ کا
 لشکر یہ علی شان ہی دو عالم کے شاہ کا
 ثانی نظر کو آویگا دفر گناہ کا
 ہو گا ملاحظہ جو وہ فرد سیاہ کا
 ہی پاس اس شفیع بلا اشتباہ کا

فرو گئے یہ پیغمبر اب انکی جبریلؑ
 پہلے ہی میں نے اپنے محمد رسول کو
 اب جائزے میں خلعتِ حرمت دیا میں
 اور نقدِ مغفرت کین بقائے میں دیا
 عالی خطاب اہل بہشت آج کر عطا
 میزان پر اسکا پلہ سین کی جھکا رہے
 جنت کی سمت جاویدہ و نزع کو سر دکر
 اسکی توجہی ہوئی جاگیر حنبلہ پر
 جنت میں چوکھے پہرے لگا دو ایک باب
 مخصوص ہو گیا ہی میری صرف غامض
 ہفتے میں ایک بار انے فضل و لطف سے
 میرے بچا کے فوج کی لگتی ہی ثابت

بخشا گناہ انکے ہر اک ماہ و سال کا
 خلعت دیا شفاعت عصیان تباہ کا
 نہلا دے پانی انکو تو کوثر کے چاک کا
 کرو ضعیف شمس قمری دن انکے گناہ کا
 منصبِ خصوص انکو دیا میں جاہ کا
 موزون رسالہ ہے شرفی و سنگا کا
 مرکب برق سب کو سھیل کی راہ کا
 رضوان سرشتہ دار ہوا اس سپاہ کا
 ہو یا سب ان نبی کی یہی خواہ گاہ کا
 خاصہ رسالہ ہے یہ میرے خواہ کا
 انعام دو گنا مذمیرے فیض نگاہ کا
 دن انتظامِ خلد کے ہو پیش گاہ کا

چہرہ نپہ اپنے ہو گی جو مہر مغفرت
 ہی سنی یہ طفیل رسالت پناہ کا

ہو وے مجھے ثنائے اعلیٰ ثنائے تو بر ملائے اعلیٰ
 خدا کی رحمت سے یا محمدؐ بلا مکان شد سرائے اعلیٰ
 گئے ہو تم اس مقامِ اد پر کسی نبی کو نہ تھا میت
 تمھارا یہ رتبہ یا محمدؐ کہ عرشِ شذیر پائے اعلیٰ
 پناہ مانگی ساری خلقت مگر بعزت تمھاری امت
 رہیگی محشر کو یا محمدؐ مت مات تحت لوائے اعلیٰ
 ہیں ہم وہ بیمار کیا وہا ہو اگر وہا ہو تو اس سے کیا ہو

ہی در عصیان کو یا محمد شفاعت تو شفاۓ اعلیٰ
 کسی کا اسجا نہیں گزارا نہ مارے پڑھان کوئی فرشتہ
 تمھاری اللہ نے یا محمد بقرب خود کرو جائے اعلیٰ
 ازل سے لے تا بہ روز محشر ہی بجز رحمت کا وہ شناور
 تمھاری صورت کا یا محمد ہر آنکہ شد آشناۓ اعلیٰ
 بنائے گر کوئی لاکھ تدبیر کرے نہ زر اسکو کوئی اکیر
 مس گنہ کو ہی یا محمد محبت کی میاۓ اعلیٰ
 زر شفاعت کی عام بخشش تجھ ہی سے ہوگی بغیر بخش
 خدا نے دی آپ یا محمد بدست تو این عطاۓ اعلیٰ
 خدا نے تمکو ہی دی شفاعت جو تم کہیں وہ قبول عزت
 نہوے کس طرح یا محمد نجات ما از دعائے اعلیٰ
 خدا نے بخشی تھیں برحمت کلید قفل در شفاعت
 خدا بھی راضی ہی یا محمد بصد رضا بر رضاۓ اعلیٰ
 جو ہو قیامت میں مجھ پہ آفت پیش ہو خورشید کی بہ شدت
 چھپا لو او سوقت یا محمد مرا نہ پیر لوائے اعلیٰ
 رکھے ہی جو احتیاج سنی وہ پائے امید آج سنی
 کچھ اب ہو رحم یا محمد براہین گدائے سرائے اعلیٰ

ولہ

نہوے وصف لقاۓ اعلیٰ رخ تو بدر الدجائے اعلیٰ
 ہمیشہ کرتے ہیں یا محمد ثناۓ اعلیٰ ملاۓ اعلیٰ
 تمھارا سر ہی بجائے قرآن ہر ایک موسے ہی نور باران

جو فرق نازک ہی یا محمد یقین راہ مدد اعلیٰ
 تمھارے ہیں جو ہر دو کا کل ہیں باغ جنت کے گویا سبیل
 جہان معطر ہی یا محمد زبوںے آن مشکائے اعلیٰ
 وہ زلف ہی لام خطِ رحمت کہ ہیکو اس لام سے ہی رخت
 ہیں لوح پر نور یا محمد خدار روشن بنائے اعلیٰ
 ہیں سارے اسلام سے مسلمان یہ سلسلے پر ہی سبکایا
 ہمارا ایمان یا محمد فتاد اندر قفائے اعلیٰ
 دے دونو ابرو ہیں قاب قوسین ویا ہیں دونوں کن حرمین
 بہ کفر فاتح ہیں یا محمد بہ تیر مژگانہ اعلیٰ
 عیان ز پیشانی تو رحمت تمھارے گالوں کو کیا دون نسبت
 تھا ایک خورشید یا محمد دویم چویدر سہائے اعلیٰ
 ہیں جام کوثر کی دو نو آنکھیں سواد رحمت سدا نظر میں
 بعین رحمت ہیں یا محمد نظر کنان دیدہ ہائے اعلیٰ
 الف جو اللہ کے اسم کا ہو تمھاری بینی سے نسبت اسکو
 تمھارا ہر لب ہی یا محمد حقیق کان ضیائے اعلیٰ
 تمھارے دندان وہ وریکت اگر ہو بیجا نہ دین دنیا
 بخیر خدا انکے یا محمد کند کد امی بہائے اعلیٰ
 تمھارا چہرہ خدا کو مقبول تمھارے دو کان فضل کے پھول
 تمھاری گردن ہی یا محمد صراحی خوشنائے اعلیٰ
 ذوق سے قد سے مین کیا وون نسبت کہ اسکو حق نے یہی نسبت
 ہی سبب جنت کا یا محمد لب و خوش دل رہا اعلیٰ

وہ خوش محاسن کی رخ پہ زینت کرن ہی اطراف مہر رحمت
 وہ موج غنیمت ہی یا محمدؐ بہ بکر رحمت فزائے اعلیٰ
 کرو گے محشر میں تم عنایت تمام امت پہ عام رحمت
 ہی گنج رحمت کا یا محمدؐ یقین صد صفائے اعلیٰ
 سحر سعادت کے ہر دوسا حد ہمیشہ قبضے میں فضل سید
 تھارے کف میں ہی یا محمدؐ بجوش بحر عطائے اعلیٰ
 حریر آسا ہی پشت تختہ مگر شفاعت کا ہی وہ نامہ
 بمحقین عطا ہی وہ یا محمدؐ بہ مہر جل علائے اعلیٰ
 یہ وہ ہی فرمان خاتمیت کہ تم پہ ہی ختم اب نبوت
 خدا نے کی مہر یا محمدؐ تو خاتم الانبیاء اعلیٰ
 مگر نظر میں نہ آئے کسی میان عصمت آگئی ہی غلطی
 اب آگے عصمت کا یا محمدؐ نہادہ ام بر خدائے اعلیٰ
 شک نہیں ہی نور یحیٰ ہی ناف کوثر کا گو یا چشمہ
 ستون دین کے ہیں یا محمدؐ یہ ہر دو ذیشان پاک اعلیٰ
 وہ زانو او پر ہیں مہر اور ماہ بین ران اور ساق ہر دو دیجا
 ہر ایک ناخن ہی یا محمدؐ ہلال عید الصلوات اعلیٰ
 کرو گے محشر میں جب شفاعت مجھے بھی دینا زر شفاعت
 زروز یشاق یا محمدؐ من از تو دارم رجائے اعلیٰ
 نہ کوئی بر لاوے کام سنی بمحقین سے حل ہو جہاں سنی
 عطا ہو کچھ اسکو یا محمدؐ بفضل و لطف و عطائے اعلیٰ

دل ہی سرا مصطفیٰ خیر ہی جائے مصطفیٰ

چشم ہی جائے مصطفیٰ دل ہی سرا مصطفیٰ

زلفِ سائے مصطفیٰ ہی شبِ قدرِ مومنین
 نورِ صفائے مصطفیٰ صبحِ سعادت ہی ہمیں
 مہرِ لقاے مصطفیٰ شمسِ الضحائے چرخِ دین
 ناخنِ پائے مصطفیٰ مومنو ماہِ عید ہے
 ہی یہہ ہوئے مصطفیٰ باغِ جہانِ سبز تر
 صدرِ صفائے مصطفیٰ مخزنِ سرِ ذاتِ حق
 ظلِ رداے مصطفیٰ حشرین ہم پہ ہو و یگا
 فضلِ وعطاے مصطفیٰ ہم پہ ہمیشہ جاری ہے
 حق نے برائے مصطفیٰ پیدا کیا جہان کو
 بولینگے وائے مصطفیٰ سختی سے ہم جو حشرین
 ہوگی صدائے مصطفیٰ لطف سے جب یا مئی

ہی شبِ قدرِ مومنین زلفِ سائے مصطفیٰ
 صبحِ سعادت ہی ہمیں نورِ صفائے مصطفیٰ
 شمسِ الضحائے چرخِ دین مہرِ لقاے مصطفیٰ
 مومنو ماہِ عید ہی ناخنِ پائے مصطفیٰ
 باغِ جہانِ سبز تر ہی یہہ ہوئے مصطفیٰ
 مخزنِ سرِ ذاتِ حق صدرِ صفائے مصطفیٰ
 حشرین ہم پہ ہو و یگا ظلِ رداے مصطفیٰ
 ہم پہ ہمیشہ جاری ہے فضلِ وعطاے مصطفیٰ
 پیدا کیا جہان کو حق نے برائے مصطفیٰ
 سختی سے ہم جو حشرین بولینگے وائے مصطفیٰ
 لطف سے جب یا مئی ہوگی صدائے مصطفیٰ

کیا ہی عطاے مصطفیٰ انسی ہمارے حال پر
 سنی ہمارے حال پر کیا ہی عطاے مصطفیٰ

میں

جانِ برضاے مصطفیٰ دلِ تیرے پائے مصطفیٰ
 تحتِ لوائے مصطفیٰ ہر دو جہان ہیں بالیقین
 جب کہیں ہائے مصطفیٰ نارِ سقر کو دیکھ ہم
 تب ہو صلاے مصطفیٰ اب چلو باغِ خلد کو
 لطفِ عطاے مصطفیٰ کیا ہی ہم پہ دیکھئے
 نیک تھی رائے مصطفیٰ بخششِ عاصیان
 دیکھو وفائے مصطفیٰ حامیِ عاصیان ہوئے
 شانِ گداے مصطفیٰ شائستہ کے درِ جند
 آنا سوائے مصطفیٰ حشرین کون ہی شفیق

دلِ تیرے پائے مصطفیٰ جانِ برضاے مصطفیٰ
 ہر دو جہان ہیں بالیقین تحتِ لوائے مصطفیٰ
 نارِ سقر کو دیکھ ہم جب کہیں ہائے مصطفیٰ
 اب چلو باغِ خلد کو تب ہو صلاے مصطفیٰ
 کیا ہی ہم پہ دیکھئے لطفِ عطاے مصطفیٰ
 بخششِ عاصیان کئے نیک تھی رائے مصطفیٰ
 حامیِ عاصیان ہوئے دیکھو وفائے مصطفیٰ
 شانِ گداے مصطفیٰ شائستہ کے درِ جند
 آنا سوائے مصطفیٰ حشرین کون ہی شفیق

خوف ورجائے مصطفیٰ کرنا ہمیں ضرور ہے
 دین بقائے مصطفیٰ تا بہ ابد بقا ہی یہ
 قدر و قضا کے مصطفیٰ قدر و قضا خدا کی ہے
 نور ضیاء کے مصطفیٰ جلوہ کوہ طور ہے
 ہم بہ دعائے مصطفیٰ حشر کو بخشے جائینگے

کرنا ہمیں ضرور ہے خوف ورجائے مصطفیٰ
 تا بہ ابد بقا ہی یہ دین بقائے مصطفیٰ
 قدر و قضا خدا کی ہے قدر و قضا کے مصطفیٰ
 جلوہ کوہ طور ہے نور ضیاء کے مصطفیٰ
 حشر کو بخشے جائینگے ہم بہ دعائے مصطفیٰ

وصف و ثنائے مصطفیٰ سنی ہو کجھے کب ادا
 سنی ہو کجھے سے کب ادا وصف و ثنائے مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

یا بنی مصطفیٰ! مرحبا مرحبا
 تم ہو نور خدا تم سے ظاہر ہوا
 تم امانت رسول بنے چگون ہمیش
 زندہ تم سے عیان ہو گئے مرگ
 انگلیوں سے نبی ہنس رہے ہیں
 تم نے شوق فر کر دیا چرخ پر
 تم سے ہر دوسرا ہو گئے بر ملا
 شعلہ خیز بجائنگے سے طباہر
 لاکھوں نبیسا رکھو رہو بھی بیجا
 ہو کے شیریں دہن تم نے حق سخن
 آیا سنگ گران جب بر آب روان
 ریت کو یا بنی تم نے حلویسی کی
 بات برآپ کی ہر نی آنی چلی
 اپنے مسواک کو تم نے گاڑا ہی جو
 مانی ہی نا ہوا اور نہیں ہو ویگا

یا شفیع! اورا مرحبا مرحبا
 نور ہر دوسرا مرحبا مرحبا
 افضل الانبیاء مرحبا مرحبا
 یا حبیب خدا مرحبا مرحبا
 آپ کی ہر ملا مرحبا مرحبا
 یا بنی مصطفیٰ مرحبا مرحبا
 خاصہ کبریا مرحبا مرحبا
 تم نے پیدا کیا مرحبا مرحبا
 تم نے دی ہی شفا مرحبا مرحبا
 رو برو ہی کیا مرحبا مرحبا
 حکم جہم ہوا مرحبا مرحبا
 اور کیا با مزا مرحبا مرحبا
 مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
 جھاڑا سکا ہوا مرحبا مرحبا
 یا بنی آپکا مرحبا مرحبا

ایک فرشتے کے تھے ہر دو بازو جلے
 گوہ تھا جلکے مو اتم نے زندہ کیا
 رہ رو کفر پر کی جو تم نے نظر
 لاکھون ہی گمراہ آئے رہ پر بجا
 پیدا ہو کر بنی کہتے تھے اتمی
 روز محشر ہر جب دینگے تم ہکو تب
 یا شفیع الامم تم نے کر کے کرم
 ہی خدا وحدہ لا شریک کہ
 نور حق نے جو کی اپنی جلوہ گری
 فی الحقیقت خدا خود تھا جلوہ نما
 وہ تھا نورِ صمد جلوہ گر خدا وحدہ
 تم شریعت خدا تم طریقت خدا
 کیا بولون خدا تم کو یا مصطفیٰ
 گر میں بولون خدا ہو شریعت خفا
 تم میں حق میں بجا فرق اتنا ہوا
 حق کو ہی نہ پسراور نہ ماد پر
 ہی خدا ذات تو تم صفت اسکی ہو
 ذات ہی جب تک کب صفت ہوا لگ
 یہ سخن عار فو غور سے گرسنو

اپنے پردیا مرحبا مرحبا
 پھر وہ آدم ہوا مرحبا مرحبا
 وہ مسلمان ہوا مرحبا مرحبا
 آپ ہو رہنما مرحبا مرحبا
 اپنے لب کو ہلا مرحبا مرحبا
 مغفرت کی صلا مرحبا مرحبا
 راہِ حق دی بتا مرحبا مرحبا
 تم بھی ہو بے چہرا مرحبا مرحبا
 تم سے ظاہر ہوا مرحبا مرحبا
 تمکو منظر کیا مرحبا مرحبا
 نام احمد رکھا مرحبا مرحبا
 تم حقیقت خدا مرحبا مرحبا
 ہونہ حق سے جدا مرحبا مرحبا
 تم کو یا مصطفیٰ مرحبا مرحبا
 یا امام الہدایا مرحبا مرحبا
 اسی شیرِ صفیا مرحبا مرحبا
 راز دانِ خدا مرحبا مرحبا
 ذات تک تم تھا مرحبا مرحبا
 بولو گے بار بار مرحبا مرحبا

سنی ہو تر زبان کہت ہی ہر زمان
 ہو نبی پر خدا مرحبا مرحبا

ہی شہد آب دہن ہمارا
 وہ شیریں لب کی صفت کے باعث
 بوصفہ آن لب نہہ پان پان ہی
 وہ زلف مشکین کے ہم گداہین
 وہ تازہ تر گل کے ہم ہین بلیل
 بنایا روح القدس کو بلیل
 نہین ہی جنت کی ہکو پروا
 لگا ہی شوقِ خدا پرستی
 جو ہو مدینے میں لاشِ عریان
 مزار کی جا پہ سب گنبد
 زہے مقدر بدشتِ شرب
 بسوز ہجران مہرِ خوبے
 وہ گل کے روضے میں واہمت
 ریاضِ وحدت کے نغمہ خوان ہیں
 دوستی کے شجر کو پھیل سکتے ہیں
 ہمارے آقا کا ہی دو عالم
 دعا یہ کرتے ہیں یا محمدؐ
 بکھر غالب رہیں یہ مقصد
 نزولِ موسیٰ پہ چینِ بیلوکی

نبات کی جاسخن ہمارا
 قلم ہی شکر دہن ہمارا
 کہ بیکیان ہی یمن ہمارا
 ہی مرگ چھالا ختن ہمارا
 کہ لامکان ہی چمن ہمارا
 نگارِ گل پیرین ہمارا
 ہی کوئے احمد چمن ہمارا
 ہی دلربا بت شکن ہمارا
 ہو دھوپ و دانکی کفن ہمارا
 بنے یہہ چرخ کہن ہمارا
 غبارِ بنجائے تن ہمارا
 ہی نالہ آتش فگن ہمارا
 بنے جو ہریالی تن ہمارا
 کہ تازہ تر ہی چمن ہمارا
 یہی ہی دیوانہ پن ہمارا
 جہان رہیں ہم وطن ہمارا
 ہو دور رنج و محن ہمارا
 برائے شاہِ زمین ہمارا
 ہی وصف احمد کا من ہمارا

نجات کامل ہی پھر توسنی
 قبول ہو گر سخن ہمارا

مزار

حسنِ بیک

یارِ بے تو بتا تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
چہرے عیانِ انوارِ خدا ہی جسے منور ہر سو
رخسارِ منور جلوہ کنان چمکاٹے روشن ہر دو جہاں
لبِ لعلِ فزون از لعلِ مین تھا نور کا شعلہ سببِ فتن
پیشانی سے جسکی صاعیا بس نورِ خدا ہر دو جہاں
بینی سے لعلِ اللہ کا عیاں پرتِ خدا سے رچ دہان
ابر و مبارک شل کمان تھا سہمِ شرہ سے کفر نہاں
بادامِ پیر و آکھون کے ہم کردینگے شارسِ چشمِ ہم
بے نور میں جب دیکھینگے ہم تو مردہ دلوں پر کر کے کرم
اوس سینہ میں روشن سرِ خدا امت کیلئے تھا پند
تو نورِ خدا کو دیکھ ہم کیا بولوں تجھے سے رب کی قسم
وہ دست تھا دستِ کرم ہر راہ ہدایت تھا قدم

تا دیکھوں سدا تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
ہی بدرِ چکا تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
ہی شمسِ صحنِ تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
ہی ماہِ لقا تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
ہی نورِ خدا تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
و اصل علی تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
ہی دفعِ بلا تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
گردِ کچھنِ ران تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
دیوگی جلا تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
ہی شمعِ ہدا تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
مرآتِ صفا تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی
ہی راہِ ناک تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی

اسی سنی از لہین تو نے اگر دیکھی ہی تو کھوپڑی کی جڑ
یاں بھول بنا تصویرِ نبی و اصل علی و اصل علی

جسوقتِ خورِ نورِ نبی دید میں چمکا
جب قصد کیا وصفِ محمد کے رقم کا
دیوانِ جو ہوا وصفِ محمد کے رقم کا
ایمان ملا دین ملا سب کو عزیز و
کیا لطیف ہی کیا فیض ہی کیا فضلِ عینیت
تبلائی رہ نیک کیا وعدہ بخشش
ہر صبح کو ہر شام کو ہر سمت ہر اک جا

ہر ذرہ نظر آ گیا اسرارِ قدم کا
سر جھک گیا سجد میں ہی اکبَرِ قلم کا
شیرازہ بہ یکبار ہوا رشتہ دم کا
یہہ صاف تصدق ہی محمد کے قدم کا
پالشیہ کے مالک ہی وہی فیضِ اتم کا
کس نہر سے ادا شکر ہوا حمد کے کرم کا
جلوہ ہی اسی مہرِ عرب ماہِ عجبم کا

ایمان ہی ہدایت ہی محمد کی صفت میں
سجد یکے لئے شکر کے اسی قبلہ عالم
کب فکر اسے مہر قیامت کی ہوشا
جب لگ چکی امت کی تیرے سر شفاعت
گمراہی میں تھے ہم کہو دیا کس نے ہدایت

لو خوان کشادہ ہی یہاں فضل و نعم کا
بس ہی مجھے محراب تیرے ابرو غم کا
جب یہ ہوا امت پر تیرے دین کے علم کا
سب خوش ہوئے جاتا رہا غم شر کے غم کا
یہہ سارا کرم ہی اسی حامی امم کا

عجیب

ایمان دیا دین دیا ہم کو وہ سنی
کیا فیض ہی کیا فضل اس الطاف شیم کا

تم ہوشاہ انبیا یا مصطفیٰ
جو تمھاری راہ پر قائم رہے
دین حق نے لی صفائی آپ سے
زیب و زینت تم سے تقویٰ کو ہوئی
سب بزرگوں کو بزرگی آپ سے
جب ہو میں ظاہر تمھاری نیکیاں
ہو ہدایت آپ کی جسکو تو پھر
آپ کی الفت میں بس پیوند دل
جو تمھارے قول پر ثابت رہا
آپ کی الفت میں جو تشنہ موائے
فرش سے خوش ہی مدینے کا مجھے
اے فرمان میں جہان جو آپ کا

ہو رسول کبریا یا مصطفیٰ
ہو گئے وے ادلیا یا مصطفیٰ
تم ہوشاہ اصفیاء یا مصطفیٰ
تم ہو زین الاقنیاء یا مصطفیٰ
تم ہو ازل کی الازکیاء یا مصطفیٰ
چھپ گئے سب اشتیاء یا مصطفیٰ
راستہ سیدھا لیا یا مصطفیٰ
خوش ہوا جسے سبیا یا مصطفیٰ
نیکنامی سے جیا یا مصطفیٰ
ساغر کو شربیا یا مصطفیٰ
ہو عطا ایک بوزیا یا مصطفیٰ
ہی ادا فرمان کیا یا مصطفیٰ

گر صفائی چاہتا ہی دیکھی تو کھکھکا
روز و شب کہہ سنیا یا مصطفیٰ

آفتاب نور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 جہمہ و رخ سے عرق رحمت کا ظاہر ہی
 قوس ابرو تیر مژگان سے ہم چلے کشید
 چشم رحمت سے گنہگارِ امان کی طرف
 فتح دی حق نے شفاعت پر نگہ کے تیر کو
 بینی روئے جمالِ دین و دنیا بالیقین
 عارضِ انور نے بخشی روشنائی مہر کو
 گوش عالی جو ہر عزت کے ہر دوکان میں
 ہی زبان و لب ہر دم گفتگوئے مغفرت
 فرد عصیانِ احم و ہولے ذقن کا ہی عرق
 چشم دل سے دیکھا از روئے رحم پائس
 ہر دو عالم ذکرِ حسنِ پاک سے ہیں تر زبان
 آفتابِ اوج رحمت جلوہ وحدت یقین
 جس نے دیکھا اس نے نقدِ مغفرت حاصل کیا
 مردِ ملک کو رحمت نورِ بصارت کیون نہ ہو
 نور احمد دیدین موجود ہی ہر شے میں دیکھ
 صاف تر و مال رحمت سے ہوئی لوثِ حد
 راغب و ناظر ہی رب العالمین کو حبیب
 نورِ وحدت سے مجلی و منور بالیقین
 کونسی جا ہی جہان شہرت نہیں اُس جن کی
 آبِ رحمت سے ہوئی ہی شست و شور و پاک

جلوہ کوہ طور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 رحم سے مجبور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 کفر پر منصور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 روز و شب ناظر ہی چہرہ رسول اللہ کا
 ناصر و منصور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 بلکہ خالص نور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 نور چشم کو ہی چہرہ رسول اللہ کا
 گوہرا طور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 غافر و مغفور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 رکھے یہ مقدور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 بجھتے سے کب مجبور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 ہر جگہ مذکور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 نور سے مہمور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 فیض سے گنور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 چشمِ بین مشور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 گونپا ہر دور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 پاک ہی مبرور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 کیا اُسے منظور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 حسن سے موفور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 ہر طرف مشہور ہی چہرہ رسول اللہ کا
 طاہر و اطہور ہی چہرہ رسول اللہ کا

صفحہ دل پر میرے حسنِ عبادت کیون نہ ہو
اُس پہ تو مسطور ہی چہرہ رسول اللہ کا

ماہِ تابان جب سے اسی سنی فلک پر اب تک
دیکھ کر سرور ہی چہرہ رسول اللہ کا
صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر ہر دم ہی میرا کلمہ رسول اللہ کا
ہو تجلی دلو اور ایمان کامل اُس کا ہو
ہی یہی ذکرِ جلی ورد اسکا کس طرح سے
لَا اِلٰهَ سِوَاہُ سے نفی کرا ثباتِ الہ اللہ سے کر
عاقبت کے خوف سے گر تم پڑھو گے مومنو
ہی دمِ عیسیٰ اسی میں ذکر کرا اسی مردِ دل
گر کرے دنیا کی خاطر ورد اسکا جو کوئی
جس نے ورد اسکا کیا بہرِ خدا طلبی تو بس
کیون نہ میرا قلقلہ ہو روز و شب ہر اکیم
آئینے سے دیکھو ہو رنگِ کدورت صاف تر
گر خدا بینی تجھے منظور ہی یہ ذکر کر
جنتِ الماویٰ ہی اسکے واسطے اسی مومنو
جلوہ نورِ الہی اس دلمین ہو نمود
کاتبِ قدرت نے چاہا مشقِ عالم کا کرے

ورد کرتا ہوں سدا کلمہ رسول اللہ کا
صدق سے جس نے پڑھا کلمہ رسول اللہ کا
دبدم صبح و سدا کلمہ رسول اللہ کا
تا کرے دلو صفا کلمہ رسول اللہ کا
دیگا دوزخ سے بچا کلمہ رسول اللہ کا
دے ہر مردے کو جلا کلمہ رسول اللہ کا
برکت اسکو دیوگا کلمہ رسول اللہ کا
حق سے دیدالا ملا کلمہ رسول اللہ کا
نفتش دیر ہو گیا کلمہ رسول اللہ کا
قلب کا ہی مضائقہ کلمہ رسول اللہ کا
دیگا نورِ حق بنا کلمہ رسول اللہ کا
دبدم جس نے کہا کلمہ رسول اللہ کا
دیکھ لے ہی حق نما کلمہ رسول اللہ کا
روح پر پہلے لکھا کلمہ رسول اللہ کا

تیرے ایمان کو ہو استقلال اسکے ذکر سے
روز و شب کہہ سنا کلمہ رسول اللہ کا
صلی اللہ علیہ وسلم

خوف کیا محشر کا جب ایسا وسیلہ ہو گیا
دین احمد کا دو عالم میں جو شہر ہو گیا

جب شفیع المذنبین امت کا آقا ہو گیا
نورِ ایمان سے منور کیون نہو سارا جہان

مومنوں کے دلوں کو اکباری سختی ہو گئی
کیا بزرگی میں کروان ذات محمد کی بیان
شافع روز جزا ہم عاصیوں کے واسطے
لے زمین سے تا فلک ایمان کو رخت ہو گئی
جب تو لہ سید لولاک کے مین ہوئے
دہشت دنیا نہ عقبی قبر کی بھی فکر کیا
دین ملا ایمان ملا رحمت ہوئی ہم پر نزل
منزل رحمت ہوا یہ سطحے روئے زمین
بے مثال و بے چگون ذات محمد کو کہو
جب نبی پیدا ہوئے دنیا و دین دونوں ہوئے
کیون نہ امت کو شرف بخشے رسول کبریا

نور پاک مصطفیٰ کا جبکہ جلوہ ہو گیا
جبکہ باعث الہمراشرف یہہ کعبہ ہو گیا
خبر رسول کبریا پھر کون ایسا ہو گیا
رایت دین محمد جبکہ برپا ہو گیا
مومنوں کا کیا کہوں اس سمت قبلہ ہو گیا
شافع روز جزا جو وقت اپنا ہو گیا
باعث رحمت یقین حضرت کا آنا ہو گیا
جب شیعہ المذنبین دنیا میں پیدا ہو گیا
ورنہ تہلاد و نبی کا کون ہمت ہو گیا
دو جہان کا الغرض اسباب سارا ہو گیا
جبکہ قدموں سے شرف عرش اعلیٰ ہو گیا

صلوات علیہ وسلم

وادی شرب خداد کھلائے سی سنی مجھے
عشق اسد کا یہ میرے سر میں سودا ہو گیا

پیشانی

بڑا مشتاق ہی مت سے دل میرا محمد کا
نخواست اٹھ گئی دنیا سے اک نخت ایسی کا نو
چراغ نور ایمان سے ہوا ہی دل کا گھر روشن
ہمیں کیا خوف ہے یار و کہو روز قیامت سے
نہیں ہی فکر ہو گر می خورشید محشر کی
مہم بخشش امت نہ ہو دے فتح کیونکر اب
ادا ہو شکر کیوں اسکا پڑے تھے ہم ضلالت
تجلی دین اعظم کی ہوئی مشرق سے ضرب تک

بتا دے جلد تریا رب مجھے روضہ محمد کا
دو عالم میں ہوا جو وقت شہرا محمد کا
میر نور ہدایت دل پہ جب چمکا محمد کا
گنہگاروں کو چھڑوانے کو ہی وعدہ محمد کا
ہمارے سر پہ ہی اسی مومنو سایہ محمد کا
کہ شمشیر شفاعت پر تو ہی قبضہ محمد کا
ہدایت حق نے ہی ہکو یہی صدقہ محمد کا
جو نوری سے کثرت میں ہوا جلوہ محمد کا

ازل سے دل میرا آشفته نور مجسم ہے
 خیال زلفِ غنبر بوئے احمد سر کب جاوے
 خدا کا نور اقدس لا شریک و وحدہ برحق
 خدا نے نور احمد کو کیا خلقت میں لاثانی
 کہاں ہم اور کہاں یہ ہیں نزولِ حم حق کب تھا
 چھڑائی راہ بد سے عطا کی نعمت ایمان

کہ خوش آتا ہی جنت سے مجھے صحرا محمد کا
 ہوا ہی روزِ اول سے مجھے سودا محمد کا
 جمالِ ذاتِ اطہر ہے تو ہی یکتا محمد کا
 نہیں تھا اور نہ ہو ویکا کوئی ہمتا محمد کا
 یہہ جانو موجبِ رحمت ہوا آنا محمد کا
 بیانِ فضل و احسان میں کروں کیا کیا محمد کا

ہیں سب خواہندہ افضالِ ذاتِ احمدی سنی
 یقین جانو کہ سب پر دست ہے بالا محمد کا

صلی اللہ علیہ وسلم

اسی مصدرِ رحمتِ خدا ہی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 و سے منزلِ فضلِ کبریائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 اسی معدنِ فیض و النحائی و سے مخزنِ جود و العطا فی
 اسی صاحبِ صادق الوفا فی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 یعنی تو ہی حالِ مومنانِ رادائی تو ہی رازِ عاصیانِ را
 اسی واقفِ سراقتحائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 پوشیدہ نہاںد بر تو ہر سرِ ہستی تو ز ذرہ ذرہ مخبر
 اسی باعثِ ارض و آسمانی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 بکشادی بجا تو رازِ اعظمِ ہستی تو ہی سیدِ دو عالم
 اسی سرورِ خلیلِ انبیائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 دانستہ خبرِ حالِ امتِ دادی تو امید از شفاعت
 اسی خافِ رذنب و الخطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 بکشادی تو عقدِ اُسے دینِ رادادی تو صفائی مہمانِ را

اسی گوہرِ تاجِ اصطفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 نبودہ تو راہِ دین بگرہ کردی تو راہِ دین آگہ
 اسی دادِ صدق و الصفا فی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 ہستی توئی مقتداۓ پاکانِ اسرارِ ازل تو نمایان
 اسی جو ہر کانِ اجتباۓ ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 ہر ذرہ رازِ حق تو دانی رخشانِ ز تو مہرِ آسمانی
 اسی صورتِ شمس و الصفا فی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 کردی چہ بہ حالِ ماعنایت بخشیدی تو گنجِ راز و وحدت
 اسی مالکِ جود و العطا فی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 ظاہر نشود سخاوتِ تو عامست بجا کرامتِ تو
 اسی صاحبِ فیض و السخا فی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
 و صفتِ چہ کند زبانِ سنی ہستی توئی راز دانِ سنی
 اسی احمدِ احسنُ الثناء فی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

د لکھو سودا ہی زلف کی لٹ کا
 پر نہ چھوٹا وہ جا کے جو لٹ کا
 حاقبت کا کہاں رہا کھٹ کا
 اور جانبِ خیال مت بھٹ کا
 اسکو لا حول کا لگا سٹ کا
 گردِ غفلت کو جو کہ ہے جھٹ کا
 ہی یہہ دنیا مقام کھٹ کھٹ کا
 جبکہ ہمت کا باندہ ہکریٹ کا

عشقِ احمد کا ہی عجب چٹ کا
 مار بھی کھا کے زلف کی لٹ کا
 پار اپنا شفیق محشر ہے
 پاسِ نفس و قدم سے رُشا غل
 و سوسہ ڈال دے اگر خناس
 راہِ مولا میں ہی وہی ہشیار
 نامِ عقبی ہی مسکنِ آرام
 سر پہ لے لالہ کی گھڑی

کر کے اثبات ذکرِ اِلا اللہ
نامِ احمد سے کھل گئے اسرار
وہ نورِ یقین جو باز ہوا
یا نبی آپ کا یہہ رتبہ ہی
احمد اُبت گئے نگون سب
میم احمد سے کھل گیا اسرار

قلبِ آشفہ پر اسے پٹکا
اٹھا پردہ احد کی چو کھٹ کا
نہ رہا پھر تو آسرا پٹ کا
عرشِ تکبہ بنا چھپر کھٹ کا
سنکے آوازہ تیری آہٹ کا
راز ہی اور کچھ یہہ گھونگٹ کا

جام کوثر سے کرا سے سیراب
سنی عاشق ہی تیرے پن گھٹ کا

تم ہو نورِ خدا یا رسولِ خدا
نورِ اطہر سے روشن ہو دو جہان
بحرِ عصیان تم پار کر دو مجھے
جھکو طاقت و قوت عطا کیجئے
مجھ پہ اپنا کرم تم رکھیجے سدا
ایسی ہو عنایات کچھ آپ کی
شکلِ اطہر مجھے کیون بتاتے نہیں
رحم کر کہ یہہ فدوی پہ بہرِ خدا
نقدِ بخشش مجھ کو کرو تم غنی
تمہ امیدِ بخشش کی رکھتا ہوں نہیں
رکھئے دنیا میں اعزاز و حریت میری
موت آو تو باخیر و ایمان بہم
جب کہ اس بجون یہہ کرم کیجئے

تم ہو شمس الضحیٰ یا رسولِ خدا
تم ہو قمر الضیاء یا رسولِ خدا
دوب جاؤ نہیں نایا رسولِ خدا
ہو نہیں بیدست و پایا رسولِ خدا
حال بد ہی میرا یا رسولِ خدا
میری ارد ہو بلا یا رسولِ خدا
کیون ہو مجھے خفا یا رسولِ خدا
دیجے صورت بتا یا رسولِ خدا
ہو نہیں مشلِ گدا یا رسولِ خدا
دو نہ دل سے بھلا یا رسولِ خدا
اور کرو و بھلا یا رسولِ خدا
خاتمہ ہو میرا یا رسولِ خدا
یا بنیِ مصطفیٰ یا رسولِ خدا

مجھ کو امید آپ کے فضل سے ہی
جان کنڈن کی سختی سے دیکھ بچا
اور نگلی سے قبر کی دیکھ رہا
جبکہ آسانی ہوئے ان سے مجھے
اسکو بھی کر دوا سان بخت خود
اب یہم عاجز و بیکس و ناچار کی
مجھ کو دوزخ سے آپ بچا لیجئے
جبکہ دوزخ سے میں نکال رہوں باکرم
مال دیجئے اسکو بھی بہر خدا
روزِ محشر میں زیرِ لود و جگہ
گرم خورشید ہوگا قیامت میں جب
جبکہ محشر کی نگلی سے بچ جاؤ گا
اسکو بھی تم کرم سے دلانا مجھے
جبکہ میزان میں تو لینگے میری ہی
میرے بدلہ میں جب ہاتھ دکھ دیجئے
جیہ کہ اس سے بھی بچ جاؤ گا میں ہم
یہم بھی امید ہر لا و میری بھلا
پل کا رستہ جو تلواریں سے تیز ہے
آپ ایسا گذاریجئے اس راہ سے
جب کہ جنت میں جاؤ گے مت کیجئے
میں گنگا رہوں تم بفضل و کرم

برے آؤ ذرا یا رسول خدا
تم بلطف و غلا یا رسول خدا
جب میں گھبراؤ گا یا رسول خدا
اور ہی ایک بلا یا رسول خدا
یا ایدین خدا یا رسول خدا
ہی یہم تم سے دعا یا رسول خدا
از برائے خدا یا رسول خدا
اور ہی ایک دعا یا رسول خدا
آپ خیر الود یا رسول خدا
ہی ہی انتخاب یا رسول خدا
دیکھ دامن آڑا یا رسول خدا
پھر یہم دعا یا رسول خدا
یا شفیع الود یا رسول خدا
کیجئے ایسی غطا یا رسول خدا
تم بلطف علی یا رسول خدا
اور یک ہی رجاء یا رسول خدا
یا امام الہدیٰ یا رسول خدا
جب وہاں جاؤ گا یا رسول خدا
مجھ کو مثل ہوا یا رسول خدا
مجھ کو یکدم جدا یا رسول خدا
کیجئے حنفی خطا یا رسول خدا

جب مدینے میں ہووے گا تیرا گذر اکہٹا باد صبا یا رسول خدا

وہ جو سنی ہی عاصی مرینا گنت
اسکو دیجے ثنا یا رسول خدا

در شان حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ الغریز

یا قرۃ عینی مرغوب رسول اللہ ۲
جو غوث مکرم پر دنیا میں فدا ہوگا
جو غوث کا و اصف ہی رتبے میں ہو کیا ہوگا
ہو کیون نہ قدم اسکا کا ندھے پہ لیتوں کے
ایک روز کہا دل نے کیوں فکر کر کے تو
اسی سنی تو رکھ حاجت اس ذات مقدس
دنیا میں تو خوش ہوگا عقیقی میں یہ رتبہ
کر عرض مجھے لینا اس وقت کرامت سے
پر دایہ ہمہ بین کب ہے وہ شاہ دو عالم ہی
یا غوث دعا کیجے ہی حال تنگ میرا
مرد و نکو کئے زندہ بس تمنے کرامت سے
کب کا میرا ہونے کچھ دیر بھی لگتی ہی
کر فضل و عنایت کچھ تا میری مدد ہو

صلوۃ علیکم یا محبوب رسول اللہ ۳
وہ عرش کے سایہ میں محشر کو کھڑا ہوگا
مقبول رسول اللہ مرغوب خدا ہوگا
احمد کا قدم جس نے کا ندھے پہ لیا ہوگا
کیا فکر میں گل گل کر چپ مفت فدا ہوگا
بے برگ اگر ہی تو با برگ و نوا ہوگا
اوس غوث معظم کے تو تحت لوا ہوگا
جب غوث نشان تیرا محشر میں کھڑا ہوگا
یا غوث تیرا سایہ چسپ کر پڑا ہوگا
کیون کر نہ فراغت ہو کر فضل تیرا ہوگا
دل مردہ میرا زندہ اب تم نے کیا ہوگا
جب قدر تیرے ہاتھوں اور حکم قضا ہوگا
رتبہ میرا ہی آقا کیون کر نہ پڑا ہوگا

یا غوث یہ سنی کا ہووے گا دگر رتبہ
جب ہاتھ تیرا سر پر با فضل و عطا ہوگا

فدوی ہونہیں غلام ہونہیں و شگیر کا

کیا خوف حشر میں ہی گناہ کبیر کا

بلبل میں تیرے گلشنِ مدح و ثنا کا ہون
 پوچھیں فرشتے قبر میں بندہ تو کس کا ہے
 ونگا خواب بندہ حق امت نبی
 پروائے جاہ و دولت دنیا ہی کب ہے
 بعد اذ کی نصیب ہے گر خاک کچھ ملے
 کیون کر نہ ہو تجلی میرے دل کو مو منو
 محشر میں اسکے نیچے خدا یا بٹھائے مجھے
 یا غوث ایسے وقت میں کچھ مرحمت کرو
 منظور تیرے در کی گدائی ہی اب مجھے
 کچھ فضل آیا ہو کہ ہو حاصل میری مراد
 یا غوث مجھے کو اپنے غلاموں میں کر قبول

صل علی ہی نالہ میرے ہر صغیر کا
 امت ہی کس کی نام ہی کیا تیرے پیر کا
 بے شبہ میں مرید ہوں پیرانِ پیر کا
 ہووے گدا اگر کوئی پیرانِ پیر کا
 پھر دل ہو میرا کا ہیکو خواہن عبیر کا
 مداح ہوں میں اس شہر و شہ نصیر کا
 جدم نشان کھڑا رہے غوثِ کبیر کا
 از بس شکستہ حال ہی اب اس فقیر کا
 خواہن نہیں ہوں دولت و جاہ کبیر کا
 امیدوار بیٹھا ہوں فضلِ خطیر کا
 میں ہوں غلام تیرے غلامِ حقیر کا

ای سستی میرے حق میں ہی جنت سے جو بہتر
 روضہ اگر میں دیکھ لوں غوثِ مسنیر کا

تو صاف تر دلوں بنا دنیا سمجھ جائے فنا
 اسباب کر کچھ کو چکا جانا ہی پھر سوئے بقا
 سونے سے کر تو یہ بیان سونا ہی پھر تھکواں
 یثاقِ مین قالوا بلاء اللہ سے تو نے کہا
 یا د خدا کر جان سے بچ نہی شیطان سے
 سن بات میری ایچوان یہ وقت پھر تھکواں
 جب ت تیری ادگی بیشک تجھے لیجاو گی
 اب قبر کی کچھ فکر کر اپنا بھلا چاہے اگر

ان اپنے حق کی کر شاد دنیا سمجھ جائے فنا
 غفلت سے کتنک سے دیگا دنیا سمجھ جائے فنا
 سونے سے وہ سونا کہاں دنیا سمجھ جائے فنا
 وہ قول اپنا لا بجا دنیا سمجھ جائے فنا
 کر زندگی ایمان دنیا سمجھ جائے فنا
 قائم نہیں دور جہان دنیا سمجھ جائے فنا
 پھر کھٹے کیا بن آدگی دنیا سمجھ جائے فنا
 قائم وہی ہی تیرا گھر دنیا سمجھ جائے فنا

تھا را فیض جو ہوتا تو شاہ دانا یان
 عرق نبی کے جو د اصف کا بحر میں گر جائے
 عرق میں ڈوبی نہ تھی آپ کی وہ زلف سیا
 غرق ہو کے محمد کے آب رحمت میں
 نزول آپ کرامت نبی کا ہی کہ اٹھو
 پہنہ کر آتش و خاک ہو اپہ کیا موقوف
 عرق میں غرق ہو گھلتا ہوں ہجرا احمد سے
 جگر پہ آبلہ سپر ہی موج آب سرشک
 سیا ہی چشم کی ڈوبی ہی اشک میں میر
 ہوں آب اشک میں ڈوبا بصر کو کیونہ فزوق
 حام بارش رحیم نبی ہی امت پر
 نہ مانگا پانی چلی جکے سر پہ تیغ نبی

نہ ہوتا تختہ یونان خراب در تیر آب
 گلاب آب ہو بوئے گلاب در تیر آب
 مگر یہ معجزہ اک تھا سحاب در تیر آب
 کہو تو کرتے ہو کیون آب آب در تیر آب
 کوئی بھی کرتا ہی اسی لوگو خواب در تیر آب
 ہی بلکہ ذکر ان عالی جناب در تیر آب
 کلون کیون نہ ہو گھل گھل کے آب در تیر آب
 میان بحر الم ہی جناب در تیر آب
 عجب یہ مہر ہے کہ آیا سحاب در تیر آب
 نظر کو ہوتا ہی اکثر حجاب در تیر آب
 کہ رحم لوٹے ہی یہ بے حساب در تیر آب
 کہو تو کوئی بھی مانگے ہی آب در تیر آب

نبی کا قہر تھا طوفان نوح اسی سستی
 کہ جس آگئی دنیا شتاب در تیر آب

دیکھ کر ہم رفعت دین پیہر روز و شب
 نور احمد کی صفت میں کیا میں بالائش و
 یا نبی کیا مرتبہ اعلیٰ کیا اللہ نے
 ذکر و نیائے دخل میں کہنے کیا پھل پاگو
 طاعت حق کیجئے تا عاقبت باخیر ہو
 یا اگر العالمین بہر جناب مصطفیٰ
 مومنو ہر دم تمہاری عافیت کیواسطے

سراٹھا کر کہتے ہیں اللہ اکبر روز و شب
 نور سے جکے ہیں مہر و ماہ انور روز و شب
 تھا و کالت میں تمہاری روح اکبر روز و شب
 وصف احمد کا کرو ہی ذکر بہتر روز و شب
 یہ دعا مانگو خدا سے سر جھکا کر روز و شب
 از رہ رحمت ہو رحمت بار ہمپر روز و شب
 مصطفیٰ دل سے دعا کرتے تھے اکثر روز و شب

گرمیِ خورشیدِ محشر سے بچنے کیوں نہ ہم
فضل سے پہنچا خدا یا تاکہ ہم رکھتے رہیں
ایسی بھی ثمت ہمارے ہی کہ جس کے زہر سے
اپنی آنکھوں پر رکھو نگا اسکے قدموں کو ہم
یا رسول اللہ جدائی میں تمھاری مین مدام

سایہِ رحم نئی ہے اپنے سر پر روز و شب
روضہ اطہار کی دہلیز پر سر روز و شب
دیکھیں تا احمد کا ہم روئے منور روز و شب
رہ مدینہ کی چلے گر میرا شتر روز و شب
ہو گیا لاغر نہایت آہ بھر بھر روز و شب

عرض یہ کرتا ہی سنتی یا رسول اللہ!
ہو زیارت آب کی مجھ کو میرے روز و شب

زیب آرائے مسجد و محراب
رہنمائے طریقتِ اسلام
اعضا و گروہ اہل یقین
دافعِ فتنہائے دیوِ مرید
رونقِ شمعِ بزمِ دو عالم
خبر احمد خلیفہ دویم

دشمنِ شرک و قاتلِ مہر تاب
جادہ پائے سوئے راہِ صواب
حامیِ عاصیانِ بروزِ حساب
مقبِلِ خاصِ درگاہِ تاب
مہرِ چرخِ کمال و عالیِ جناب
صاحبِ عدل و داد و زہدِ تاب

یعنی حضرت عمرؓ شہِ سنتی
حامی روزِ حشر بن خطاب

بسم اللہ

آیا جب عدل پر عمر خطاب
سرورِ دین و رونقِ ایمان
رازِ دینِ خدائے عز و جل
تربیتِ مگرہوں کو کی دین سے
دشمنِ فتنہ و فساد و کفر
توڑ ہی ڈالی ظالموں کی کمر

مار ڈالا پر عمر خطاب
شاہِ عالی گہرِ عمر خطاب
سیدِ باخبر عمر خطاب
شاہِ فضل و ہنر عمر خطاب
دافعِ شرک و شر عمر خطاب
عادلِ نیک تر عمر خطاب

سرورِ معتمدِ عمر خطاب

عدل و انصاف سے خلافت کی

رضی اللہ عنہ

خوف کیا حشر کا تھے سنی
کچھ یہ ہی سایہ درِ عمر خطاب

شیرِ حق غالب علی غالب
واقفِ دین بدینِ حق راغب
قوتِ روح و طاقتِ غالب
وفاک دے ابنِ ابوطالب
رونق افزائے سیرِ ثاقب
عالمِ فرض و سنت و واجب

شاہِ کونین ابنِ ابوطالب
رازِ دانِ خدائے عز و جل
ہمت افزائے ناتوان و ضعیف
جنتِ جہنمی رُوحِ رکوعِ
نورِ بخشائے شمعِ بزمِ ہدا
ذاکرِ حق خلیفہ چارم

رضی اللہ عنہ

شاہِ مہران ابنِ ابوطالب

بہر سنی وسیلہ کامل

مقدم علی مرتضیٰ علی غالب
سب پہ تھا مرتضیٰ علی غالب
ہو گیا مرتضیٰ علی غالب
تھا سدا مرتضیٰ علی غالب
تھا بڑا مرتضیٰ علی غالب
ہر جگہ مرتضیٰ علی غالب
بارہ مرتضیٰ علی غالب
کفر کا مرتضیٰ علی غالب
زیرِ پا مرتضیٰ علی غالب
ہو رہا مرتضیٰ علی غالب
آج یا مرتضیٰ علی غالب رضی اللہ عنہ

جب ہوا مرتضیٰ علی غالب
تھے عرب میں ہزاروں زور آور
ہر جگہ کا فرد کے زمرے پر
زندگی تک تمام عالم پر
دیرِ خیر اکھاڑ کر پھینکا
ہو گیا مشرکوں کے لشکر پر
اہلِ اسلام کے معاون تھے
تیغِ اسلام سے اڑا یا سر
جو تھے کعبہ میں بتِ رگر ڈالا
پہلوانوں پہ سارے عالم کے
اپنی سنی کی کچھ مدد کیجے

مردیف تائے فوقانی

احمد کی صفت جہین ہو کچھ ایسی سنا بات
بیجا ہی محض کہنے نہ کچھ اسکے سوا بات
دنیا کو سمجھتا ہوں کہ ہی دیر خرابا بات
احمد کی صفت کیجے کہ ہی کیسی بیجا بات
اب غور سے سن لیجئے یہ میری ذرا بات
کیا بات ہی کیا بات ہی کیا بات ہی کیا بات
چپ رہ کے سنو تم نہ کرو بہر خدا بات
ہر چند نہیں کیجے بجز حمد و ثنا بات
جو بات محمد ﷺ کی ہی کیسی ہی را بات
اللہ سے احمد نے کی اسجائے یہ جا بات
جس بات میں کچھ نعت نبی ہو وہ سکھا بات
بجز حمد و ثنا نکلی نہ کچھ نہہ سے بھلا بات

ایسی ہی نہ نیا کی کچھ تو نہ اٹھا بات
ذکر اس شہ کو نین کا کیجے تو بجا ہی
نبدہ میں خدا کا ہوں محمد کا پرستار
اس عالم فانی کا فقط ذکر ہی بیجا
ای مو منو کیا کہتا ہوں چپ کان کو رکھ کر
جس بات میں احمد کی صفت ہو تو وہ بات
ہی مو منو یہ نعت نبی صلی علیہ
لازم ہی مسلمانو نکو ہر حال میں واللہ
باتین تو ہزاروں ہیں مگر غور سے سنئے
جنجائے پر ہوئی گا گزر ہونے نہ پایا
سکرات کے عالم میں مجھے فضل سے یارب
ای رب میں تجھے سو نپ دیا نا طقتہ اپنا

ایسی تو نازان ہوا احمد کی صفت سے
کچھ نہہ بھی نہ تھے ہی کہ کہے ان نہ بنا بات

رکھتا ہوں محمد کی تمنائے شفاعت
یک عمر سے رکھتا ہوں تمنائے شفاعت
ملجائے اگر نعمت عظمائے شفاعت
واللہ محمد ہی ہی آقا ئے شفاعت
میں خوب سمجھتا ہوں وہ ہی جا شفاعت
چھڑا دیا با حسن تقاضائے شفاعت

اب مجھ کو کسی کی نہیں پروا شفاعت
برآ سے خدا یا کہ میں اب تیرے نبی کی
پھر کوئی نعمت کی میرے دلو ہو پروا
ہی اذن شفاعت کا کہو کو عزیزو
کچھ ایسا سبب ہو کہ میں نے مین پہنچ جاؤں
رحمت کے راستے عنایات سے ہم کو

سائے میں گہنگار و نکو لیلیو چکا واللہ
ہی ذات محمدؐ کی یقین کہفِ غریبان
ہو آشنا احمدؑ کے دل جان سے عزیز
اللہ نے اُسے اذن شفاعت کا دیا ہے
قرآن سے ثابت ہے شفیع احمد مرسل
جلوے میں پھر اس امتِ احمدؑ کے عزیز

مشرعین شہرِ حشر معلّٰے شفاعت
اللہ نے کیا ہے اُسے ماواے شفاعت
پھر خوف نہیں پیرو گے دریائے شفاعت
کیا شبہ ہے امت کی جو فرمائے شفاعت
کافر ہی جو ہے شکر والاے شفاعت
اکل جائیگا جب نورِ مجلاے شفاعت

پھر چین ہی آرام ہی راحت ہی فراغت
تقدیر سے سنی کی جو ہو جائے شفاعت

در شان شبِ معراج

واہ قسمت کہ ملی آج یہ رات
اور راتیں بھی بڑی ہیں لیکن
کیسی رحمت ہے کہ لیون آرام
نورِ باطن سے لے ہر دم سے خراج
لیلۃ البدر اگر ہی روشن
کیا سجاوہت کا ستارہ چمکا
فضل خالق سے ہوا وقتِ روا
جاگتی آنکھوں کی شمعین کر کر
ہو روا فضل سے اللہ کے سب
جلد پُر تاب کرو تیر دُعا
فوجِ بخشش کو بے شجون کر کر
آج تھا وصلِ حلیب و محبوب

مصطفیٰؐ کو ہوئی معراج یہ رات
ساری راتوں کی ہی سرتاج یہ رات
ایک جاجرہ و دراج یہ رات
ظاہر ادا کچھ تو ہی داج یہ رات
پروہ سورا تے لے باج یہ رات
نخنس عالم کرے اخراج یہ رات
مانگے حاجت کوئی محتاج یہ رات
روزِ ملتی ہمیں اسی کاج یہ رات
چاہو حاجت جو ہو باحاج یہ رات
اسی کما نثار و ہجاء یہ رات
ملکِ عصیان کرے تاراج یہ رات
کیا سعادت کی ہی تاج یہ رات

کی ہی امت کی شفاعت حق سے
آج کے جاگے سے دل ہو روشن

مصطفیٰ نے بصد الحجاج یہہات
کرے تار کی کو اخراج یہہات

زہے قسمت کہ اگر ہو سستی
راہ حق میں تیرا ہی راج یہہات

درشان شب برات

اوپے جاگیو ایدل کہ ہی نجات کی رات
تمام راتیں تو غفلت میں کھوئیں صدافس
خدا کی یاد میں تا صبح جاگ اسی ہشیار
یہہ شب کے جاگے سے دل ہو کر و دشمنی پذیر
خدا کے فضل سے اس رات کی فضیلت سے
خدا کی راہ میں دنیا ہی کچھ فقیر و ن کو
خدا کی یاد میں بیدار جو رات امشب
صفات اور بھی راتوں میں ہیں ہزاروں ہی
نجات رحمت و فضل حق ہوں سارے کثرت
جو راتیں خواہیں کھوئیں نہ آئیں گیں ہمراہ
درود و ذکرِ صلوٰۃ و تلاوتِ قرآن
ہو اس پہ بارشِ رحم خدا اے عزوجل

تمام راتوں میں یہہات ہی برات کی رات
گزار ذکر خدا میں بہلا یہہات کی رات
یقین سمجھ یہہات ہی تسبیح اور صلوٰۃ کی رات
خدا نے اسکو بنائی ہی کیا نجات کی رات
نجات نزع سے پاد نیکے ہم نجات کی رات
غرض یہہات بھی ہی ہذیبہ و زکوٰۃ کی رات
تو اسے نعمت کو نہیں ساری بات کی رات
خدا کے رحم سے ایک یہہات ہی صفائی رات
جو جاگتے ہیں سمجھتے ہیں یہہات کی رات
مگر یہہات جو جاگو تو ہوگی سات کی رات
کرو یہہات کہ ایمان کے ہی ثبات کی رات
کہ جس سعید کی ہو جائے یہہات کی رات

برات و رحم و سعادات ہو عطار ہے
نہ دے تو دیکھتے سے اسی سستی یہہات کی رات

درشان لیلة القدر

رحم سے پرہیز زمین اور فلک آج کی رات
اور راتیں بھی مراتب میں اگر بہتر ہیں
لیکن القدر کہا حق نے ہم از ماہ ہزار
جلوہ شمع تجلی خدا سے ہر بار
ہو گئی عالم ارواح سے آباد زمین
لیکن القدر کو سہ بار کیا یا خدا
لیکن القدر کو کرلیوں جو سہ بار شمار
لیکن القدر کے ملنے کی نشانی ہی یہی
شغل بیخ و صلوات اور سلام و قرآن
طاعت خالق اکبر میں رہو تم بیدار
اتنی راتیں تو فراموشی میں کھوئیں ہنس
بیٹھتے اٹھتے اگر ہو وین کمرے کمرے

رحمت حق کے اترتے ہیں ملک آج کی رات
قدر رکھتی ہے یہ کچھ اور الگ آج کی رات
کیونکہ آتے ہیں بیان روح و ملک آج کی رات
نور باران ہی فلک تابہ سک آج کی رات
کر رکھو مومنو خوشبو سے جب آج کی رات
بے گمان قدر میں رکھتی نہیں شک آج کی رات
بہیں پرستو میں ہوتی ہی الگ آج کی رات
حشمت سے جائے اگر اشک ڈھلک آج کی رات
رہے بیدار کرو صبح ملک آج کی رات
دیکھو لگ جائے ملک سے نہ ملک آج کی رات
گرد غفلت کو تو دہن سے جھٹک آج کی رات
غیب کی ٹوٹ ہی طاعت سے نہ تھک آج کی رات

لوٹ ہی رحمت اللہ کی بیدار سی میں
حشمت سنی نہ کہیں جائے جھپک آج کی رات

ردیف ثانی مثلثہ

نعت نبی سوائے ہی وصف دیگر عبث
جز اس سفر کے مومنو دیگر سفر عبث
دنیا کا اسی محبوب ہی خوف خطر عبث
کیون فکر مند بیچوں پکڑ کر میں سر عبث
گروہ نہیں تو آنکھوں میں ہی یہ نظر عبث
چپ ہو رہے ہیں عمر کے ابان لبر عبث
پھر تاراجاں میں یک عمر بھر عبث

دنیاے دون کا ذکر تو سنی نہ کر عبث
بعد از طواف کعبہ مینے کو جائے
خوف خدا و خوف محمد ضرور ہی
بخشش تو میری سر سے محمد کے لگ چکی
روضہ نبی کا دیکھو تو ہی وہ نظر بجا
ہو فی نہیں ہی ہمے اطاعت نبی کی کچھ
تیرے سوا اپانی پنہ میں نے یا نبی

مجھ کو بنی کے دُر کی گدا ئی قبول ہی
کچھ کام ایسا کیجے کہ عقبیٰ میں گھر ملے
باندھا ہوں سر میں ذکرِ محمدؐ سے روزِ شنب
ہجرتِ نبیؐ میں اشک بہاؤ ہی دُر سے خوب
بے یاد دم نمار کہ حاصل اسی میں ہی

دنیا بے یوفا کا ہی سب مال و زرِ عبث
پیدا کیا بہان میں اگر گھر پہ گھر عبث
دیگر ہی ذکر اسکے سوا سربِ عبث
اسکے سوا ہی مومنو گنج گہر عبث
خالی جو تو نے چھوڑا کوئی دم مگر عبث

اسی سنی جا کے اب درِ احمد پکڑ کے بیٹھ
چپ کا ہیکو تو پھرتا ہی کہہ رہا عبث

روایا حیم عنے

کیسی بنی ہی محفلِ نعتِ رسولِ آج
احمد کو کرو سیلہ خدا سے دعا کرو
اسی مومنو سیلہ ہی اپنا شفیق حشر
سجد میں جا کے حق سے دعا یہ کرو بہ دل
یا رب بفضل ذاتِ محمدؐ و آلہ
یا رب انصیب مجھ کو کچھ ایسے نصیب ہوں
اس دم کا کیا بھروسا ہی تکیہ نہ کل پر رکھ
کل کل تو اسکی یاد میں ہرگز نہ کر کبھو
ذکرِ نبیؐ میں دولتِ عقبیٰ کما وینگے
میرے سخن کو لطف سے شہرت دو یا نبیؐ
محشر میں مجھ کو پوچھ بیگا حق اپنے روبرو
دو لگا جواب کچھ نہیں پر تیر سی نذر کو
اسی سنی پڑھ تو آلِ محمدؐ فاتحہ

کیونکر حشر کی ہو نہ رحمتِ رسولِ آج
ہوتی ہی کو ہر ادبِ محارِی حصولِ آج
غمگین ہو کے بیٹھو نہ تم داں ملول آج
صدقے سے مصطفیٰ کے ہوشا یہ قبول آج
ہو و سے بہنِ سعادتِ عقبیٰ و رسولِ آج
درگاہِ مصطفیٰ پہ چڑھاؤ نہین پھول آج
اپنے نبیؐ کی یاد کو ایدل نہ بھول آج
شاید وہ وعدہ کل کا جو ہو تو وصول آج
دنیا میں کیا کما ینگے ہم خاک دھول آج
بیٹھا ہو نہین پکڑ کے مکانِ ضلّول آج
کیا نیکی تو نے لائی ہی اسی و افضل آج
لا یا ہوں ایک قصیدہ نعتِ رسولِ آج
خوش ہو گی پختہ سے روحِ جنابِ رسولِ آج

رویف حائے حطی

ہاں بوئے گل ہی ہوتی ہے اکثر غذائے رُوح
فرماؤ جسم جائے ہی کسی برائے رُوح
اسی مومنو ہو جسم میں کتبک تھا کہ رُوح
پہچا نار ب کو وہ جو ہوا آشنائے رُوح
جز یاد مصطفیٰ کے کہیں اور نہج رُوح
گر تو نے عمر میں نہیں دیکھا تھا کہ رُوح
ہاں جسم کے سوا نہیں ہوتی ہے جا کے رُوح
دیگر خیال سے نہیں ہوتی صفائے رُوح
جسم نہو دے رُوح تو کیا ہو سکے رُوح
ذکر رسولؐ جانو ہے رُوح بلائے رُوح
مشہور ہے کہ رُوح ہی ہو مبتلائے رُوح
ہی منتظر کہ امتِ احمدؐ میں آئے رُوح
ور نہ کہیگی وقت فنا ہائے رُوح
احمدؐ کی رُوح جس سے کہی ابتدائے رُوح

وہ گل نئی کی یاد ہی قوت برائے رُوح
ذکر رسولؐ تئامین ہی میسر بجائے رُوح
جب تک ہے رُوح جسم میں ذکر بتی کر و
ہی من عرف سے دیکھ لو اسرار مشکف
ہشیار اپنی رُوح سے غافل نہ رہ کھو
محشر میں دیکھ صورت پاکیزہ نئی
ہی دو جہان جسم مگر رُوح ہی نئی
ذکر خدا و یادِ رسولؐ حسدِ اجبر
احمدؐ ہی رُوح کی سب کچھ ہیں خوبیاں
نازندگی نہ ہو کسی وقت ہو مومنو
رُوح الامین تھا عاشقِ رُوحِ محمدؐ ہی
احمدؐ کی رُوح سے ہی میجا کو ہمد می
جب تک ہے رُوح کلمہ طیب کو پڑھہ مدام
روحین تو ہیں مگر ابوالارواح کون

اسی سنی ہی بقا و فنا جز نبیؐ کے کب
ہی ابتدائے رُوح وہی انتہائے رُوح

رویف حائے معجمہ

کیون کر نہ ڈھانکے حشر کے دن آفتابِ رخ
بتلاؤ اس غریب کو اپنا شتابِ رخ
لیکن نبیؐ کا سب میں ہی بس انتخابِ رخ

بتلاؤ دین ہکو جبکہ رسالتِ تابِ رخ
شائق دیکھنے کا ازل سے ہوں یا نبیؐ
رخ تو بیت جہان میں ایک سے ایک خوب

حسنت بیٹا سے ہو جاؤں بہر دیاب
رحمت خدا کی دیکھینگے پھر کیا حجاب ہے
گر فیض نور پاک محمد نہواست
روئے نبی کو دیکھنے پھر کیا حجاب ہے
ہوا شملے بحر فائے محمدی
امید مستقل ہی شفاعت کے واسطے
یا مصطفیٰ نبی رخ دنیا سے باز ہوں
نور نبی کے فیض سے محشر میں مثلِ ماہ
سوتا ہوں رات دن میں یہ امید سے مدام
رخ کر تو سنی سوئے محمد کہ روز حشر
صغی انور علیہ السلام

گردیکھ لوں نبی کا بروز حساب رخ
اپنے نبی کا دیکھینگے جب حجاب رخ
روشن کرے نہ اپنا کھو ماہتاب رخ
ایک روز دیکھ لیونگے ہم بے نقاب رخ
یکدم ہی عمر جیسے دکھاوے حجاب رخ
اپنی طرف کر لگا وہ عالی جناب رخ
بہتر ہی مجھے پھرے یہ خانہ خراب رخ
چمکیگا مومنوں کا بہ حسن شباب رخ
اکی دن تو دیکھ لوں گانہ نبی کا خواب رخ
پھیریں فرشتے تجھ سے زرد عذاب رخ

ردیف وال مہملہ

بھیجتے ذاتِ مصطفیٰ پہ درود
پاک نیت سے روز و شب پڑھنے
بھیجتے مومنو بحسن و دل
با وضو رکے بار بار پڑھو
بھیجتا ہی خداے عز و جل
قدسیان بھیجتے ہیں روز و شب
کیون نہیں بھیجتے ہمیشہ تم
بھیجتے ہیں بدام جن و ملک
بے عدد بے شمار پڑھ لیجے

اپنے سالار انبیا پہ درود
احمد پاک مجتبیٰ پہ درود
سید خیل اصفیا پہ درود
مقبِل در گہِ خدا پہ درود
محبط و حنیٰ مر حب پہ درود
رونقِ بزمِ ازکیا پہ درود
سیدِ مقبِلِ خدا پہ درود
مقبِلِ خاصِ کبریا پہ درود
خاصِ اللہ کے آشنا پہ درود

باطھارت سدا پڑھا کیجئے

رونق دین شہر ہدایہ درود

صدق دل سے مدام ای سنی

بادب بھیج مصطفیٰ یہ درود

مدینے سے تشریف لاؤ محمد
بہت دن جدا تھے اب آؤ محمد
جدا تھی سے دل کو ہوئی بیکراری
میں چھڑکاؤ آنسو کا کرتا ہوں رہیں
میں رستے کو پلکوں سے اب جھارتا ہوں
جگر بھاڑ کر فرش کرتا ہوں اپنا
بناتا ہوں نعلین چڑے کی اپنے
اب آگے نہیں مجھ کو رونے کی طاقت
ذرا روئے خندان بنا کر کرم سے
جدا تھی نے غمگین بنا یا کھتاری
بہ تنگ آگیا دل یہ دنیا سے میرا
رخ پاک بتلا کے رو تو ن کو اپنا
قیامت میں جنت و دنیا میں راحت
قیامت میں جب گرم خورشید ہوگا
رہ پل ہی باریک تیغ و دم سے
نشان شد کو جب کھڑا ہو تمھارا
رہے نسل میری بہ علم و بزرگی
ہیں و اصف تھارے پہلے اہل جنت

جمال مبارک بناؤ محمد
اب آؤ تو ہر گز نہ جاؤ محمد
ذرا تو ہمیں منہ دکھاؤ محمد
اگر آپ تشریف لاؤ محمد
کرم کر کے گر آپ آؤ محمد
تم آنے کا شردہ سناؤ محمد
قدم اس میں رکھ کر اٹھاؤ محمد
رو لائے بہت مت رلاؤ محمد
الم میرے دل سے بھلاؤ محمد
میں روتا ہوں مجھ کو مناؤ محمد
مجھے پاس اپنے بلاؤ محمد
غم ورنج دل سے اٹھاؤ محمد
یہ سب حاجتیں بر لے آؤ محمد
مجھے زبرد امن چھپاؤ محمد
بہ آسانی اسپر چلاؤ محمد
مجھے اکے نیچے بٹھاؤ محمد
یہاں اور وہاں خوش اٹھاؤ محمد
اب ان سب کو یکدل بناؤ محمد

بفضل و کرم انکے دل میں ہمیشہ
سبھی مومن کو بفضل و غایت
جو صاحب کہ مولود پڑھوائے انکی
اُسے دو جہان میں رکھو خورم و خوش

تم اپنی محبت باؤ محمدؐ
دو عالم میں خوش دل بناؤ محمدؐ
مرادین خدا سے دلاؤ محمدؐ
اور ایمان پہ محکم بناؤ محمدؐ

یہ سستی کے دل سے کبھو ذکر اپنا
خدا کے لئے مت بھلاؤ محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

رحم حق ہی سنائے محمدؐ
کیا رتبہ یہ عزت ہی کیسی
مال دنیا کی خواہش اُسے کب
صبح رحمت ہی عصیان کی شب کو
جان سے ہوں تصدق ہمیشہ
جو رضائے خدا ہے جہان ہی
سرمہ آنکھوں کا کر لون الہی
ہمکو تدبیر بتلائی دین کی
عین عین سے کیجئے نظر گر
لیدۃ القدر سے بھی نبی ٹرھکر
ابتداء دو جہان کا یقین ہی
نور حق ہی وہ حق سے جدا کب
میر ہی مشکل کو اسی رب اکبر
اسکے نیچے بٹھا شر کے دن

نور دین ہی لقاے محمدؐ
عرش اعظم ہی جاے محمدؐ
بادشہ ہی گداے محمدؐ
نورِ روئے صفاے محمدؐ
دل سے ہونچیں فداے محمدؐ
بس ہی ہی رضاے محمدؐ
گر ملے خاکپاے محمدؐ
رحم امت ہی رائے محمدؐ
کچھ نہیں ہی سوائے محمدؐ
کا کل مشائے محمدؐ
کیا کہوں ابتداءے محمدؐ
لامکان ہی سراے محمدؐ
کر دے آسان براے محمدؐ
جب کھڑا ہو تو لائے محمدؐ

باغ دلوں پہ نہی کے باز

ہمیشہ ہوائے محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو اکرم یا محمدؐ یا محمدؐ

معظم یا محمدؐ یا محمدؐ

صف پیشانیان میں تم ہو بیشک
کیا خالق نے تم کو دو جہان میں
تھارے اسطے حق نے بنائے
شفاعت اور رحمت ہی تمہیں کو
تمامی مرسلوین تم بغزت
فرو ہوتا ہی یاد پاک سے بس
جدا ئی میں تمہاری چشم میری
تم اپنی یاد میں رکھئے مجھ اب
تمہارے فضل کے خواہان ہر اکدم

مقدم یا محمد یا محمد
مکرم یا محمد یا محمد
دو عالم یا محمد یا محمد
مسلم یا محمد یا محمد
ہو اعظم یا محمد یا محمد
میرا غم یا محمد یا محمد
ہی پر غم یا محمد یا محمد
ہر اکدم یا محمد یا محمد
ہیں سب ہم یا محمد یا محمد

دل سنی محبت میں تمہاری
ہو محکم یا محمد یا محمد
صلی علیہ وسلم

مکین عرش خدا محمد صلوٰۃ صلی علی محمد
صلوٰۃ صلی علی محمد صلوٰۃ صلی علی محمد
شر مکرم بنی اعظم خطیر آدم ابن عالم
امام ہر دوسرا محمد صلوٰۃ و صلی علی محمد
ظہور قدرت شفیق امت نزول رحمت قبول عزت
حبیب جل و علی محمد صلوٰۃ و صلی علی محمد
حبیب رحمان رسول سبحان قبول یزدان سخی دوران
کریم و بحر عطا محمد صلوٰۃ و صلی علی محمد
شر معالی جناب والا امیر بطحی ضیاء علی
جناب روشن تقا محمد صلوٰۃ و صلی علی محمد

شیر شفاعت میر کرامت بعد عنایت بدی ضلالت
 نمود راه صفاح محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
 بنی اکبر رسول اطہر ز جملہ برتر بخلق اطہر
 جمیع حاجت روا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
 شفیق و اشفق بزرگ الحق سخی مطلق کریم برحق
 امام فخر سخا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
 ظہیر و دران خطیر ارمان کبیر انسان امیر رحمان
 غفور ذنب و خطا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
 ثنائے امجد بخلق بے حد بوصف احمد حصول مقصد
 مجیب ہر ایک دعا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
 بلند درجہ بلا مشبہ دلیل گمرہ بدین چون
 سراج بزم ہدایت محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
 کریم امت رحیم خلقت عظیم الفت عظیم
 بشیر و رحیم خدا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
 خلیل سنی جلیل سنی کفیل سنی جزیل سنی
 دلیل سنی بجا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد

صدیق علیہ
 السلام

دو عالم کے ہو رہبر یا محمد
 تمھاری دل سے کرتا تھا وکالت
 کل جاوے میری جان تن میرے
 تمھارا آستان پلکوں سے جھاڑوں
 تمھارے دیکھنے کا میں ہوں مشتاق

ہو ہادی تم مقرر یا محمد
 ہمیشہ روح الاکبر یا محمد
 تمھارا کلمہ پڑھ کر یا محمد
 مدینے کو میں آ کر یا محمد
 دکھا دو روک اطہر یا محمد

ہمیں کیا خوف ہی رنج و بلا سے
خدا کے واسطے کر دیجئے اب
تمہیں ہو باعث ایجادِ تکوین
تھارا روئے اطہر دیکھ لیوین
مدینے میں میرا ہو جائے مدفن
تھارے جسم کا سایہ نہیں تھا
تمہیں دی فتح حق نے کافروں پر

ہمارے تم ہو سر پر یا محمدؐ
میرے دل کو منور یا محمدؐ
دو عالم کے ہو سرور یا محمدؐ
کچھ ایسے ہوں مقدر یا محمدؐ
یہی خواہش ہی اکثر یا محمدؐ
مظہر ہو مظہر یا محمدؐ
منظفر ہو مظفر یا محمدؐ

ہمیشہ ہی یہ سُننی کو تمھاری
زیارت ہو میر یا محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

امت کا رہنما ہی صلی علی محمدؐ
وہ رونقِ نبوت وہ جلوہ رسالت
وہ معدنِ شریعت وہ منبعِ طریقت
آدم سے ہی مقدم عالم میں ہی مکرم
ہی سیدِ بُرا یا ہی صاحبِ ورا یا
جس وقت وہ ہو رہے پھر سکھو پل سے کیا
گو ہم گرے خطا میں دنیا کی ہر بلا میں
مقبول ہر دعا کا کیون نہ ہو بھروسا
وہ شافی مریضان میں ہوں مریضِ عصیا
ہی ہیج بس انھوں کے عالم کے کام سا
عالم تمام اُن سے رکھتا ہی کام اُن سے
وہ عاشقِ خدا ہی مقبولِ دوسرا ہی

عالم کا پیشوا ہی صلی علی محمدؐ
وہ نورِ حق بجا ہی صلی علی محمدؐ
وہ عارفِ خدا ہی صلی علی محمدؐ
مخدومِ دوسرا ہی صلی علی محمدؐ
محبوبِ کبریا ہی صلی علی محمدؐ
وہ دافعِ بلا ہی صلی علی محمدؐ
وہ غافرِ خطا ہی صلی علی محمدؐ
وہ سامعِ دعا ہی صلی علی محمدؐ
وہ صاحبِ شفا ہی صلی علی محمدؐ
گر وہ نہ ہو تو کیا ہی صلی علی محمدؐ
وہ شافعِ الورا ہی صلی علی محمدؐ
اُن پر جو مبتلا ہی صلی علی محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

رکھتا ہی عرض سنی کرتا ہی عرض سنی
اُن پر یہ جان نہ دہی صل علی محمدؐ

تم باعثِ امان ہو یا مصطفیٰ محمدؐ
اس وقت تم کہاں ہو یا مصطفیٰ محمدؐ
رضت نہ میری جان ہو یا مصطفیٰ محمدؐ

مقبولِ دو جہان ہو یا مصطفیٰ محمدؐ
تشکلِ مینِ پُراہونِ بیتاب ہو رہا ہوں
اب میرا حال دیکھو میری کھجک کو پہنچو

رویف ذال معجم

خوفِ کسبات کا ہی رکھتا ہوں کیا تعویذ
نامِ احمدؐ کا کرو نقش ہی سیدھا تعویذ
لوحِ مرقد پہ میری تم پہی لکھتا تعویذ
خانہٴ دل میں بھر دو تم یہ ہمیشہ تعویذ
بلکہ ہر وقت حفاظت رکھے گا تعویذ
دال سے دین ملے دیکھو ہی کیا تعویذ
صیدِ عقبیٰ کا ہو تسخیر یہ حاشا تعویذ
ہو گیا نامِ نبیؐ میرے گلے کا تعویذ
بتِ دربت لکھو تم یہ ہمیشہ تعویذ
نامِ احمدؐ کا میرے دل پہی کندہ تعویذ
نارِ دوزخ کو مقرر کرے اطفاء تعویذ
اور ہوا دکی مٹا دے گا ہی ایسا تعویذ
موجِ در موج یہ ہی فیض کا دریا تعویذ
دیکھو تاثیر میں رکھے یہ یہ کیا تعویذ

نقشِ دل پہ ہوں کیا نامِ نبیؐ کا تعویذ
بہرِ دنیا نہ لکھو تم کوئی الٹا تعویذ
چار ہین حرفِ محمدؐ کی رباعی کر کر
میں اول سے میر ہو ہفتا تم محمود
حاکمِ برکت سے نبیؐ حشر میں حامی ہونگے
میں دوم سے محمدؐ کی مدد ہو دیگی
گر دشمن لکھو اسکو تو ملین ہشت بہشت
مجھ کو آسیدِ قیامت سے کہو ڈر ہی کیا
نقشِ بدو ح کا ہی اسمِ معظمِ مین اثر
کیا عجب ہووے اگر رُوِ بلائے عصیان
آتشِ نقش کرے اسکو تو دوزخ سے بچے
گر ہوائی یہ لکھے صورت کی دہشت سے بچے
نقشِ آبی جو جھپے بکر گنہ سے بچ جائے
نقشِ خاکی جو بھرے قبر کی تنگی سے بچے

صلی اللہ علیہ وسلم

نفس سے بغض محبت ہو خدا سے سنی
نقش صد ہا ہین محمدؐ کا ہی یکتا تونہ

ردیف رائے جملہ

صفت میں اسکی رہیں نہ کیونکر زمین پہ آدم ملک فلک
کہ جبکہ باعث ہوئے ہیں اظہر زمین پہ آدم ملک فلک
ملاؤ ملجاؤ بندہ پرور شفیق عالم بروزِ محشر ۵۵
ہین او کے خواہن فضل اکثر زمین پہ آدم ملک فلک
ہی اس نئی کا وہ رتبہ کامل سلام حق کا ہی جسیہ ازل
فقط نہ جانو ہوتے برسر زمین پہ آدم ملک فلک
نہیں کچھ انسان پہ فضل اسکا ہی جس سے اشرف ملا اعلیٰ
شرف سے اسکے ہوئے منفخر زمین پہ آدم ملک فلک
خدا نے چاہا ہو آپ اظہر کیا محمدؐ کو اپنا مظہر
تو اس سے ظاہر ہوئے مقرر زمین پہ آدم ملک فلک
ہمارے آقا کی یہ فضیلت ہی جس سے ظاہر خدا کی قدرت
پھر اسکا عالم میں کون ہر سر زمین پہ آدم ملک فلک
جو کوئی ڈھونڈھے تمام ہستی ملائے اعلیٰ سے تا بہ پستی
نبی کا ثانی نہ پائے دیگر زمین پہ آدم ملک فلک
ہنوتے تم یا رسولؐ پیدا ظہور ہوتا نہ دو جہان کا
تحقین سے پیدا ہوئے سراسر زمین پہ آدم ملک فلک
مکین تحقین سے مکان تحقین سے زمین تحقین زمان تحقین سے

صلی اللہ علیہ وسلم

فقط نہیں کچھ ہوئے ہیں اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
 سک سے لے تا سماک حضرت ہی سب پہ کیساں تجا رحمت
 فقط نہ پائے ہیں فیض اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
 دعا کچھ ایسی ہو مجھ کو حضرت تین ہر دو عالم میں پاؤں نصرت
 مدد پہ میری رہیں سرسبز زمین پہ آدم ملک فلک پر
 بتا دو صورت کو آکے یکدم ٹپ رہے ہیں بہر دو عالم
 تجا رہی دور زمین ہو کے مضطر زمین پہ آدم ملک فلک پر
 ہی سنی اپنی اوہ ایسا ظہور قدرت وجود جس کا
 مدام ہیں اس کے شکر اندر زمین پہ آدم ملک فلک پر

کھایا ہی داغ ماہِ مبین آسمان پر
 قائم ہی جسکا رایتِ دین آسمان پر
 تجھسا ہوا نہ ہوگا زمین آسمان پر
 ڈھونڈھا بہت پہ پایا نہیں آسمان پر
 تیرے قدم سے عرش برین آسمان پر
 ثابت ہی تیرا نقشِ نگین آسمان پر
 رکھتی ہی فخر و مان کی زمین آسمان پر
 کرتا ہی ناز و روح الامین آسمان پر
 ہی اوہ نبی کا عکسِ جبین آسمان پر
 روشن ہی تیرا دینِ متین آسمان پر
 جب ہو گیا تو صد نشین آسمان پر
 ہی اسلئے میج مکین آسمان پر

شہرت گئی نبی کی کہین آسمان پر
 ہم اس کے کلمہ گو ہی نہ میں پر فقط نہیں
 تیرا ظہور باعثِ نکوین ہی یا نبی
 تیرا شریک ماہِ فی مشرق سے تا بہ غرب
 اشرف تھا گو کہ اور شرف ہوا د و چند
 اہل زمین تابعِ فرمان کیوں نہ ہوں
 جیسا ہے پر کہ روضہ پر نور ہی تیرا
 شرفِ ملازمت سے تیری ہو کے سرفراز
 خورشید وہ نہیں ہی جو تابان ہی چرخِ
 ہو کیوں نہ تیرے دین کی تجلی زمین پر
 خد مت گذار ہو گئے سب تیرے عرشیان
 نعمت سے تیرے فیض کے ہر دم ہی سرفراز

وزن عربی

ای سنی ذکر پاک نبیؐ کرین مدام
پاؤں گئے باغِ خلدین آسمان پر

بنائے دو عالم ہی محمدؐ کے نام پر
درو و سلام ہو نہ کیوں اسپہ خلق کا
نبیؐ کی بھرت ہی سنو تم اسی مومنو
سخاوت محمدؐ کی ذرا تم نظر کرو
مہم شفاعت سر کہو کس نبیؐ نے کی
بزرگی ملے بھگو بہ محشر نبیؐ سے ہی
فقط زمین پر نہیں بزرگی رسولؐ کی
ازل سے پیاسا ہو بیٹھا ہوں یا نبیؐ
شفاعت کا تو ہی مہتمم ہی خبر کے دن
تھارے غلاموں نے جلائے موٹوں
خدا سے مقابل ہو کے باتیں یہ تم نے کی
درو و تحیت حق نے بھیجا ہی مومنو

تو ختم نبوت ہی وہ خیر الامام پر
کہ بھیجا سلام حق نے علیہ السلام پر
جو رحمت ہی نازل حق کی بیت الحرام پر
کہ نقد شفاعت وقف ہی خاتم عالم پر
ہی موقوف اس حق کی مدار المہام پر
کہ تکیہ ہمارا جس اسی ذوالکرام پر
مقام اس نبیؐ کا ہی لامکان کے بام پر
لگا کر نظریں تیرے رحمت کے جام پر
رکھے گا خدا بخشش کے تجھے ہتام پر
میجا بھی عاجز ہوا یہم یحییٰ العظام پر
تھانا زان کلیم اللہ اپنے کلام پر
سنو کس بزرگی سے وہ ذوالاحرام پر

یہم سنی ہی فدوی آپ کا رحمت کرو
تم اسی رحمت للعالمین اس غلام پر

جناب غوث کی شان میں

آفتاب مشرق رحمت ہی رو و شکیہ
باغِ جنت کی کہو پرداہی کس کو مومنو
ہی گل تازہ بہار رحمت حق رو غوث

نور فضل حق نہا ہی چشم سونے و شکیہ
جنت الفردوس سے بڑھ کر ہی کوئے و شکیہ
بگہب گھڑا فضل حق ہی بوئے و شکیہ

طاق ابرو کیون نہ ہو وے مستند کی سجدہ
 یہ تو ممکن ہی نہیں ہم تشنہ و بے فیض ہوں
 ہی خطا گر شک تا مار و ختن دون مثال
 مردہ گر ہو جائے زندہ کیا عجب تلقین سے
 ابداری گہر کا تم نے کچھ جانا سبب
 ہی تو قے میری بخشش حق سے کرا دیجئے
 حکم حق سے اسپہ کردیو نیگے مہر مغفرت

ظاہر امتداد نہا ہی دل بسوئے دستگیر
 فیض بخشش کو شروٹ نسیم جوئے دستگیر
 رونمائے سنبھل جنت ہی کسے دستگیر
 مایہ یحیٰی الظلمے گفتگوئے دستگیر
 یہ یقین ہی فیض مارا آبروئے دستگیر
 حشرین جب جاؤ نگاہین رو بروئے دستگیر
 نامہ جب میرا کھلیگا رو بروئے دستگیر

ہر کوئی اپنے وسیلے کی کرے گاجستجو
 حشرین سنی کو ہوگی جستجوئے دستگیر

رویف زائے معجمہ

اکیا سب خدا کو اپنا پیغمبر عزیز
 روح ہی سردارِ عالم عالم کو نین مین
 کیا عجب ہو جوا بوالارواح امت پر شفیق
 ہی سر جسم و دھالم سرد و سنیپران
 گوہر دیائے وحدت ہیں رسول پاک ات
 زلف والا کی مہکتے یک جہان مہکا دیا
 جو ہر تیغ زبان ہی لغت احمد و پسند
 سورہ و الشمس پڑھتا ہونین رخی یادین
 تیغ آہن بسمل ابرو کو کب آد پسند
 کچھ نہیں بھاتا ہی خبر محبوب بے لایزال
 عرش کو چاہنہین امت کی خاطر اپنے

آئی پیغمبر کو اپنی امت احقر عزیز
 کونسی شی ہی کہ ہو و جانے جھگڑ عزیز
 ہر قدر اولاد ہو و باپ کو اکثر عزیز
 جانے اسباب ہتی مین ہی سب سے عزیز
 آسے اس جو ہر قابل کے ہی گو ہر عزیز
 ہی اسی باعث سے بوئے مشک اور عطر عزیز
 تیغ زن کو کیون نہو وے تیغ کا جو عزیز
 رو برو آکھون کے ہی و چہرہ انور عزیز
 دل ہی جس خنجر کا بسمل ہی وہی خنجر عزیز
 دل رہا ئیدہ ہی جسکا ہی وہی دلبر عزیز
 آئی کیا حضرت کو دیکھو امت ابتر عزیز

بہر امت آپنے زیر زمین کی خواجگاہ
اس راحت کے لئے آیا یہی سبب عزیز

نفسی کہنے والے کی سنی ہیں مقبول حق
لیکن ان سے ہی خدا کو شافع محشر عزیز

ردیف سین مہلم

نقد یا دنیوی خبر نہیں زیر میرے پاس
اور سر ہی نہ نقد ہو ویر احمد پر
خانہ دل کی طرف کیوں نہیں آتے زوار
ای صبا تو تو اوڑھی جاتی ہی تیر کی طرف
پر یہ عرضی ہی میری کچھ سے خبردار صبا
دل تو خدمت میں ہی حضرت کی پڑا رہتا ہے
حشر کو نامہ اعمال رکھے گا ہر ایک
فرض ہر ایک کے لئے ہی سفر بیت اللہ
زلف والیل کی سورت ہی تھا رحمت
سورہ شمس بخ پاک ہی والنور زرخ
روز بازار جزا جنس عبادت ہی پسند
نقد رحمت ہے مگر آپ خرید و حضرت

ہاں اگر ہی تو یہ ہے گنج گہ میرے پاس
جہیہائی کے لئے ایک سر میرے پاس
کیا نبی صل علی کا نہیں کھ میرے پاس
میں ہی اوڑھ آتا کروں کیا نہیں پر میرے پاس
روز پہنچا نا محمد کی خبر میرے پاس
وہ بھی حاضر ہے جو صد پارہ جگر میرے پاس
فرد نعت شہر اعلیٰ ہو گھر میرے پاس
فرض ہی سوئے نبی کا بھی سفر میرے پاس
لیلۃ القدر کی رکھتی ہی قدر میرے پاس
ساعہ سعد سعادت کی سحر میرے پاس
ہی کہاں نبد گی فضل و ہنر میرے پاس
جنس عصیان جو ہی پر نقص ضرر میرے پاس

یا نبی لطف و عنایات سے اس سنی کو
حکم فرماؤ کہ رہ آٹھ پہر میرے پاس

یا محمد نہیں ہی اور ہوس
جسم پر آپ کے نہیں میٹھی
میں وہ سودا ئی ہوں کہ جنت سے
ہی ہوس آپ کی ہی چھہ کو سرس
ہاتھ ملتی ہی اس سبب مگس
تیرے صحر کا خوش ہی خاروس

میں وہ محل نشین کا ہوں مجنون
یا رسولِ خدائے عز و جل
طاہر جان آئین سکتا
قتید دنیا میں ہو گیا پابند
دلو اپنے میں نذر کرتا ہوں
حشر میں ہر طرف کو ڈھونڈ ہیگا
پر میں اس شعر کو پڑھونگا وہاں
یا حبیب اکرم خذ بیدے
مجھ پر رحمت سے دیکھئے حضرت
یا محمد دعا کرو ایسی
اپنے سائیس کو یہ کہہ دینا

ق

ق

جسکی صل علی ہی بانگ جرس
شوق دیدار دلو ہی از بس
جسم ہی اسکے حق میں کچھ قفس
مجھ کو اس قید سے ہوا بس بس
یا محمد نہ کیجئے واسپس
اپنا اپنا وسیلہ ہر اک کس
عاجزی سے تمہارے پیش و پس
انت لے شافع النبی اقدس
میں ہوں لاچار بنیو ابے کس
اہل اسلام کی ہوصف کو جس
زین تازی یہ تو نہ آجے کس

ختم محل ہی او دل چسپ

صلی اللہ علیہ وسلم ناوہ حاضری جاننی کا

آپ سر پہ ہوں میرا تنابس
غیر اسکے نہیں ہی اور ہوس
آپ کا ہی وہ سبزہ نورس
ہو صلائے کرم صدائے جرس
مجھ کو نعمت دو ایک ایک سر
تم کہو لے تو میں کہوں بس بس
اور مجھ پر چلے نہ زور حس
ہم پہ ہی ظلم ملے نا کس
اب عجم دیکھئے کمر کو کس

یا محمد اگر چہ ہوں بے کس
مجھ کو بتلا دو صورت انور
زخم عصیان کو مرہم زنگار
ناوہ اسوار حشر میں جب ہوں
روزِ محشر میں یا شفیع و را
ایسا خورسند ہو کے سیر ہوں
میں کیکانہ ہو رہوں محکوم
اب تو تشریف لائے آقا
تم عرب میں رہے ہو صد سال

آپ کے آرام یہاں کرو حضرت یا محمد خدا سے دلوادو ایک تو یہ کہ روزِ محشر میں دوسری یہ رہون نہ میں محتاج	تو سے آنکھوں نے میں کرو گھاٹ دوہین حاجت میری نہ آٹھ دس آپ ہی کے پھر و نہیں پیش و پس ہوں خوشی ساتھ زندگی کے برس
آپ کا کلمہ شہادت ہو	وردنی کو تا آخر نفس

روایف شین معجمہ

بسوز سوزان باشک ہین تر گے باب و گے باتش
نئی کی ہجرت میں ہم ہین اکثر گے باب و گے باتش
بابِ رحمِ نیا شننا ور کھو تو آتش سے قہر کی ہم
مثالِ ماہی ہین و ہر اندر گے باب و گے باتش
کھو عرق میں خوشی کے تر ہین کھو تو آتش سے غم کی جلتے
کہ جیسے زر کو کرے ہی زر گر گے باب و گے باتش
کھو تو ہو سرخ جل ہے ہین کھو تو آنسو میں ڈوبتے ہین
نیا کی دوری میں دیدہ تر گے باب و گے باتش
بتا دو صورت کو یا محمد جلے ہی ڈوبے ہی دل چار
نہ ڈالو اب اس کو رحم کر گے باب و گے باتش
امیدِ رحمت ہے ہین مغرقِ غضب کی سوزش سے سوختہ ہین
نیا کی خوف ورجا میں ہو کر گے باب و گے باتش
اگر شفاعت سے ہم خنک ہین مگر ہین سوز گنہ سے جلتے
اسی طرح سے ہی دل مقرر گے باب و گے باتش
بسوز فکرِ خطا سے ہر بار و آبِ رحمِ نیا سے ہر دم

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

غریق و سوزان ہیں ہم سراسر گئے باب و گئے باتش
ہی اشک جاری ہی آہ سوزان تھاری فرقت میں یا محمدؐ
ہی بسکہ سنی بحال مضطر گئے باب و گئے باتش

رویف صادقہ

آتا ہی جس نبیؐ پہ خدا کا سلام خاص
جاری ہی جس نبیؐ کا سد فیض عام خاص
مجھ کو پلا دو حشر میں کوثر کا جام خاص
عرش برین کو جس نے کیا اپنا بام خاص
واللہ ہی لامکان پہ جبکا مقام خاص
جو ہی پیام حق کا وہی ہی پیام خاص
امت کی مغفرت کے لئے استہام خاص
آرستہ پہن دین ہی یا انتظام خاص
روز قیام تک ہی پہن دین کا قیام خاص
حکم خدا کی طرح ہی تیرا کلام خاص

لیتا ہوں اس نبیؐ کا زبا پر میں نام خاص
امید اسکے رحم سے ہی راندن ہمین
تشنہ گلو جب آؤنگا اس وقت یا نبیؐ
کیا مرتبہ بلند ہی کیا شان کیا ہی فخر
اپنے نبیؐ کے تے کو پہنچے ہی کوئی بھی
سن لیجے گوش ہوش سے یہ بات مومنو
اپنے نبیؐ کا حشر میں ہو گا یقین ہی
کس منہ سے میں سراؤں کہو مکو یا نبیؐ
ہرگز نہیں زوال تیرے دین کو یا نبیؐ
کیونکر سندھیریں نہ احادیث یا نبیؐ

خدمت سے بھول جانا نہ محشر میں یا نبیؐ
ہی آپ کا ازل سے یہ سنی غلام خاص

رویف ضا و معجمہ

نہ ہو گا حاشا اللہ حشر تک اس طوکِ فیاض
برائے نقد بخشش ہیں خدا اور مصطفیٰ فیاض
نصیب ہے ہمارے طرح کا ملکِ فیاض
کرے گا حشر میں جو وقت و ادب عطا فیاض

ہنہیں دیکھا کہیں ہنہے شہ کو دین یا فیاض
کہو اب دولت دنیا و دین کی کس کو نہیں
ازل سے آج تک جاری ہی ہم فیض شہ کا
کڑوڑ وں دوزخی یکدم میں ہو دینِ فضل حشر

ایسا نام مبارک ایک فرشتے نے ہوا مقبول
کیا ہے نقد ایمان غنی خلقت کو تو شاہ

متر رب کی ہی کیا نام نبی صلی علیہ فیاض
ازل سے آج تک تجھسا نہیں منے سنا فیاض

رہائی گنگا ران کبھو ہوتی نہ اسی سنی
نہ ہوتے گریہ امت کے محمد مصطفیٰ فیاض

صلی اللہ علیہ وسلم

ردیف طائی

ہوا رسول کے عارض پہ خوش جو پیدا خط
ادھر کو مہر نبوت ادھر کو خط کا طنور
غدار پاک پہ تھا آپکے خط ریحان
خطوط دست مبارک سے یہ تصور تھا
یہ خوش نصیب کہ امت ہین ہم محمد کی
لکھا رسول کی امت کو امت مرحوم
دو پارہ ہو گیا انگشت کے اشاریے
محقق ایسے تلاش پہ کھینچا خط نسخ
پیام دعوت اسلام جس جگہ پہنچا
غبار بنگیا حیرت سے مذہب کفار
سیاہ کاری امت تراشی جاتی تھی
میرے رسول کا روح القدس نامہ سا
جو قتل نامہ شیر حق نے بھجوا یا
صبا میں دیتا ہوں لے تجھ کو نقد جان مھول
خطوط ناجی و ناری کے کھینچے حضرت نے

خدا نے بھیجا تھا امت کی مغفرت کا خط
خدا سے ختم رسالت کا مرسلہ تھا خط
خدا نے لکھا تھا یا زلفی یا ثقیف خط
ہمارے جرم کی قینچی کا ہی نمونہ خط
رکھے ہیں اپنی سعادت کا لوح سیا خط
قلم نے لوح زبرد پہ جبکہ کھینچا خط
جو کھینچا ماہ پہ حضرت نے معجز کیا خط
شکستہ ہو گیا یکبارہ انکے دین کا خط
بدل قبول کیا جس نے کھول دیکھا خط
جو دیکھا آئینہ حق نہ تھا را خط
بنی کے چہرے کا دلاک جب بنا تا خط
کہ لا کے دیتا تھا ہر بار آشنا کا خط
برائے عاصیان کی مہر حبیب دیکھا خط
ذرا تو مشردہ شرب کا لا کے پہنچا خط
تھا ناجی فرقہ سنی وہ جو تھا پہلا خط

زیادہ حد ادب عرض ہی یہی آقا
گنت یہ بخشش سنی کے کھینچ دینا خط

ردیف طائی معجمہ

میرے ایمان اور جان کا ازل ہی خدا حافظ
بڑی ہی آرزو مجھ کو کہ دیکھوں روضہ احمد
درومت مومنو ہرگز تمھارا روز محشر کو
بلائے ہرود عالم سے نہیں کچھ خوف ہی ہو
رہین کو واسطے عملین مدد ہی ہو دوطرفہ
قیامت ہوگی جب برپا تو اس دم اپنی امت کا
کہ لوگو قبر میں اپنا یہم بولو کون ہو ویگا
عنایت اپنے خالق کی ذرا دیکھو مسلمانو
حفاظت اپنی امت کی ہی کیا منظور احمد کو
بلا اور غم کے آتے ہی بنی کو یاد کرتے ہیں
نگہبان پلصراط اوپر ہمارا کون ہو ویگا
نگہبان جیب دنیا میں ہی عقبی میں بھی ہو ویگا

نبی حافظ علی حافظ جناب فاطمہ حافظ
حفاظت سے مدد کو مجھے پہنچا دیا حافظ
معاون ہو کے ہو ویگا رسول کبریا حافظ
ازل سے میری جان کا ہی محمد مصطفیٰ حافظ
خدا حافظ تو ہی اپنا محمد ایک جہاد حافظ
محمد مصطفیٰ ہو ویگا از روئے عطا حافظ
جناب کبریا کے اور محمد کے سوا حافظ
ہمارا آپ ہو حافظ نبی کو بھی کیا حافظ
کہ ہر رنج و مصیبت میں ہمارا ہو گیا حافظ
وہی ہی اپنا اسی لوگو بہر رنج و بلا حافظ
مگر ایک احمد مرسل ہی اسجا ہو ویگا حافظ
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ یہم کیا پیدا ہو حافظ

پڑھا کر فاتحہ ہر دم نہ کر کچھ خوف ای سنی
کہ ہر حالت میں ہیں تیرے نبی صل علی حافظ

ردیف عین

ہم سے جدائی کر گئے تم و احمد الوداع
دیدے ہمارے غم ہوئے از بس کہ ہم پر غم ہوئے
غم دل کے اندر بھر چکے جیتے ہی جی ہم پر چکے

ایک داغ دل پر دھر گئے تم و احمد الوداع
ہم سے جدا جسم ہوئے تم و احمد الوداع
جسم جدائی کر چکے تم و احمد الوداع

کرتے ہیں ماتم بار بار پڑ کر بلا میں ہم سدا
پھر کرنہ آئے جو گئے تخم جدائی بو گئے
دیدار بھی دیکھے نہیں آنکھوں ہم ایشاہ دین
روتے ہیں ہم ہر ایک دم ہر روز و شب چشم
یک در دین شام و سحر سجاے بکھو چھوڑ کر
نڑ پڑے دل ہر روز و شب ہائے کیا یہ غضب
اس وقت تک رہنا تو تھا تا دیکھتے نہ آپ کا
عملگین کر خلق کو رخصت ہو ہو یہاں سے جو
روتے ہیں کس ایام سے ہم نیچے پڑھ کر باہم
اب بکھو ایسے دہر میں ڈالے ہو غم کے بحر میں
دنیا میں بس بیاہ گئی دے بکھو یک آوارگی

جدم ہوئے ہمے جدا تم و امجد الوداع
کیون ہمے رخصت ہو گئے تم و امجد الوداع
اب جا چکے زیر زمین تم و امجد الوداع
جا کر دے یہ بکھو غم تم و امجد الوداع
باندھے ہو اپنا دور گھر تم و امجد الوداع
ہمے ہوئے ہو دور اب تم و امجد الوداع
ہم آئے ٹھہرے بختی اب تم و امجد الوداع
تھی ایسے کیا جلد سی کہو تم و امجد الوداع
سوتے ہو ایک آرام سے تم و امجد الوداع
خیر اب ملو گے حشر میں تم و امجد الوداع
رخصت ہوئے یکبارگی تم و امجد الوداع

دنیا سے الفت توڑ کر سنی کو تنہا چھوڑ کر
رخصت ہوئے منہ موڑ کر تم و امجد الوداع

تخم جدائی بو چلے ایماہ رمضان الوداع
یہاں ایک ماتم ہی اب ایماہ رمضان الوداع
ہی شاق رخصت آپ کی ایماہ رمضان الوداع
عملگین ہی اب عالمین ایماہ رمضان الوداع
اب سب کو ہی سیدہ زنی ایماہ رمضان الوداع
رخصت کا سب کو در ہی ایماہ رمضان الوداع
عملگین خدائی ہو گئی ایماہ رمضان الوداع
اب ہم یہی یک کوہ غم ایماہ رمضان الوداع

ہمے جدا تم ہو چلے ایماہ رمضان الوداع
شریف لائی تم نے جب تھا ہم پر رحمت کا سبب
تھی کیا برکت آپ کی تھی ہم پر رحمت آپ کی
صائم تھے سارے مومنین تھے خوش تاجی مسلمین
تم تھے تو تھی ایک روشنی سب لپٹی تھی شادی تھی
ہر ایک کا دم سر دے اس غم سے بس نہتہ دہی
کیسی برائی ہو گئی تم سے جدائی ہو گئی ۵۵
جب تم تھے تھا ہم پر کرم کیا تھا کچھ فیض تم

تھیں سجدین آراستہ ہر ایک طرح پرستہ
 کچھ بھی عبادت پر نظر نہ کی ایک لمحہ بھر
 اب زندگی برباد ہی ہر دم تمھاری یاد ہی
 ماتم ہی دل پر بیشتر ہی سوختہ میرا جگر
 ہمسے جدائی کر چلے داغ جدائی دھر چلے
 جیوننگے گرم سال بھراؤ گے جب تم پھر نظر
 جائیکو تم تیار ہیں ہم چشم سے خونبار ہیں
 جلتے ہو تم منہ موڑ کر دنیا سے الفت تو کر
 اس غم سے بس روئیں ہم بستے ہیں آنسو دہم
 تھی آپسے ہر دم عیان یک رونق روئے جہان
 کیا ہمیں ہی لاچارگی کیسی ہوئی آوارہ گی
 بہر خباب کبریا بہر محمد مصطفیٰ

اب تم ہوئے برخاستہ ایماہ رمضان الوداع
 بس تے میں شرمندہ تریماہ رمضان الوداع
 فریاد ہی فریاد ہی ایماہ رمضان الوداع
 ہی یہم جدائی کا ثمر ایماہ رمضان الوداع
 ہم غم کے مارے مریچلے ایماہ رمضان الوداع
 اب تو چلے منہ موڑ کر ایماہ رمضان الوداع
 افسوس ناچار ہیں ایماہ رمضان الوداع
 ہم سب کو غم میں چھوڑ کر ایماہ رمضان الوداع
 جاتے ہو پر رکھنے کرم ایماہ رمضان الوداع
 اب ہم کہاں اور تم کہاں ایماہ رمضان الوداع
 کنتک کرین غمخواری ایماہ رمضان الوداع
 شفقت رکھو ہم پر بھلا ایماہ رمضان الوداع

افسوس تم جاتے ہو اب ہی غم سے سنی جان بلب
 جانا تمھارا ہی غضب ایماہ رمضان الوداع

ر و ی ف ع ین

دل میں ہی عشق مصطفیٰ کا داغ
 ہر کوئی ڈھونڈتا پھرے الی
 نور دین سے جو کوئی ہو مروج
 دنیا جنت ہی کافروں کے لئے
 باغ دین سے نہو جسے رغبت
 کب تمنا ہی ہو جنت کی

کعبۃ اللہ میں کیا لگا ہی چراغ
 حشر میں مجھ کو ہونہی کا سراغ
 روسیہ کیوں نہو وہ مثل کلاغ
 باغ فردوس میں ہی ہو کو فراغ
 کیوں نہ دیرانے کا وہ ہو زباغ
 لغت احمد کے گل سے خوش بو داغ

یابی تے ہا بڑی امید تیرا زندہ جو ہی پھرے ایا تشنہ لب ہونین روز اول سے مین جنون زد ہون تیرے کا کل کا	تھفہ رحم مجھ کو کر ابلاغ جیسا ویرانین پھرے ابلاغ شریت وصل ڈیکے بھر کے ابلاغ مجھ کو بستی خوش ہی کوہ و راغ
--	---

صلی اللہ علیہ وسلم	بکہ پھر بنی کے داغون سے دل مین سنی کے لگ گیا ہی باغ
--------------------	--

ہی محمد خانہ دین کا چراغ دین و دنیا مین ہی جسکی روشنی محفل عالم مین تم جا نو یقین ایسا روشن بھی کہین دیکھا ہی کہہ نرم عالم مین نہو دے گا کھو دو جہان جس سے منور مومنو تیرہ دل روشن ہوئے جس سے کئی حشر کو ہمراہ امت کے یقین سب چراغون کو ہی جس سے روشنی روشنی زیر زمین بھی سکی ہی سیکڑوں دل جس سے روشن ہو گئے آخرش ہی سب چراغون کو زوال پر تو نور محمد ہی یقین دین و دنیا مین تجلی سکی ہی ۶۱ چراغ اتشین مت جانے	نرم عالم مین نہین ایا چراغ ہی محمد دیکھئے کیا چراغ تھی اندھیری گر نہ یہہ ہوتا چراغ اسی فلک گو مہر ہی تیرا چراغ ہو گیا اپنا بنی جیسا چراغ تھنے ایا بھی کہین دیکھا چراغ دیکھئے یہہ فیض کیا بخشا چراغ پل کے رستے مین وہی ہوگا چراغ جسکو قرآن مین خدا بولا چراغ قبر اندر کا سیکو ہونا چراغ نور احمد کا دیا جلوا چراغ یہہ رہ جیسا کہ ہی دیا چراغ جسم مین روشن ہی جو جا کا چراغ اس طرح کا پھر نہ ہو پیدا چراغ ہی محمد نور خالق کا چراغ
--	--

رفتہ رفتہ دل ہوا میرا چراغ

فیض سے اُس نور حق کے کیا کہوں

سُنیّا نورِ نبیؐ کے فیض سے

کیون نہ روشن تر رہے تیرا چراغ

سنی ہی نعلین بردارِ شریف

بخشوانے کو ہی اقرارِ شریف

رحم سے معمور دربارِ شریف

ہاتھ آجا دے جو آثارِ شریف

دیکھوں گرم تر پُرانوارِ شریف

دیکھ لوں مین روئے ابرارِ شریف

اسی صبا لادے تو اخبارِ شریف

ہیں یہی احمد کے غنچہ وارِ شریف

ہیں مقدس سارے انصارِ شریف

نیک تھی سب طرح و اطوارِ شریف

تھا نہاں سب سہن اسرارِ شریف

کھل گئے جو وقت انوارِ شریف

یا نبیؐ فرماؤ کچھ کارِ شریف

یا نبیؐ اللہ توقع ہی ہمیں

یا نبیؐ رحمت کرو ہی آپ کا

اُس کو رکھوں گا جگر کو چیر کر

اپنی پلکوں سے کرونگا گرد صاف

ای خدا اپنے نبیؐ کا ایکبار

ہوں جدائی میں نبیؐ کی بے قرار

جان صدیق و شمر عثمان عسلی

کیا بزرگی ان کی عزت کیا کہوں

کیا کہوں میں یا محمدؐ آپ کے

سینہ پُر نور گنجِ رازِ حق

دو جہاں روشن ہوئے ایکبارگی

صلی اللہ علیہ وسلم

داد اس سنی کی دینا یا نبیؐ

آؤ گئے جدمِ بر کارِ شریف

ردیف قاف

یا نبیؐ صلی علیہ وسلم ہونین تمہارا مشتاق

از دل و جان بہ جالت شدم آقا مشتاق

دل میرا اور کیا نہین حاشا مشتاق

حاشا اللہ نہین دل ہی کیا مشتاق

از روہ لطف و کرم رو بہا رک بنما

اشتیاقِ اس لِمِ مشتاق کو تیرا ہی مدام

آپ کے آنے کی سن پاؤں خبر گر آقا
شوق دیدار نہایت ہی تھا را مجھ کو
اپنی خدمت میں مجھے آپ بلانا حضرت
آئیے آنے کے اسی شافع و حامی امم
پر میرے کعبہ ہوتا نہ خدا کا مقبول گنا
اچھے قدم مبارک کا چمن میں یا شاہ
غنبرین زلف محمد پہ تصدق ہونے
صدقہ ہونے کو لب لعل و گل عارض پر
آ کے تہلا دو گل روئے مبارک کو شتاب

راہ پلکوں سے کروں صاف چون یا شوق
آپ دیدار دکھا دو کہ ہی دیدہ مشتاق
دل میرا آپ کا رہتا ہی ہمیشہ مشتاق
عاصیان بیٹھے ہیں سب ہو کے سراپا مشتاق
حاشا اللہ نبی کا جو نہ ہوتا مشتاق
بند ورنہ کھڑا ہی سہی بالا مشتاق
ہی گلستان میں نہایت ہی بفتہ مشتاق
خون بدل داغ جگر کھا کے ہی لالہ مشتاق
جان بلب تڑپے ہی ہو بلبل شیدا مشتاق

دل میرا روز ازل سے تو سمجھ اسی سنی
جز محمد کے کیا نہیں اصلا مشتاق

صلی اللہ علیہ وسلم

در شان حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہادی دین ہم صراطِ دیتیق
ثمانی اشہین اذ ہما فی الغار
افضل المخلوق بعد پیغمبر
لو لوئے بحر صدق و عالی گہر
وارث الانبیاء علی مقام
صاحب دین خلیفہ اول

دافع کفر و قاتل زندقہ
شان ابو بکر خاص بالتصدیق
صادق الصدق و الوفا تحقیق
معدن حسن خلق و لطف خلقت
مقتدائے جہان بہ نیک طریق
گاہ بیگاہ یار و غار و رفیق

حامی سنی شافع محمد
خبر سالار انبیا صدیق

رضی اللہ تعالیٰ

خسرا احمد ابا بکر صدیق
صاحب زہد و صاحب تقویٰ
حق نے تعریف کی ہے قرآن میں
غار میں ساتھ تھے محمدؐ کے
صادق و کامل و رفیق بنی
مشرکوں کے تمام ملت کو
مقتدا ہی تمام عالم کا
دل میں رکھتا تھا اپنے احمدؑ سے

ہی مجدد ابا بکر صدیق
اپنا ارشد ابا بکر صدیق
شانِ احمد ابا بکر صدیق
یار ارشد ابا بکر صدیق
صاف بجہ کد ابا بکر صدیق
کرد یار و ابا بکر صدیق
اپنا سید ابا بکر صدیق
عشق ہے حد ابا بکر صدیق

کفر کا ہوتا ماسی سنی
دشمن ارشد ابا بکر صدیق
رضی اللہ

ردیف کا قافیہ

حکم رب پیدا ہو کر آب و آتش باد و خاک
ہیں مخالف ایک سے ایک عدل احمدؑ سے سدا
فیض احمدؑ کا سبب جسم میں ہیں متفق
نور احمدؑ جان ہی جلتی ہے جاتا ہے متفق
چار سرکش ایک جا ہیں فضل احمدؑ کے سبب
یہ سبب ہے فیض احمدؑ کا خدا کے فضل سے
ایک جا کر خدا نے جسم اندر کر دیا
کیا عنایت ہے خدا کی ہو احمدؑ کے سبب
فیض کا سبب ہی جسم میں ہیں ایک جا
کر ابھی سے یاد احمدؑ کیا کرے اوقت تو

ہیں نبی کے حکم اندر آب و آتش باد و خاک
متفق ہیں جسم اندر آب و آتش باد و خاک
ہیں مخالف دیکھو اظہر آب و آتش باد و خاک
ورنہ باغی ہیں یہ اکثر آب و آتش باد و خاک
کیا ملاو کوئی دیگر آب و آتش باد و خاک
ہو گئے ہیں وقف ہم پر آب و آتش باد و خاک
تابع حکم ہم پر آب و آتش باد و خاک
ہوئے ہیں ہر جا میر آب و آتش باد و خاک
ورنہ ہوں کیجائے کیونکر آب و آتش باد و خاک
جب جدا ہو دینگے مگر آب و آتش باد و خاک

ہین میسر فضل احمد سے ہین یہم ہر جا
یہم ہر ایک لعنت ہی بہتر آئے آتش باد و خاک

ذکر احمد کرا بھی سے پھر کرے کیا سنا
جبکہ ہو جاوینگے اتر آب و آتش باد و خاک

میں عصیان کو ہوا کیر یہ سیاب کی خاک
مجھ کو لمبائی جو تیرے درِ اصحاب کی خاک
ایشہ عالم کو نین تیرے باب کی خاک
خاک تو ہی تیرے در کی پہ سی آد کی خاک
آب کی خاک مدینے کی بڑی تاب کی خاک
جھوٹ سمجھے تو پڑے دیدہ کد آب کی خاک
منہ میں پڑ جائے میرے گریہ قبعا کی خاک
کام پھر آئیگی اس گوہر نایاب کی خاک
ہن اس خاک کے لایق تن بتیا کی خاک
جلگیا خانہ ہستی ہوئی اسباب کی خاک
تیرے زوار و کی اس دیدہ پر خراب کی خاک
دھوپ کا یمن طلبگار رہے آب کی خاک

عشق احمد میں اگر ہو دل بتیا کی خاک
طوطیا جان کے آنکھوں میں اُسے رکھتا تھا
رازِ محکمہ جنتِ فردوس کی خاص عبیر
قدسیان ملتے ہین اس خاک پہ آداب کسر
آبر و حشر میں ہی کیوں نہلوں منہ پر
سرمد دیدہ بخشش ہی مدینے کا غبار
معتقد ہوں کہ میرا دیدہ دل ہو روشن
سوزشِ غم سے تیرے تختِ جگر کو چھو کون
مضطرب ہوں کہ گڑون خاکِ مدینہ میں مگر
آتشِ ہجر نے کیا چھونک دیا ہے جھکو
در نہ دیکھا تیرا غفلت سے تو ہو کمال
خاکِ تشنہ پہ برس میرے ذرا ابر کرم

کفن سنی میں اید و ستو کچھ جائے عبیر
لا کے رکھ دیکھئے اس روضہ شاداب کی خاک

سید الانبیا سلام علیک
الفصل علی سلام علیک
راہ سید ہی بتانی عالم کو
یا امام الہدای سلام علیک

یا بنی مصطفیٰ سلام علیک
یا عمیم العطا سلام علیک
دور کر دل سے تو نے سب غم کو
مجھ سے امید ہی قوی ہو

دے کلیدِ شفاعتِ عطشانی
 رب نے مجھ کو شفیق کر کے کہا
 کیونکہ نہ راہم رہے بہر و سہرا
 مجھ کو رحمت سے دور مت کرنا
 کیا رسائی تھی ذاتِ والاہین
 کہتے تھے سب ملائے اعلیٰ امین
 ہر سخن میں میرے بلاغتِ دو
 تا کروں مدح میں فصاحتِ دو
 رتبہ اعلیٰ تیرا ہی با حرمت
 ہو بر رگی مجھے بعدِ رتبہ
 کر کے آسان میری مشکل کو
 اور کرنا صفا میرے دل کو
 بہرِ فضال ذاتِ حق یا رسولؐ
 مجھ کو دکھلا دو صورتِ مقبول
 شرم و غیرت سے مین ہوں اسجا
 فضل سے بخش دے مجھے رتبہ
 جان کنڈن کی آوے جبکہ بلا
 قبر کی بھی بلا سے دینا رہا
 نارِ دوزخ سے دکھ نہ ہو کھو
 ہم غریبوں کو امن میں رکھو
 کیا شرافت تھی ذاتِ اکرم میں

حق نے خازن کیا شفاعت کا
 یا شفیعُ الٰہ اور اسلامِ علیک
 رحمۃ العالمین رب نے کہا
 رحمتِ کبریا سلامِ علیک
 پہنچا جب قربِ حق تعالیٰ میں
 ابلغ البلاغ سلامِ علیک
 شعر میں میرے اب لطافتِ دو
 افصح الفصحا سلامِ علیک
 حق نے بخشی کبھی کچھ عزت
 از کی الا ز کیا سلامِ علیک
 مجھ کو پہنچا دے میری منزل کو
 اصفی الا صفیا سلامِ علیک
 مدعا میرے دل کا ہو و حصول
 یا مجبِ القاسم سلامِ علیک
 مرتے دم مجھ سے ہوا داکلمہ
 افضل الانبیاء سلامِ علیک
 دفع کر دے اُسے بفضلِ و عطا
 دافع ہر بلا سلامِ علیک
 آوے آفت تو دورِ جلد ہی ہو
 ما من العز بسلامِ علیک
 جس سے ہی شرفِ عرشِ اعظم میں

مجھ کو بھی شرف ہو دو عالم میں
دن شفاعت کے یا شفیع احم
بھرتا ہوں ذاتِ با و فاکا دم
دن قیامت کے ہو خدا قاضی
بخشوانا میرے گنہ ماضی
دن ضلالت کا ہو گیا ہی وطن
گورتا ریک تر بھی ہو روشن
ہی یہی مدد عالمیرا سنی
جا کے روضہ میں بولونگاہ سنی

اشرف البشر فاسلام علیک
ہکو ہرگز نہ بھولنا اُس دم
اسی شہِ با و فاسلام علیک
مجھ کو تائب کرے بعد رضی
یا امین خدا سلام علیک
روشنی بخشو اس کو جو ندرین
یا سراج الہداسلام علیک
گر میرے خدا سنی
یا رسول خدا سلام علیک

ولم

یا شفیع الوری السلام علیک
السلام علیک السلام علیک
اتقی الا تقی السلام علیک
السلام علیک السلام علیک
یا رسول خدا السلام علیک
السلام علیک السلام علیک
صاحب منصبی السلام علیک
السلام علیک السلام علیک
شافع المذنبین السلام علیک
السلام علیک السلام علیک
باعث کائنات السلام علیک

یا امام الہد السلام علیک
یا بنی مصطفی السلام علیک
رحمت کبریٰ السلام علیک
افضل الانبیاء السلام علیک
از کی لازکیا السلام علیک
اصفی الاصفیاء السلام علیک
وے میری السلام علیک
یا حیات النبی السلام علیک
حسن المحنین السلام علیک
رحمۃ العالمین السلام علیک
صاحب موجودات السلام علیک

<p> سَلَامٌ عَلَیْكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یا بنی مدنی السَّلَامُ عَلَیْكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ راجم مومنان السَّلَامُ عَلَیْكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ حامی عاصیان السَّلَامُ عَلَیْكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ شاهِ والا صفت السَّلَامُ عَلَیْكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ ای شهرِ سلطان السَّلَامُ عَلَیْكَ </p>	<p> شاهِ والا صفات السَّلَامُ عَلَیْكَ مقبل الصمدی السَّلَامُ عَلَیْكَ اکرم الامجدی السَّلَامُ عَلَیْكَ دافع مشرکان السَّلَامُ عَلَیْكَ مدی گمراہان السَّلَامُ عَلَیْكَ صاحب انرجان السَّلَامُ عَلَیْكَ مالکِ دو جهان السَّلَامُ عَلَیْكَ شاهِ ذی منزلت السَّلَامُ عَلَیْكَ صاحب المرتبت السَّلَامُ عَلَیْكَ ای نبی زمان السَّلَامُ عَلَیْكَ </p>
<p>السَّلَامُ عَلَیْكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ</p>	<p>سُنی گوید بچا السَّلَامُ عَلَیْكَ</p>
<p> یا تَفِیْعُ الْوَرَا سَلَامٌ عَلَیْكَ رحمت العالمین شدی بر حق الشرفا شرفا سَلَامٌ عَلَیْكَ از همه انبیاء شدی فاضل یا رسول خدا سَلَامٌ عَلَیْكَ مدعائے من از خدا طلبی صاحب منصبی سَلَامٌ عَلَیْكَ کشته عشق را کنی زنده شافع المذنبین سَلَامٌ عَلَیْكَ رحم کن بر من غریب نگر </p>	<p> یا امام الہدی سَلَامٌ عَلَیْكَ یا بنی مصطفی سَلَامٌ عَلَیْكَ رحمت کبریا سَلَامٌ عَلَیْكَ افضل الانبیاء سَلَامٌ عَلَیْكَ از کی الا زکیا سَلَامٌ عَلَیْكَ یا حبیب الدعا سَلَامٌ عَلَیْكَ وسی میر شرفی سَلَامٌ عَلَیْكَ یا حیات النبی سَلَامٌ عَلَیْكَ اجن المحنن سَلَامٌ عَلَیْكَ رحمت العالمین سَلَامٌ عَلَیْكَ </p>

ای شہر ذوالکرم سلام علیک
 این دل تیرہ تر شود روشن
 اکرم الامجدی سلام علیک
 از سرِ راز حق کنی آگاہ
 راجم مومنان سلام علیک
 راہ دین را یقین نبودی
 صاحب انس و جان سلام علیک
 از برای تو خلق عالم شد
 ای کریم الصفت سلام علیک
 رتبہ من رسان بآن منزل
 ای شہر سلمان سلام علیک

شاہ فضل و نعم سلام علیک
 نور ذات قدم سلام علیک
 مقبل سرمدی سلام علیک
 یا بنی امّ رشدی سلام علیک
 دافع کافران سلام علیک
 ہادی مگرہاں سلام علیک
 شاہ کون و مکان سلام علیک
 ای شہر دو جہان سلام علیک
 شاہ ذی منزلت سلام علیک
 صاحب المرتبت سلام علیک
 وی بنی زماں سلام علیک

سنی ہر بادے گوید
 ای شہر انس و جان سلام علیک

تھے جو اصحاب نبی عالی ہم چارون ایک
 یعنی بو بکر و عمر حضرت عثمان و علی
 شہرہ صدق و حیا عدل و شجاعت میں تھے
 ساتھ حضرت کے فواد یرمین یون رہتے تھے
 مذہب ملت و دین و رہ اسلام پر تھے
 حال امت پر فرماتے تھے ہر شام و سحر
 ظاہر و باطن و اعلانی و مخفی میں تھے
 عزت و عظمت و حرمت میں بزرگی میں تھے

راہ اللہ میں رکھتے تھے قدم چارون ایک
 تھے یقین و اتق اسرار قدم چارون ایک
 غرب و شرق و عرب و ما بہ عجم چارون ایک
 راحت و محنت و بار بخشش و نعم چارون ایک
 قایم و محکم و مضبوط ہم چارون ایک
 بخشش و فیض اتق فضل و کرم چارون ایک
 خصلت و خوشے با خلاق و شیم چارون ایک
 ہمسرو ہمدوم و ہم نفس قدم چارون ایک

صبح کو شام کو ہر وقت ہر اک حالت میں
خنجر و تیغ و تبر نیزہ اسلام سے تھے
بت شکن بت شکن و بت کش و ناصر بھنم
سنی و حسرت و مسلم خفنی اب یا نبی
عدن میں خلد میں یا جنت و فردوس میں ہاں

و مبدوم بھرتے تھے احمد کا ہی دم چارون ایک
ناصر و قاهر و فاتح بھنم چارون ایک
تھے بقبر و غضب و خشم اتم چارون ایک
عرض کرتے ہیں یہ سب کی قسم چارون ایک
آپ کے سائے سے ہو رہیں ہم چارون ایک

فخر و جاہ و قدر و رتبے میں ہیں اسی سنی
عرش و کرسی و مدینہ و حرم چارون ایک

ردیف لام

شرق ماہِ فضل ہی چاک گریبانِ رسول
نور کی سورت ہے تابِ سلکِ ندانِ رسول
قوسِ ابرو چلے من الذی سے گوشہ گیر
پر نماز عقل کل جیسا نشیمن کر لیا
مومنو کیا کم ہی تم کو فضل سے اللہ کے
ہیں صحابہ اور بھی با صدق و با عز و وقار
ہیں ابابکر و عمر عثمان و حیدر پاکیزہ
دو جہاں ایک جسم ہی اربع غنا صریح
دین حق ایک شامیانہ چار کھم پہ چارین
ان سے جو باغی ہو اسی باغی باغِ نبی

صبح عید مومنان ہی نورِ دامانِ رسول
مہر و مہ ہیں پر تو رخسارِ تابانِ رسول
کس طرح صیدِ شفاعت ہو نہ قربانِ رسول
بلکہ وہ ان نعلین چھوڑی دیکھئے شانِ رسول
ہے کسادہ سفرہ نہائے آؤ ان رسول
خاص انہیں چار ہیں یہ چار یارِ رسول
انہیں دو داماد ہیں اور دو ہیں حیرانِ رسول
روح اسکی پہ تو انوارِ لمعانِ رسول
شمع اسکی ذات پاک نور افشانِ رسول
بلکہ ہی وہ قاتلِ اشجارِ بستانِ رسول

شاہی عالم ہی زیرِ ظلِ امانِ رسول

خوش نہیں آتا ہی اسی محفلِ

ہو گئے سب فرضاً احکامِ رسول
مومنون کو ہی یہ انعامِ رسول

مجھ کو آ یا کہتے جب نامِ رسول
کلمہ و زہ نماز و حج زکوٰۃ

جو موات شہ بنی کی یاد میں
کیا بزرگی کیسی عزت دیکھئے
تابع فرمان رہو جنت میں کو
حق نے عزت جبکی کی معراج میں
کوشش دل سے مومنوں سے لیجئے
کوشش دین اور دعا امت لئے
ذات اقدس رحمۃ للعالمین
ہر دو عالم تابع فرمان ہوئے
امر و نہی حق کے تم تابع رہو
کیا رتبہ کیسی عزت کیسی شان

پوچھا جنت میں وہ جام رسولؐ
ہو گیا عرش خدا بام رسولؐ
نعمت انواع و اقسام رسولؐ
کیا لکھوں اعزاز و اکرام رسولؐ
حق کا ہی پیغام پیغام رسولؐ
کام کیا تھا تھا یہی کام رسولؐ
سب پہ ہی بس بخشش عام رسولؐ
جب ہوا اکبار آ غلام رسولؐ
ہی یہی ایمان و اسلام رسولؐ
سب کے ہیں مخدوم خدام رسولؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

روزِ اول سے ہوا سنی کا دل
بند ہے درہم و دایم رسولؐ

سرورِ احراء ہو صلی علی یار رسولؐ
دین کے خنثار ہو صلی علی یار رسولؐ
صادق الاقرار ہو صلی علی یار رسولؐ
تم ہی مددگار ہو صلی علی یار رسولؐ
شافی بیمار ہو صلی علی یار رسولؐ
ظاہر و اظہار ہو صلی علی یار رسولؐ
دین کے سزاوار ہو صلی علی یار رسولؐ
رحم گنہگار ہو صلی علی یار رسولؐ
ہم پر کرم بار ہو صلی علی یار رسولؐ

سیدِ براہ ہو صلی علی یار رسولؐ
رونیِ سلامیان حامی کل مومنان
وعدہ بخشش کیا ہنگو بھروسا ہوا
قبر میں جب جاؤنگا خوف گھبراؤنگا
ہو نہیں سرفین گنہ آپ شہِ دوسرا
آپ ہو نورِ خدا لوٹ حدت سے جدا
آپ سے اسلام ہی آپ سے ہی کام ہی
میں ہوں اسیر گنہ آپ شفاعت پہنہ
کیون نہ ہو شاہِ کج آپ شفیعِ الاحم

خاتم کل انبیاء و ائمہ حسنہ
روایت دین متین آپ شہنشاہ دین
امت عاصی کے آپ وقت غنا و تعب

واقف اسرار ہو صل علی یا رسول
قابل کفار ہو صل علی یا رسول
آپ خمدار ہو صل علی یا رسول

آپ ہوشہ دین کے سنی غمگین کے
دافع آوار ہو صل علی یا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم

جنس کی روضہ اقدس کی زیارت حاصل
نگہ دستی کہ بہانہ عبادت مت چھوڑ
ریخ و آلام و مصیبت ہے زمانے میں مگر
کوئی بات سے ہم ہو دین سعادت پیرا
دن قیامت کے میسر ہو اُسے عیش و سرور
یہہ فقط یاوری قنوت مسعود ہوئی
مقتدا ہر دو جہان کا ہی رسول ابرار
آپ کے صدق پہ اسی مجر صدق باللہ
شرع پر آپ کی فرزند عمر نے مارا
زندگی میں رہا عثمان بصد شرم و حیا
شیر سے شیر خدا نے ہی لیا سلمان کو
شاہزادوں نے اطاعت میں جھکا کر سر کو
الغرض واسطے آپ ہی کے ہر اک رتبہ تھا
آرزو سنی کی ہی اب یہہ فصیح الفصحا

اسکو پھر کیون نہ حضرت کی شفاعت حاصل
فضل احمد سے تجھے ہو گی فراغت حاصل
کار کچھ لیا بن آدم سے کہ ہو راجت حاصل
ساری حضرت کے قدم سے ہی سعادت حاصل
جنس حضرت کا کیا جشن و ولادت حاصل
ور نہ کس روپوں دین کی اطاعت حاصل
انبیاء و ان کی ہوئی جسکو امامت حاصل
کی ہی صدیق نے با صدق صدق حاصل
اسنے کی کیسی خلافت میں عدالت حاصل
کی خلافت میں حمیت کی خلافت حاصل
کی ہی یہہ آگے ولادت کے شجاعت حاصل
فضل اللہ سے کیا تخت شہادت حاصل
جو بتدریج ہر اک کو سعادت حاصل
آپ کی نعت سے ہو گیا فصاحت حاصل

عرض ہو سنی کی مقبول یہہ مقبول خدا
مرنے دم ہو دے اُسے جام شہادت حاصل

تازہ ہی گت چمنستان کی ہوا لے بلبل
 اس چمن کا چمن آراہی رسولِ ابرار
 ہی صفت ذات کی اس گلشن کثرت سے نمود
 دوستی رکھ چمن آراہے جہاں کی دل میں
 سیر کر گلشن وحدت کے تصور میں یہاں
 آتش گل سے یہاں کر گل آتش کا خیال
 عشق میں گلشن جعتی کے یہاں کر لے فغان
 بسکہ بھونو نہ سما لگی خوشی سے اس جا
 عین عینی سے نظر کر کہ یہاں اور ہی سیر
 سیر وحدت کی ہی گلشن کثرت میں ہی
 خار کو دیکھ کے رہ یاد میں تو تیر زبان
 ہو غزل خوان نبی صل علی ہر گل پر
 بولیاں بول کچھ ایسی کہ خدا کو خوش آئیں
 بولی اللہ سے وٹن تھا لوا بلی کی بولی

پھر تو گلشن بیہ خزانے کی ہی حوائے بلبل
 گل مقصود اسی سیر میں پا لے بلبل
 گل معنی یہ گلستان سے اٹھا لے بلبل
 پھر تو جنت سے بچھے کون نکالے بلبل
 آشیان شاخ پہ طوبی کے بنا لے بلبل
 ورنہ پڑ جائینگے دل پر تیرے چھا لے بلبل
 کون سنتا ہی وہاں پھر تیرے نام لے بلبل
 دل میں ہو اس گل وحدت کی بسا لے بلبل
 پردہ غفلت کا ذرا دل سے اٹھا لے بلبل
 رنگ اس گل کا ہر اک رنگ میں پا لے بلبل
 دید سے گل کی تروتازگی پا لے بلبل
 نیک بختی اسی گلشن میں کما لے بلبل
 اڑ گئے ایسے بہت بولنے والے بلبل
 بولی اپنی بیہ گلستان میں نہا لے بلبل

مدح خوانی میں دل سنی ہزارا ہی کہو
 گر کوئی پالے تو اس طور سے پا لے بلبل

ردیف میم

السلام ای رحم عالم السلام
 السلام ای شرف دینی السلام
 السلام ای عالی رتبہ السلام
 السلام ای بطحی السلام

السلام ای ذات اکرم السلام
 السلام ای نور عینی السلام
 السلام ای نور عزت السلام
 السلام ای نگاہ والا السلام

السلام ای نورِ اعظم السلام	السلام ای شمعِ عالم السلام
السلام ای عالی گوهر السلام	السلام ای ذاتِ اظهر السلام
السلام ای نورِ وحدت السلام	السلام ای ماهِ کثرت السلام
السلام ای نورِ ذاتِ کبریا	السلام ای رونقِ هر دو سرا
السلام ای شافعِ کلِّ مذنبین	السلام ای رحمتهِ للعالمین
السلام ای مصدرِ رحم خدا	السلام ای معدنِ حلم و حیا
السلام ای احمدِ عالی جناب	السلام ای شافعِ روزِ حساب
السلام ای محسنِ فخر و سخا	السلام ای شافعِ روزِ جزا
السلام ای نورِ بخش کائنات	السلام ای سیدِ عالی صفات
السلام ای باعثِ هر دو جهان	السلام ای مقبلِ کون و مکان
السلام ای حبیطِ روح الالین	السلام ای نوربِ العالمین
السلام ای جوهرِ کانِ یقین	السلام ای گوهرِ دریایِ دین
السلام ای صدرِ آراءِ جهان	السلام ای افضلِ کون و مکان
السلام ای نورِ ربِّ لا یرال	السلام ای معدنِ فضل و کمال

السلام ای نور حق لا حد سلام
السلام از سنی بر تو صد سلام

معدنِ فضل و کرم محمد صلی علی مر حب و سلم
بنیع فیض اتم محمد صلی علی مر حب و سلم
آسکایِ ہی سب جلوه اگر م کیون نه کهون مین زبان سے ہر دم
جلوه نورِ قدم محمد صلی علی مر حب و سلم
کا ہیکو دیگر و سید لوگو بہر شفاعت بخشہ ہم کو
بس ہی شفیع الامم محمد صلی علی مر حب و سلم

نقد شفاعت ہی عام ہم پر مومنو اسکو کہو مقتدر
 مخزن فضل و نعم محمد صل علی مرحبا وسلم
 صاحب نصف بوصف سنان عدل سے جسکے تم گزیراں
 دافع ظلم و ستم محمد صل علی مرحبا وسلم
 وصف مقدس کروں میں کیا کیا تم نے برفت دین متین کا
 عرش پہ گاڑا علم محمد صل علی مرحبا وسلم
 کیا کہوں تیری ثنائے الا ہو گیا اشرف عرش سے اعلیٰ
 پہنچا جو تیرا قدم محمد صل علی مرحبا وسلم
 پائی ہی زینت تمام باہم ہو گئے آباد بسکہ یکدم
 تم سے عرب اور عجم محمد صل علی مرحبا وسلم
 کعبہ میں جو بت تھے اُن کو واللہ زور نبوت سے سب کو ناگاہ
 کر دے تم نے عدم محمد صل علی مرحبا وسلم
 لوٹِ حدیث سے برسی ہی احمد بیٹھی نہ کہی جسم اُمجد
 پاک ہی رب کی قسم محمد صل علی مرحبا وسلم
 یا محمد ہی دم کو فرحت ذکر محمد ہی دکلوراحت
 بولوں نہ کیوں دمبدم محمد صل علی مرحبا وسلم
 راحم عالم شفیق امت باعث خلقت کریم خلقت
 حامی و رحمت شیم محمد صل علی مرحبا وسلم
 یاد نبی ہی بجان سنی کیوں نہ ہو و اصف زبان سنی
 حشر کا دھوڈا لا غم محمد صل علی مرحبا وسلم

صبر

و سے پھر نہ ہی کون و نش مجھے یاد تھا یہی

نشر ارض و سما

ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
 ہوئی زندگی بار تھارے سوا ہی کسی بھی طرح نہ صبر ذرا
 کرو یاد تو آتا ہوں سر سے چلا ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
 اسی شریف جہان و معالی لب میں کمینہ صفت ہوں گنہ کے سبب
 مجھے دیکھو نہ آپ بچشم غضب کہ ہو آپ رحیم سپہ خلق پہ سب
 بھلا کیا مین نہیں ہوں خلقت رب کرو رحم جو مجھ پہ تو کیا ہی عجب
 مجھے آپ کی ذات کا ٹیکہ ہی اب ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
 اسی حمید حماد مالا تعدوے جلیل الصفات بذات سعد
 ہوا تم سے ظہور صفات احد ہوئی آستان خلق بذات صد
 ہوا مجھ پر غلبہ نفس اشد کرو ایسی مدد کہ وہ ہوئے رد
 ہی تھارے تھارے زلزل سے مدد ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
 اسی کرم ملایک جن و بشر تیری کہ پہ نہیں ہی کرم کی نظر
 ملے تیرے کرم سے فرشتے کو پر تیرا سب پہ کرم ہی بشام و سحر
 رہے بندہ نوازی و فضل سے گریہ غلام کمینہ کے دست بسر
 تو کسی بھی طرح کا نہوے خطر ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
 ملاعرش کو پاؤں سے تیر شرف تو ہی تو لوئے تیر خدا کا صدق
 میرا تہ کمینہ ہی کم از خد ف ہوں گاہ کرم ذرا میری طرف
 بطریق شجاعت شاہ نجف میرا تیر دعا جو لگے بہد ف ہ ہ
 تو بجا و نگا عالم با ۵ پہ دف ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
 اسی مدرس علم معانی حق ہوئے تھے ہی ارض و سما کے ذوق
 شب و روز ہی مجھ کو تھارا سبق ہی تھارے جدائی سے لپقا

کیا کر لکِ غم نے کلیجے کو شوق میرے اشکِ نبینِ بزرگِ شوق
 لعل و مرجان سے سینہ کا پیر ہی طبق ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
 گئے ایسے دین سے فلک پہ الگ لگے جلد نہ ایسی پلک سے پلک
 یہہ سائی تختاری ہوئی بفلک نہ وہاں ہی فلک نہ وہاں ہی فلک
 وہاں نورِ مختار اگیا جو چمک یہاں اگیا منہ پر ہمارے نمک
 یہہ سبب کہ ہمار سی کی تم نے حکم ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
 اسی کریمِ دو عالم و نورِ قدمِ بختینِ حق نے بنایا شفیعِ احمم
 نہیں خاص کسی پہ تختار اکرم ہوا عامِ خدا ئی پ فیضِ اتم
 جیسے زندگی تیج ہی یاد بہم دم نزع میں ہو تو تختار اہودم
 کہ ہی بالا تھا کرم کا علم ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
 اسی کریم و رحیم و شفیع جہاں بختینِ خلقِ خدا کے ہو رحمِ رسان
 کروں و صفِ مختار امین کیسا بیان میر منہ میں نہیں ہی کچھ یہاں
 ہی رسائی تختاری کہاں سے کہاں کہ نہ جاسکا روحِ قدس بھی ہاں
 ہی ہمارا تو پست یہہ وہم و گمان ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
 تیرے نازی کا نعلِ ہلالِ مبین تیرے قصرِ کا زینہ ہی عرشِ برین
 وہ مکانِ علی کا ہوا تو مکین نہ فلک ہی وہاں نہ وہاں ہی زمین
 تو سریرِ خدا ئی کا صد نشین تیری گرد کو پہنچا نہ روحِ امین
 تیرا مرتبہ کوئی نجا کو نہیں ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
 ہوئے تم کد پورِ باغِ زمیں ہوئی تم سے ہی ساری بہارِ چین
 مقدور رخ سے ہی زینتِ سرو و سمن رو جلوہ مہرِ سنا کہن
 لبِ لعل سے رونقِ لعلِ مین ہی ثنائے محلی سے آبِ دہن

ہی صفاتِ معلیٰ سے لطفِ سخن ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
یہاں سنی تو خوب ادب سے سنبھل بیٹھ ہی وصفِ محمدِ عالیٰ محل
شہ نیک خصال و فخرِ رسل ہوا جبکہ وہ پیدا سببِ ازل
ہوئی بیخِ نحوست متصل جو وہ نام زبان سے جائے نکل
تو رہائی میں تیری پڑے ناخصل ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم
بھلا سنی تو کیوں ہی بجال تباہ تھے فکر یہ کیسی ہی شام و چاہ
یہ سبب کہ میں تیرے زیادہ گناہ ہوا نامہ عمل کا تمام سیاہ
تیرا شامل حال ہی فضل اکہ میں رسولِ خدا تیرے پشت و سپاہ
جو معاصی ہی اسپہ ہی اسکی نگاہ ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم

ردیفِ نون

د فرغتِ شہِ خوبان کو پھرا نسا کروں
ایک ہی ایمائے قم سے مردہ دل زندہ کروں
چرخِ ہنم کو تصور سے بریرِ پاک کروں
صورتِ لادیکھ کر عالم کو دم میں لائے کروں
بول بالا اپنا اندر عالم بالا کروں
سورہ و الشمس کی تفسیر کو دیکھا کروں
ایشہ خلی رسل میں وصف تیرا کیا کروں
اشک چشم و لکڑی شکِ بولے لاکر کروں
تیری ابرو دیکھ لوں گردیدہ دل کروں
دیدہ دل تیری جانب ایشہ

کاتبِ تقدیر کا پہلے قلم پیدا کروں
میں تصورِ زمین گرا پنے سیجا کا کروں
گر خیال پائے بوسِ شاہِ اودنی کروں
اسکے گر چاکِ گریبان کا میں اندیشہ کروں
حتی الامکان اسکا گردِ صفِ قدرِ غنا کروں
سبز خط و خالِ عارضہ کے تصور میں مدہم
بعد اپنے دی بربرگی مجھ کو ہی اللہ نے
سورت و النجم نہ ان گرتیرے آجائیں
کیا کروں میں رویتِ ماہِ دو عیدِ پاکہ دین
کعبۃ اللہ کی طرف رخِ پشت سوئے دو جہان

نور کا تیرے نظارہ ایشم والا کروں
تیرے جلوے جلا کر دلو میں سرمہ کروں

گرا نامن نور اللہ پڑھکے ہر شے دیکھ لوں
برقِ نور حق سے جل کر طور سرمہ ہو گیا

دیکھوں اسی سنی اگر نور خدا کی روشنی
دل میں اپنے پیر سبحان اللہ می انسری کروں

مگر چشمِ جہان کا تو تپا ہوں
مگر دامن سے حضرت کے لگا ہوں
خدا کے آشنا کا آشنا ہوں
شفیعِ شر مٹو جانتا ہوں
تھا ایک ہی دل وہ مٹو دیکھا ہوں
غنی و ن پر ظفر میں چاہتا ہوں
رسول اللہ تمھارا آشنا ہوں
بھلا فرماؤ کیا تم سے جدا ہوں
بہر صورت تمھیں سے میں بنا ہوں
کچھ ہی سمجھو میں فدوی آپکا ہوں
تمھارے نور سے پیدا ہوا ہوں
تمھاری ہی کتبلی پر جلا ہوں
تمھارے نور سے جلوہ نما ہوں
مگر میں خار کب گل سے جدا ہوں
اُسی گلشن کا ببل اسی صبا ہوں
صفت سے آپ کی ظاہر ہو ہوں
ہوئے جب آپ تو میں بھی ہو ہوں

اگر میں خاکِ راہِ مصطفیٰ ہوں
اگر چہ میں غبارِ خاک پا ہوں
مجھے کچھ جانتے بھی ہو میں کیا ہوں
رسول اللہ گنہ میں مبتلا ہوں
کہاں ہی اور دل جو اور چاہوں
مگر یا مصطفیٰ بے دست پا ہوں
حبابِ موجِ دریا سے فنا ہوں
اگر دریا ہو تم میں بلبلا ہوں
تمھیں سے خاک ہی میں خاک کا ہوں
اگر میں بے وفایا با وفا ہوں
خدا کے نور تم میں نور کس کا
ہوئے تم شمع میں پروانہ کس کا
ہوئے تم شمس میں ہودرہ کس کا
ہوئے تم گل تو میں ہوں خار حضرت
گلِ گلزارِ وحدت آپ کی ذات
خدا تو ذات ہی اسکی صفت آپ
تے آپ تو میں بھی نہ ہوتا

تھیں تو مجھ کو اس ہستی میں لائے
مجھے گر لاکھ جھٹکوں گے محمدؐ
خدا کیا تھا خدا جانے محمدؐ
برے اعمال پر میرے نہ دیکھو
یقین تم رحمۃ اللعالمین ہو
تمہارے عشق کے شعلے سے حضرتؐ
نگاہِ فیض سے آپ ہی خریدو
خدا جیسا ہی اُس جا آپ بھی ہو

تھا آگے میں کہاں اب کس جگہ ہوں
میں دامن آپ کا کب چھوڑتا ہوں
خدا کو تے میں پہچانتا ہوں
برا ہوں یا بھلا ہوں آپ کا ہوں
میں عالم میں نہیں کب مصطفیٰ ہوں
جلا کر دلوں میں سرمہ کیا ہوں
میں اپنے دل کو حضرتؐ بیتا ہوں
دلیل اس پر میں کلمے کی رکھا ہوں

تمہارا ہوں میں سنی یا محمدؐ
تمہارا ہوں کے حاجت کس سے چاہوں

صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبیؐ روزِ ازل سے میں تیرا دیوانہ ہوں
میکد سے رحم کے ایسا قتی رحم خدا
فیض کے چشمے سے اور خوانِ کرم سے ایسی
نفی اور اثبات میں یہ ہستی ہوئی مجھ کو حصول
قصرِ علی کے تیرا دیوار مجھ کو دو جگہ
اس خمارِ حبِ دینا سے مجھے انکار ہی
محویت ہستی سے بالکل ہو گئی اسی مومنو
گفتگو دنیا کی کرنی صرف نادانی ہی یہ
سہم تیرمترہ کے کفر کا ٹکڑے جگر
دردِ عصیان کو شفا ذکرِ شفیع المذنبین
نعمتِ ایمان نقدِ دین سے ہونیں سرفراز

سمیعِ رحمت تو ہوا اور میں تیرا پر دانہ ہوں
ایک جرعدے مجھے میں طالبِ پیانہ ہوں
مرحمت کچھ کیجئے بے آب اور بے دانہ ہوں
آشنا تجھے ہوا اپنے سے میں بیگانہ ہوں
ای مکینِ عرش میں آوارہ و بیخانہ ہوں
میں شرابِ یادِ احمد سے بہت مستانہ ہوں
پر بفضلِ حق نبیؐ کی یاد میں فرزانہ ہوں
گر کروں ذکرِ محمدؐ تو نہایت دانہ ہوں
قوسِ ابرو پر نبیؐ کی کیونکہ میں قربان ہوں
دردِ سر ہی ذکرِ دینا خوب ہو جانہ ہوں
گر گدا ہوں میں محمدؐ کا مگر شادانہ ہوں

ہو نصیب آبادی شرب طفیل مصطفیٰ یا ا کہ العالمین میں ساکن ویرانہ ہوں

صلی اللہ علیہ وسلم

عشق دنیا سے بری ہوں پر نبی پر سنیا
جان سے دیوانہ ہوں دیوانہ ہوں دیوانہ ہوں

مصطفیٰ خاک سے دہلیز کیا کرتے ہیں
نظر فیض اتم جبہ کیا کرتے ہیں
اہل اسلام پہ کیا فضل عطا کرتے ہیں
اہل عصیان کے لئے حق سے دعا کرتے ہیں
خاک کو مشک کرین سنگ کو لعل رخشان
قطرہ آب کو پُر آب بنا دین موتی
آبِ موتاج تلاطم سے کرین پار جہاز
آب کو نار کرین نار کو کر دین گلشن
شاہ درویش کو محتاج کو کرتے ہیں غنی
ہو جو مَرَد و دُخدا اُسکو بنا دین مقبول
زندہ بیجان کو بیمار کو کرتے ہیں صحیح
رنجِ راحت سے بدل دیوین خوشی سے غم کو
بیزبانوں کو زبان اور زبان میں دین ذکر
آبِ پیاسوں کو عطا نان کرین بھوکوں کو
سنگ سے نخل کرین نخل سے خرما پیدا
جان دین جسم کو اور جان کو نور ایمان

میں عصیانِ دو عالم کو طلا کرتے ہیں
جب طرح چاہتے ہیں اُسکا بھلا کرتے ہیں
دُعا نکالیتے ہیں خطا و سب جو خطا کرتے ہیں
لایقِ نار کی جنت میں جگا کرتے ہیں
فَرّہ خاک کو خورشیدِ ضحیٰ کرتے ہیں
آب سے آب کو کیا آپ صفا کرتے ہیں
دُوبنے والوں کو طوفانِ رِہا کرتے ہیں
گلشنِ دین کو سرسبز کیا کرتے ہیں
ہاتھ عاجز کا ترحم سے لیا کرتے ہیں
بال و پر بے پرو بازو کو عطا کرتے ہیں
ناتوانوں کو توانائی دیا کرتے ہیں
ہاتھ ٹوڑے کو عطا لنگ کو پا کرتے ہیں
ذکر سے آگ میں محفوظ رکھا کرتے ہیں
سیرِ میں سیرِ ہزاروں کو کیا کرتے ہیں
ریت کو حلوہ پر لطف و مزا کرتے ہیں
تازہ ایمان کو پُرانے کو نیا کرتے ہیں

کیون نہ عقبی میں مددگار رہیں اسی سنی

جبکہ دنیا میں یہہ حاجات روا کرتے ہیں

ظلم کی جب سلمان تغیر دیکھتے ہیں
جس میں نبی کی ہر دم تصویر دیکھتے ہیں
اپنے کو ہم نہ ہرگز دلیکیر دیکھتے ہیں
بخشش کی اپنی جس میں تدبیر دیکھتے ہیں
اپنے شکستہ دلی تعمیر دیکھتے ہیں
مشرکانِ مصطفیٰ کا جب تیر دیکھتے ہیں
جو الفتِ نبی میں تاثیر دیکھتے ہیں
جنت کو سب سلمان جاگیر دیکھتے ہیں
ابروئے مصطفیٰ کو شمشیر دیکھتے ہیں

سب سے فزون بنی کی توقیر دیکھتے ہیں
دل مومنوں کا یار و آئینہ سے صفا ہی
کرتے ہیں ذکرِ احمد اس واسطے کبھو بھی
کیونکر نہ ذکرِ احمد کرتے رہیں ہمیشہ
وصفِ نبی میں واللہ ای مومنو سدھم
ہوتے ہیں دل سے قربان ہم خواہیں یکایک
ہو دفعِ دردِ عصیان تاثیر ہی یہ کس میں
صدقے سے اس بنی کے الحمد للہ نبی
ہم قتل کفر کو اور دفعِ گنہ کی خاطر

صلی اللہ علیہ وسلم

امت میں پیدا ہو کر ہم اس بنی کی سنی
ایمان کی نعمتوں کی توقیر دیکھتے ہیں

یہ وہ بیانِ پاک ہی جس کا بیان نہیں
وہ راز کون ہی جو تپہ عیان نہیں
یہ وہ چمن ہی تازہ کہ جس کو خزان نہیں
تو مہربان نہیں تو خدا مہربان نہیں
تو ہی وہاں جہان کہ زمانِ مکان نہیں
خالی ہمیشہ ہی وہ مکان تو جہان نہیں
تیرا مکان وہاں ہی کہ جہاں مکان نہیں
مردہ وہ تن ہی صاف کہ جس تن میں جان نہیں
وہ کون ہی کہ جسپہ تو رحمت رسان نہیں
میرے وہاں زخم میں گویا زبان نہیں

قابلِ نبی کے وصف کے تیر سی زبان نہیں
کس دل کے یا نبی کہ تو تم راز دان نہیں
نزدت میں تیرے دین سا کوئی بولتا نہیں
گر مہربان ذرہ پہ انی عالی شان نہیں
جس جائے پر زمین نہیں آسمان نہیں
تیرا ظہور کون و مکان میں کہاں نہیں
اسکانشان تو ہی کہ جسکانشان نہیں
ہی جسم و تن میں اسی ابوالارواح تو ہی
تیرا وجود آیتِ رحمت ہی یا نبی
مرہم ہی تیرا رحم کروں شکر کیا ادا

کیسے ہایوں فال سخی ہوا شاہ دین
 ذرے سے آفتاب تلک بہرہ یاب ہین
 کلمے کی آبیاری سے ایمان ہی تازہ تر
 ارزان فروش جنس شفاعت جو ہو نیا
 ہووے نگاہ فیض تو پھر خوف کیا رہے
 نہ کر سنی فلک کو کہا میری فکر نے

دستِ کرم کو آپکے کیا استخوان نہیں
 بے فیض خاص آپ کا یہ استمان نہیں
 پھر ایسا پڑ بہار کوئی بوستان نہیں
 میزان پہ اپنا پلہ عصیان گران نہیں
 یہہ دل ہمارا اسی مہتابان کتان نہیں
 لایق بنی کے قصر کے یہہ نردبان نہیں

ای سنی اُس بنی کے جو پہنچے مقام تک
 جبریل کی رسانی وہم و جگم ن نہیں

۱۹

محمد کی جانب ہی راہِ غریبان
 کسی کا دو عالم میں ٹیکہ نہیں ہی
 گدایانِ درگاہ کو خوف کیا ہی
 گدا سے شہنشاہِ جن و ملک تک
 ترحم کی ہی جائے اسی رحم عالم
 قیامت کو پوچھے گا حق جب وسیلہ
 ندیکھا غریبوں کا حامی تو حق نے
 عنایت سے کر دیجئے مہرِ بخشش
 ترحم سے دوڑینگے محشر میں حضرت
 اٹھا دینا پلے کو دستِ کرم سے
 ہی چاہِ ذقن چاہِ کنعان پہ فخر
 کہان نور یوسف کہان نور احمد

وہی آستان ہی پناہِ غریبان
 درِ خاص ہی تکیہ گاہِ غریبان
 محمد ہوئے بادشاہِ غریبان
 ہوا اب پہ احسانِ شاہِ غریبان
 ذرا دیکھو حالِ تباہِ غریبان
 بھین پر رہیگی نگاہِ غریبان
 کیا آپ کو نیک خواہِ غریبان
 گنہ سے ہی فرد سیاہِ غریبان
 سینکے جو پردہ آہِ غریبان
 ٹلینگے جو فرد گناہِ غریبان
 وہ تھی چاہِ یوسف یہ چاہِ غریبان
 وہ تھا ماہِ کنعان یہ ماہِ غریبان

سعادتِ نورِ پگاہِ غریبان

کھلا نور احمد تو چمکایا سنی

ذرہ دیدہ دل سے تو کرے تیری آنکھ نہیں کہہ کیا نظر ہی نہیں
 ہی نبی کی تجلی کا سب میں اثر یہاں اور کسی کا اثر ہی نہیں
 جو خود میں ہماری ہی اہل صفا تو یہ ستر خدا نہیں اسکو ملا
 پہ یہ راز احد سے ہی اسکو خبر ہے اپنے خودی کی خبر ہی نہیں
 وہ رسول ہی منظر نور خدا وہ رسول ہی باعث ہر دوسرا
 وہ رسول کا دیکھو کہاں ہے گزر جہاں اور نبی کا گزر ہی نہیں
 وہ نبی کا ہی ایسی جگہ یہ مکان اترے ہوش میں وح ایک جہاں
 وہاں صاحب پر نے جلا دئے پڑ میر مرغِ خرد کو تو پڑ ہی نہیں
 یا محمد حالی نسب بخدا تیرے سر سے ہی ملک بقا کو بقا
 تیرا پاؤں جو ہے وہ ہی دین کا سروا تیرے تو دین کو سر ہی نہیں
 شبِ قدر یہ نہ لے سہا ہی تیری یہاں عقل تو ہو گئی حیران میری
 ہو دے ہر ایک شب کی اخیر سحر یہ وہ شب ہی کہ جسکو سحر ہی نہیں
 تیرے گال میں گل تراخ ہی من تیرے قد کو نہیں ہی وہ سب دن
 سہی سرو جہاں کو لگا ہی شکر کہیں سرو کو ایام شمر ہی نہیں
 کئے معجزے صد ہا نبی نے مگر کئی مردے جلائے میخانے پر
 تو نے جیا کیا ہی یہ شقی قمر ایام اعجاز شقی قمر ہی نہیں
 تو بشیرِ بشارتِ رحم خدا تو رحیم و کریم و شفیع بحب
 تو بشر وہ بشر ہی کہ خیر بشر تیرا ثانی جہاں میں بشر ہی نہیں
 تجھے حق نے کیا جو شفیع اُمم تو کسی بھی طرح سے نہیں ہیں غم
 تیرے رحم نے ایسا کیا بخاطر ہیں روزِ خطر کا خطر ہی نہیں
 میں ہوں تیرا گدا اسی شہِ دو جہاں درِ شاہو نہ میرا گزر ہی کہاں

مجھے درہی تو بس یک تیرا ہی در تیرے دگر سو مجھے درہی نہیں
میرا پشتیان تو ہی روز ازل مجھے فتح ہو کیون نہ کفر و غل
میرا پشت کی خاطر ہی تو ہی پسرت مجھے تیرے سو اکسر ہی نہیں
یہم خطر سے سنی تنگ ہوں بس ہی خدا سے سدا وہ سفر کی ہو
ہو سفر تو مدینے کا ہو دے سفر بعد حج کے پھر ایسا سفر ہی نہیں

در مدح اصحاب کبار رضی اللہ عنہم

تمامی صحابہؓ میں بہترین چاروں
علیؓ شاہ مردان یہم اکبر ہیں چاروں
یہم چاروں صفت میں برابر ہیں چاروں
یہم چاروں کے واللہ سرور ہیں چاروں
بنے گل صفت یہم اسر ہیں چاروں
عناصر یہم اس جسم اندر ہیں چاروں
محالات میں دیکھو ہم ہیں چاروں
یہم اس تخت کے پائے اظہر ہیں چاروں
یہم حکم چاروں کے معتمد ہیں چاروں
تو یہم چاروں آئینہ انور ہیں چاروں
جلو میں بنی کے یہم اکثر ہیں چاروں
برابر پس از ایک دیگر ہیں چاروں
یہم تیغ نبوت کے جو ہر ہیں چاروں
سمائے سعادت کے تیر ہیں چاروں

جو خلفائے حضرت پیر ہیں چاروں
ابابکر حضرت عمرؓ اور عثمانؓ
سگات و قرابت رفاقت صحابت
صداقت عدالت حمیت شجاعت
طراوت کوئی رنگ و بو کوئی نہ ہست
جہان جسم ہی روح اسکی محمدؐ
ہیں ہم جسم و ہم روح و ہم جنس ہم ل
بنی تخت لولاک کے بادشہ ہیں
بنی شاہ دین شامیانہ مقرر
بنی مرد میدان دین و یقین ہیں
ظفر کوئی نصرت کوئی فتح و ہیبت
امامت بہ تدریج کی ہی انھوں نے
کوئی دم کوئی آب و برش جلا ہی
عطارد قمر زہرہ و مشتری سے

ستارہ کو فی مہر و مہ شمع کو ٹی
شرعیٰ طریقت حقیقت تصوف
بکفر و بطلان بشرک و ضلالت
امامت خلافت ریاست نیابت
بحکم و بروح و بحسن و بدیل بس

حقیقت جو دیکھو منور ہیں چارون
ہیں رہ چار راہ صفا پر ہیں چارون
نبی کے صحابہ منطفہ ہیں چارون
یہم چارون کے وہ چار افسر ہیں چارون
بلاشبہ بیشک مظہر ہیں چارون

قدر منزلت فضل و رتبہ میں سنی
اکہ یہم ایک سے ایک بڑھ کر ہیں چارون

مجمع الفضل جامع القرآن
خاص داماد احمد مختار
مور و رحم و مصدر صلوة
جانشین محمد عربی
شاہ عالی خطاب ذالنورین
رونق دین خلیفہ سیوم

صاحب ورع و اصف الفرقان
زیب حلم و حکیم و الایمان
منزل فضل ایزد سبحان
مفتدائے جہان امام زمان
معدن لطف و فضل الاحسان
صاحب شرع و صاحب عرفان

شرف نئی سرور کو نین

ابن عفان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

صاحب ورع با حیا عثمان
رہنمائے جماعت گمراہ
گمراہوں کو دکھائی راہ دین
ہی وصی و خلیفہ صادق
زیب بخش توکل و تسلیم
قاتل کفر حائے اسلام
صاحب شرع و صاحب عرفان

شارع شرع مصطفیٰ عثمان
رونق بزم اہست عثمان
ہادی دین شہدائے عثمان
نائب دوست خدا عثمان
مردم دیدہ رضا عثمان
دافع فتنہ و بلا عثمان
صاحب زہد و اتقا عثمان

مصدر تحفہ صلوة و سلام
شش اوج ہدایت و اسلام

منزل رحمت خدا عثمان
شاہ کو نین رستم عثمان

ردیف

تھا یقین صدق دل سے اسی سنی
خاص احمد کا آشنا عثمان

من ارعہ واو

ہوئی زینت سر یا جب رسول خاص سجان کو
بتائی نیک ہر کھو تصورست ذرہ دیکھو
خدا نے اس نبی کے واسطے پیدا کیا سب کچھ
خدا نے ختم کر ڈالا بذات سید عالم
ہماری کیا بڑی قیمت وسیلہ ہو گیا احمد
وسیلہ بس ہی محشر میں ہمیں حامی محشر کا
ندی رہ یا محمد اپنی امت میں کھو تھنے
حدیثوں نے تمھاری سب اٹھایا یا رسول اللہ
تمھارے نور نے روشن کیا اسی نور ذات حق
تمھاری سرخی لب کی تجلی سے ہوئی رونق
ہوئی تابندگی سلکِ دُرِ پاکیرہ دندان سے
طراوت ہو گئی ہی آپ کے رخسارِ رنگین سے
نگاہِ فیض سے حضرت نے کیسی پرورش کی ہی
شبِ فرقت میں کیتک ضبط رکھوں یا رسول اللہ
چھپاؤں کیا میں تم سے اسی طیبہ و دو لباب
جزن کے پنجہ و خشتے سے یک جاک کر ڈالا
سبب سوز ہجرانِ جلا یا ہی یہ کس کس کو

عبادت کو اطاعت کو صفائی میں کو ایمان کو
عنایت کو کرم کو فضل کو حضرت کے احسان کو
ملا لیک کو زمین کو آسمان کو جن کو انسان کو
رسالت کو نبوت کو نزولِ وحی قرآن کو
شفاعت کو جماعت کو کرم کو حفظِ ایمان کو
رفاقت کو حفاظت کو پنہ کو امنِ آمان کو
بدی کو کذب کو بدعت کو شر کو کفر و بطلان کو
ضلالت کو بطالت کو رہِ عصیان کو طغیان کو
ستار و نکو قمر کو شمع کو مہرِ درخشان کو
شفق کو لعل کو یاقوت کو لالہ کو مرجان کو
شریا کو دُرِ پیر آب کو الماسِ سخشان کو
چمن کو گل کو غنچوں کو رخِ فصلِ بہار ان کو
غریبوں کو یتیموں کو مساکینوں کو جہان کو
زبان کو اشک کو حسرت کو دل کو آہ سوزان کو
تپِ فرقت کو بے تابی کو اپنے داغِ ہجران کو
قبا کو استین کو بزرگوں کو دامن کو گریبان کو
زبان کو استخوان کو جسم کو ہستی کے سامان کو

ابھی قربان ہوا اللہ اکبر دل اگر دیکھے
نہ غالب کیجئے چھپر کسی دم یا رسول اللہ
صفائی دیجئے اللہ طفیل آل پاک خود
دعا کرتا ہی یہ سنی قبولو یا رسول حق

بلکہ کو چشم کو ابرو کے خم کو تیر شرگان کو
ہوس کو حرص کو بطلان کو اور نفس پریشان کو
بصارت کو جگر کو جسم کو اور قلب کو جان کو
تم اب حسرت کو اور مسلم کو اور خفی خدا کو

کرم سے یا رسول اللہ اس سنی کو پہنچا دو
مقاصد کو مطالب کو مراد جان حرمان کو

صلی اللہ علیہ وسلم

ذاتِ نبیؐ پہنچئے صبح کو دو ب شام دو دو
دونوں طرف تھے خوشنما کا کل مشک نام دو
یا شب قدر ایک تھی دوسری شب برت تھی
قاتل کفر ایک ہی دافع شرک دویمی
زندگی پاٹے کیون نہ دین جنکی نظر تے ابد
پہلی مہم مغفرت رتبہ عدن دو سری
ایک رؤف نام ہی نام دگر رحیم ہی
پیدا نہوتے آپ گر پیدا نہوتے دو جہان
باعث شفاعت ایک ہی دویمی بام رحم ہی
ایک مقام کعبہ ہی دویمی جانے عرش ہی
عرض میری ہی آپ سے جبکہ طیش میں آؤنگا
دنیا و عاقبت میری ہو بخیر یا نبیؐ

کر کے وضو دو دو سر کو جھکا سلام دو
بہر شکار دین تھے کھولے نبیؐ نے دام دو
صبح دو عید گال دو اور سعید شام دو
خنجر ابرو آپ کے کرتے ہین دو نو کام دو
آب حیات سے ہین پُر چشم نبیؐ کے جام دو
فتح یہ کین ہین یا نبیؐ تنے باہتمام دو
ناموں سے اپنے آپ کو بخشے خدا نام دو
آپ کے پہر وجود سے پاہین اہتمام دو
بخشش عاصیان لئے تمنے چڑھے یہ نام دو
جنگو خدا کے گھر کہین آپ کے ہین مقام دو
اسرا جھکو حشر میں اسی شہر ذوالکرام دو
دش ہین نہ بیش ہین میری حاجتین ہین نام دو

سنی کی عرض ہی یہی انکو قبولو یا نبیؐ
میرے دو نور چشم ہین آپ کے ہین غلام دو

بنو نبیؐ دل کو روشن بنا دو

ذرہ پردہ آنکھوں کی اپنی اٹھا دو

محبت یہم دنیا کی دل سے بھلا دو
 پیہم کا گر مخبر کوئی آوے
 اگر ہو نہ یاد جناب محمد
 اگر گرجی مصیبت دلو ہووے
 مدینے کی جانب بہر وقت سنی
 بفضل و کرامات نور خدا تم
 یہم آسب دنیا سے تانچ رہو نہیں
 جب آوے میری موت یا مصطفیٰ تب
 خدا کے لئے یا رسول خدا تم
 میں مشتاق دیدار ہوں یا محمد
 جب آؤنگا آوارہ ہو کر بہ محشر
 کرو انکو مقبول از بہر عزت
 بعلم و بزرگی رہیں دے سلامت
 جو ہوں آپ اسوار روز قیامت
 رہے باگ گھوڑ کی کاندھے پر اک
 رہا ایک میں تو عنایت سے اپنی

دل اپنا محمد سے لوگو لگا دو
 اسے مومنو تم نہ ہرگز جگہ دو
 تو اس دل کو تم بے تامل بھلا دو
 اسے باغِ یاد نبی کی ہوا دو
 یہم کہتا ہوا اٹھاپنے اٹھا دو
 مرے دلو لٹو روشن بنا دو
 مجھے یا نبی اپنے دل سے دعا دو
 بفضل خدا تم با یمن اٹھا دو
 کرم کر کے دوزخ سے مجھ کو بچا دو
 خدا کے لئے اپنی صورت دکھا دو
 مجھے اپنے قدموں کے نزدیک جا دو
 میں رکھتا ہوں فرزند یا مصطفیٰ دو
 اور ایمان کی نعمت بفضل و عطا دو
 وہ ہر یک کو ایک ایک خدمت بتا دو
 وہ دیگر کے کاندھے پر تم غاشیہ دو
 مجھے اپنی نعلین پاؤں سے صلا دو

مراد دل سستی تم سے یہی ہی

صلی اللہ علیہ وسلم

کرم کر کے تم یا رسول خدا دو

حشمت سے ذرہ رو غریبان دیکھو
 آہ و فریاد سے پر کوئے غریبان دیکھو
 بیچ کھاتا ہی ہر اک سوئے غریبان دیکھو

یا نبی صل علی سوئے غریبان دیکھو
 آپ کے ہجر میں ایک سوز جگر سے آقا
 یا وہین کا کل مشکین مبارک کے بہم

اپنی رحمت کی طرف دیکھئے اسی رحم خدا
 گری مصیبت ایسی ہی جگر جلتا ہی
 گو ہر اشک تصدق کے لئے گرتے ہیں
 نہ ہر اشک آنکھوں سے جاری ہی ہوتی حضرت
 قصرا علی کے تلامذہ اپنے رحیم عالم
 پشت خم ہو گئی رو رو نہ ملا صید وصال
 بار عصیان سے گراں ہونے نہ پائے تپہ
 زور بازو کو عطا ہو کہ مقابل ہی عنید
 مرعزارِ قدس یا دچرندہ ہی دل

ہیں گنہگار نہ یہ خوئے غریبان دیکھو
 دیکھو آقا رخ پر خوئے غریبان دیکھو
 چشم الطاف سے لو لوئے غریبان دیکھو
 آنکھ کھولو یہ ذرا جوئے غریبان دیکھو
 خلد میں منزل و مشکوئے غریبان دیکھو
 رو برو آ کے یہ قابوئے غریبان دیکھو
 روزِ محشر میں ترا زوئے غریبان دیکھو
 ناتوان ہو گیا بازوئے غریبان دیکھو
 کہین بھگے نہ یہ آہوئے غریبان دیکھو

عرض اس سنی نام کام کی ہی یہ آقا
 نظر فیض کرو روئے غریبان دیکھو

کہو تم بحسن مقالہ صلوا علیہ وسلمو
 گیا عرش پر یہ کمال یہ کمال کس کو نصیب
 شب تار کفر کی رد ہوئی وہ نبی کا ایسا جلال
 دیکھو عاصیوں کا شفیع ہی یہ ایک کو فتحی
 وہ نبی پہ حق کا درود ہو اور کسی آل بزرگ
 یہ نبی کا رتبہ کمال ہی گیا لامکان پہ وجود
 وہ نبی یہاں بھی شفیع ہی تو شیعہ خیر بھی ہوگا
 ذرہ چشم غور سے دیکھئے وہ نبی کا رحم بھی یہی

بحیب جل جلالہ صلوا علیہ وسلمو
 بلغ العلیٰ بکمالہ صلوا علیہ وسلمو
 کشف الدجی بحیالہ صلوا علیہ وسلمو
 حنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وسلمو
 صلوا علیہ وآلہ صلوا علیہ وسلمو
 بکمال جاہ و جلالہ صلوا علیہ وسلمو
 ثواب حال و مالہ صلوا علیہ وسلمو
 علی کل عم نوالہ صلوا علیہ وسلمو

یہ کہے ہی سنی زبان بنی اپنا حامی ہی
 بکمال فضل و نوالہ صلوا علیہ وسلمو

یا بنیٰ رُوئے سعادت رُوئے تو
طاقت دین قوتِ بازوئے تو
چون نہ گرد و مرجع ہر خاص عام
صورتِ رحمان انسان گفت حق
صورتِ رحمان توئی اسی نیک رُو
سجدہ ملکوت آدم را نشد
از گل و صفت تو انانی جان
فخر می جویند بر خیل ملک
یا بنیٰ صید شفاعت از ازل
عاشقہ بردارت اسرافیل شد

رویتِ ماہِ دو عید ابروئے تو
کفر عاجز شد تیرا لوث تو
مہبط روح الامین مشکوئے تو
دائم این شانِ رخ نیکوئے تو
رُوئے خلق از صورت دلجوئے تو
فی الحقیقت بود سجدہ سوئے تو
شد غذائے روح عالم بوئے تو
یا محمد ساکنانِ کوئے تو
ہست اندر چہ قابوئے تو
شد برقی برقی و شش یا بوئے تو

ہست سخی در دمنہ مصیبت

کے شفا یا بد بخرداروئے تو

یا بنیٰ دلنمیں شرح رُوئے تو
چون نازم سجدہ طاعت ادا
دیدہ مرآت کثرت بالیقین
چون دہم از قصر الالایش نشان
فرق اندر موج صبح مغفرت
بلبل گلزار تو شد جانِ ما
جسم تو روح جسم آدمہ
اسی کریم الخلق چون خوئے کرم
من سمید انم کہ این انسان چہ

سورہ واللیل شد کیوئے تو
شد رواقِ کعبہ ام ابروئے تو
شد خیال اندر نظر بر روئے تو
لا مکان شد یا بنیٰ مشکوئے تو
لیلۃ القدر است در ہر موئے تو
چون معطر شد دماغ از بوئے تو
زان مگس ہر چند نامد سوئے تو
خوئے بختا نیدگی شد خوئے تو
سایہ پاک تن نیکوئے تو

آب می جوید ز آب جوئے تو

ای ہستی عوض کو شراز ازل

یا بنی معراج تو شد سوئے حق
آمدہ معراج سنی سوئے تو

بنیٰ جکا محمدؐ اور مرشد غوثِ اعظم ہو
کہ جسکی ذات سے زندہ بنی کا دین محکم ہو
کہ جس سے دزد کو اک تختِ قطبیت مسلم ہو
قدم پھرا سکا دوشِ اولیا پر کیون قائم ہو
نوا سا اس پیمبر کا نہ کیون سردارِ عالم ہو
محی الدین سا بھی پھر نہ ویونینِ معظم ہو
یقین جانو نجات اس شخص کی سب مقدم ہو
اُسے شاہی ہی جسکے سر پہ غوثِ اعظم ہو
اگر وہ چاہیں اس دم و فقر کو نین برہم ہو
یہ دنیا تازی ہو جائے نی خلقِ بیدم ہو
اُسے پھر نعمتِ عقیقی بہر صورت نہ کچھ کم ہو
چلا جاو جہنم کو یقین شیطان سے باہم ہو
یقین ہی اسی سلا نو مقام اسکا جہنم ہو

کہو اسی مومنو اس شخص کو محشر کا کیا غم ہو
مسیحا جکا قایل ہی یہ کیسی ہی مسیحا ہی
سخی ایسا بھی نکھا ہی کہین تمنے مسلمانو
قدم احمد کا جسے دوش پر اپنے اٹھایا ہی
خدا نے جس بنی کو باعثِ کائن کیا ہو دے
خدا و احد محمدؐ مرسلو نین دیکھو برحق ہی
کیکو غوث کے قدموں کی گر کچھ خاک بلجائے
کہو وہ کیا کرے نفل ہا کو لے کے اسی لوگو
نوا سا ہی بنی کا مالکِ لوح و قلم ہی وہ
قضا پلٹے قدر ٹھہرے جو وہ چاہے حکم
جناب غوث کا کوئی اگر ہمان ہو جاوے
جو ہنس کر ایسے مرشد کا ہو رہبر اسکا شیطا ہو
جناب غوث کی ادنیٰ کرامت کا جو منکر ہی

قدس سرہ البزیز

دعا یہ دم بدم سنی کرے ہی یا محی الدین
کہ جتنک دم رہے دم میں تنہا رادم ہر اکدم ہو

ردیف دئے ہو ز

سر لوح کلام اللہ پر ہی مدبسم اللہ
تو دیکھا اسم آخضرت باہم اعظم اللہ

عیانِ پیشانی اقدس پہ ابرو رسول اللہ
جناب حضرت آدمؑ نے کھولی آنکھ جب اپنی

ازل سے تا ابد حامیِ خیر اسی مسلمانوں
خدا کے بعد ایسا مرتبہ اعلیٰ ہوا کس کا
توئی اسی رحمتِ آیات و نورِ خاصِ سبحانی
تعجب ہی مجھے اُمّی لقب تیرا ہوا کیونکر
مکانِ لامکان تک تیری امت کی برائی ہی
زمین سے لامکان تک تیری سرحد لگ گئی
شفاعت سے حمایت سے رفاقت سے غایت سے
بنائی صورتِ مقصودِ عالم تیری صورت سے
محمد آپ کے کلمے سے دو باتیں ملین مجھ کو
کیا اللہ اکبر نے امام المرسلین کجھتہ کو
امام المرسلین اسجا فرشتوں کے امام اسجا

محمدؐ سنا تھا کوئی نہ ہو گا پھر کجھو اللہ
جو رتبہ آپ کا ہی یا رسول اللہ عند اللہ
سر تو سمجھو قرآنِ معظم دل چوبیت اللہ
ہی تو صاحبِ لوح و قلم وحی کلام اللہ
عظیم الشان تو ایسا نزدیک تعالیٰ اللہ
احدین اور تحفہ بین حدیث ایک میم کا واللہ
مدد کی یا محمدؐ اپنی اُمت کی خیر اک اللہ
یہہ صورت نیک سے شاید ہی تھا مقصد اللہ
کیا ہوں لا الہ سے نفی اور ثابت یہ الا اللہ
صلوۃ اللہ سلام اللہ علیک یا حبیب اللہ
ہوئے تم یا رسول اللہ صلوۃ اللہ ولی اللہ

عسیدانِ شفیعی اسلام کے حایل ہو میں اب
مدد اس زمرہ سنی کی کر نافی سبیل اللہ

سنا ہوں بیکسوں کے مہربان ہو یا رسول اللہ
نہیں حاجت سناوین یا لکھیں کچھ حال دنیا
ہمیں مامویٰ و ملجاؤ وسیلہ کا ہیکو دیگر
نہ سمجھو دورِ حجبہ کو اپنے اقدامِ معلیٰ سے
یہہ قربت آپ کی پیغمبرِ زمین کس نے حاصل کی
میری طاقت ہی کیا امکان کروں کچھ و صفہ
شفاعت عاصیوں کی سونپی اللہ نے تم کو
نشان و کس نشانی سے بتاؤں کتنے میں

یہہ میری بیکسی میں تم کہاں ہو یا رسول اللہ
ہمارے راز کے تم راز دان ہو یا رسول اللہ
کہ تم تو خود پناہ بیکسان ہو یا رسول اللہ
وہاں موجود ہو نہیں تم جہاں ہو یا رسول اللہ
خدا ججائے یہی آپ وہاں ہو یا رسول اللہ
صفت سے وصف میں تم لایان ہو یا رسول اللہ
شفیع المذنبین تم یگان ہو یا رسول اللہ
خدا بے نشان کے تم نشان ہو یا رسول اللہ

نہ بیٹھی جسم پر مکھی نہ قدر پاک کا سا یہ
اگر چہ عالم باطن میں تم ہم پر عیان ہی ہو
تجھیں زندگی اس عالم ہستی نے پائی ہے
میری حاجت خدا سے کہے دلوادو دعو عالم میں

کہو تو نور ہو تم یا کہ جان ہو یا رسول اللہ
بجلا ظاہر میں کیوں ہم سے نہاں ہو یا رسول اللہ
غرض تم جانِ جسم و جہان ہو یا رسول اللہ
کہ تم تو والی کون و مکان ہو یا رسول اللہ

و عاہی سنی ناکام کی ہر وقت ہر یکدم
تھارے وصف میں مطلق زبان ہو یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

اب فکر کا ہیکو کروں سر کو لگا کے ہاتھ
تقل در شفاعتِ عظمیٰ کی اب کلید
خواہند گان نقد شفاعت کو حشر میں
بہر عطاے نقد شفاعت برو ز حشر
تم آشنائے بحرِ ثنائے نبی ۳۵ رہو
کیونکر نہوں حصول مرادین مری تمام
دوزخ سے ایک جہان کو نکالے گا وہ نبی
حکم نبی پہ ہونو ثابت قدم رہو گا
جنت میں جاتے وقت دو جانب ہینگے تب
محشر میں نفسی نفسی کہینگے نبی تمام
در گاہ حق میں عجز سے سر کو جھکا کے اب
یارب تو اپنے فضل و کرامت سے لطف سے
سب کی نجات ہو وگی اپنے رسول کے

بخشش تو لگ چکی ہے میری مصطفیٰ کے ہاتھ
دی ہی خدا نے شافع روزِ جزا کے ہاتھ
ہونگے میرا شہ فیض و سخا کے ہاتھ
بے استخوان رہینگے شہ و سرا کے ہاتھ
اسی مومنو ہی کشتی دنیا فنا کے ہاتھ
سب کار میں نے سوئے رسول خدا کے ہاتھ
جو وقت ڈال دیو گناہ فضل و عطا کے ہاتھ
پاؤ گے ایسا مرتبہ کارِ بجا کے ہاتھ
اس سمت کو خدا کے اودھر مصطفیٰ کے ہاتھ
امت چھوڑانی ہوگی شہ انبیا کے ہاتھ
یہاں التجا میں کرتا ہوں اپنے اٹھا کے ہاتھ
محشر میں کرنا مجھ کو نبی مصطفیٰ کے ہاتھ
اٹھینگے عاصیوں کے لئے جب عا کے ہاتھ

صلی اللہ علیہ وسلم

سنی کی یہ دعا ہی قیامت میں یا نبی
رکھ دیجے اس کے سر پہ تم اپنا بلا کے ہاتھ

فردوس پہ فاجر ہی بیا بانِ مدینہ
 دجیمین بڑی عرش سے ہی شانِ مدینہ
 جنت سے بھی تازہ ہی گلستانِ مدینہ
 کوئین پہ فاجر نہو ک طرح سے شرب
 ہی افضل و اقدس بہ یقین ہر دو جہان میں
 ہر چند نہو دے گی اُسے گور کی تنگی
 ہو گلشنِ ایمان کو تر و تازگی اُسکے
 آسیبِ قیامت نہو گر قبر کا میری
 ہی مرہم کا فور میرے زخمِ گنہ پر
 صدقے سے محمد کے یہم کیا غیب کی لولہ
 ایمان بھی ہی جنت بھی ہی اور مغفرتِ حشر
 جنت کی تمنا نہیں رکھتا ہونہیں ہر چند

طلوہی کے مقابل ہین درختانِ مدینہ
 رتبہ میں فرشتہ ہی ہر انسانِ مدینہ
 رضوان پہ کرے طعن ہی دربانِ مدینہ
 سلطان و دو عالم کا ہی سلطانِ مدینہ
 سب جن و ملائک ہین ثنا خوانِ مدینہ
 کی جس نے نظر و سعت میدانِ مدینہ
 جس شخص نے دیکھے گل وریحانِ مدینہ
 تعویذ بنے سنگِ بیا بانِ مدینہ
 وہ آہکِ درگاہِ پُر از شانِ مدینہ
 پر نعمتِ عقبی سے ہی لُو خوانِ مدینہ
 لوجا کے یہم ب نعمتِ الوانِ مدینہ
 بس ہی یہم مجھے دضہ سلطانِ مدینہ

کب مجھے بیانِ رتبہ شرب کا ہو سنی
 خود خالقِ یزدان ہی قدر دانِ مدینہ

یا ربی بہر شاہِ مدینہ
 دے یہم تو فیتق مجھ کو الہی
 فضل سے ایک جرعه پلا دے
 لطف سے اپنے مجھ کو تبا دے
 کیون نہ زائر کا ہو رتبہ اعلیٰ
 بارِ جنت نہیں چاہتا ہوں
 مجھ کو کاہکِ پورِ یحانِ جنت

ہو میں سر پہ شاہِ مدینہ
 جھاڑوں پلکھون سے راہِ مدینہ
 مجھ کو تو آبِ چاہِ مدینہ
 وہ رخِ بادشاہِ مدینہ
 عرش پر ہی کلاہِ مدینہ
 دے تبا بارگاہِ مدینہ
 کر میں گیارہ مدینہ

کر عطا میرے آہوئے دل کو
میرے دلوں تجلی دے یا رب
مال و دولت نہیں چاہتا ہوں
چاہتا ہوں یہی جھپہ ہر دم
جانتا ہوں نہیں تحقیق یا رب
یا ربی باطنیل محسوس
دل سے جاوے سیاہی گنہ کی
مشک بھر دے تو دلمین بتا کر
دلمین ہی نور شوقِ محسوس
شہر مکے کے غیر از جہانین
دے تو اسکے سفر کی ہدایت

سکائی میرے دل

یا الہی تو گاہِ مدینہ
بہر انوارِ ماہِ مدینہ
دل سے ہوں فیض خواہِ مدینہ
ہو کر مے نگاہِ مدینہ
راہِ بخشش ہی راہِ مدینہ
کر عطا خوابِ گاہِ مدینہ
دیکھوں گرین چگاہِ مدینہ
مجھ کو شامِ سیاہِ مدینہ
دے تا جلوہ گاہِ مدینہ
ہی کہاں اشتباہِ مدینہ
تا کروں سربراہِ مدینہ

کیا تیرے سے صفت ہووے سنی
جانے اللہ ہی جاہِ مدینہ

چراغِ نبرم ہدایت ہوئے رسول اللہ
امامِ مسجد کثرت ہوئے رسول اللہ
خفی تھا پردہ وحدت میں نور کثرت کا
ہمیں ہی حشر کا غم ہم کو اسی مسلمانوں
یہ کہ کیا فضل خدا کا ہوا ہمارے لئے
تجلی آگے کہاں تھی یہم ہر دو عالم کی
ہوئی زمین سے فلک تک بحسبِ اسلام
تمام گنجِ شفاعت ہی عام امت پر

ہمارے واسطے رحمت ہوئے رسول اللہ
خطیبِ خطبہ وحدت ہوئے رسول اللہ
ظہورِ جلوہ قدرت ہوئے رسول اللہ
شیعہ روزِ قیامت ہوئے رسول اللہ
مدارِ فضل و عنایت ہوئے رسول اللہ
سوادِ دیدہ خلقت ہوئے رسول اللہ
ضیائے نور رسالت ہوئے رسول اللہ
کریم و شاہِ سخاوت ہوئے رسول اللہ

حاصلِ مدینہ

ایں درگہ عزت ہوئے رسول اللہ
شفیق و راجح امت ہوئے رسول اللہ
بہارِ روضہ جنت ہوئے رسول اللہ
بنائے قصر شریعت ہوئے رسول اللہ

یہ قدر و عزت و حرمت یہہ رتبہ عالی
کریم و شفیق و اشفق ظہیر و بندہ نواز
کہاں تھا روضہ رضوان کا نام عالم میں
خدا کی اہتائی تمام عالم کو

صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں سنی رولق و زیبِ طرقت عرفان
رموزِ دانِ حقیقت ہوئے رسول اللہ

خدا نے عرش پر لکھا رسول اللہ کا کلمہ
پہ سب کلموں سے ہی اعلیٰ رسول اللہ کا کلمہ
قلم نے لوح پر لکھا رسول اللہ کا کلمہ
تو فردِ معصیت دہوگا رسول اللہ کا کلمہ
بڑے الطاف سے وہ کیا رسول اللہ کا کلمہ
مگر پوچھینگے یہ کو رسول اللہ کا کلمہ
خدا کے گھر کا ہی تحفہ رسول اللہ کا کلمہ
پہ دیگا دین اور دنیا رسول اللہ کا کلمہ
مگر حقیق نہیں پڑھتا رسول اللہ کا کلمہ
غزیرہ ہی عجب نکتہ رسول اللہ کا کلمہ
عجب ہی نعمتِ عظمیٰ رسول اللہ کا کلمہ
اگر گچا چشم دل بنا رسول اللہ کا کلمہ

رکھے ہی مرتبہ یا رسول اللہ کا کلمہ
اگر چہ سارے نبیوں کے ہیں کلمے افضل و بہتر
دستانِ ملائکہ میں سکھانے حکم خالق سے
پڑھو گے اسی مسلمانو اگر تم حنِ نیت سے
غیاث ہو کر خدا نے تحفہ ایک بھیجا
ملائکہ کچھ نہ پوچھینگے لیٰ میں اسی مسلمانو
نہ ضایع تم کرو اسکو کسی دم اسی مسلمانو
جہان کے اور کلموں سے نہوگا تمکو کچھ حاصل
نہار و رات ہی عبادت سے مسلمان کچھ نہیں ہوتا
ذرا تم غور سے دیکھو بنا اسلام کی یہہ ہی
بتاویگا خدا اور مصطفیٰ کے فضل کی لذت
جو کوئی کورِ باطن ہی پڑے اسکو کچھ نہ

صلی اللہ علیہ وسلم

بوقتِ مرگ یہہ سنی نہ چاہے مجھے کچھ یارب
مگر یہو تعلقہ دل کا رسول اللہ کا کلمہ

میں چشمِ نبی نور ہی میں شمع وہ جلوہ

میں جسمِ نبی روح ہی میں طور وہ شعلہ

میں دُر ہون نبی آب ہین میں تیغ وہ جو ہر
میں مس ہون نبی ز رہن میں ہون خاک وہ اکیر
میں گل ہون نبی بوہن میں معزم وہ ہین ہست
میں چہرہ نبی حسن ہین میں شب ہون ہین ما
میں ل ہون نبی یاد ہی میں رحل وہ قرآن
میں نخس نبی سعد میں ہون ضعف وہ طاقت
میں عام نبی خاص میں اسفل ہون وہ فضل
میں درد وہ شافی ہی میں نسخہ ہون تاثیر
میں نخ نبی رحم ہی میں درد وہ رحمت
میں تن ہون نبی سر ہی وہ اعلیٰ ہی میں ادا
میں ہر نبی نقش ہی میں حرف وہ معنی

میں سبب وہ نسان ہین وہ دریا ہین میں قطرہ
میں سنگ وہ لعل وہ خورشید میں ذرہ
میں تشنہ وہ دریا ہین میں بجان وہ مسیحا
میں گل ہون وہ چہ رنگ میں ہون نشت و رہا
میں تخت ہون وہ فوق ہی میں پست و بالا
میں بد ہون وہ نیک میں مردہ وہ مسیحا
وہ شمع میں پروانہ وہ ہی شاہ میں بڑہ
میں زخم وہ مرہم ہی میں کابل وہ مداوا
میں دیدہ وہ ابصار میں ہون کوہ و دنیا
میں تخت وہ بالا ہی میں ادنیٰ ہون اعلیٰ
میں تخت وہ ہی شاہ میں نبہ ہو وہ آقا

میں کون نبی کون ہین میں کیا ہون وہ ہین کیا
میں سننی نبی شرع میں سننی ہون وہ ادا

دین کے دنیا کے سردار ہو سب جان اللہ
آپ توشافی ہمیں رہو سب جان اللہ
کیونکہ تم قاتل کفار ہو سب جان اللہ
قبر میں تم ہمارے دگار ہو سب جان اللہ
تم شفاعت کے توحخت رہو سب جان اللہ
دین و اسلام کے سالار ہو سب جان اللہ
کیونکہ تم واقف اسرار ہو سب جان اللہ
خدا کے رونق گلزار ہو سب جان اللہ

یا نبی تم شہ اسرار ہو سب جان اللہ
ورد عصیان سے ہون بیمار مگر ڈر کیا ہی
دین بڑھے کفر گھٹے کیون نہ محمد تم سے
گزر آتش سے ڈراوینگے ملائک جدم
یا رسول اللہ ہوا اگر میں گنہگار تو کب
شرق سے غرب ملک دین ہی تمہارا روشن
راز خالق سے ہین کیجئے واقف شد
کیون نہ ہو گلشن ایمان کو تیر ہست تم سے

کفر سے اپنے ہم سب کو بچا یا شاہ
نور ایمان سے طفیل آپ کے روشن ہوں
وعدہ بخشش کا کیا ہو نہایت ہی امید
برگزیدہ ہوں و عالم میں خدا کے مقبول

اپنی امت کے خبردار ہو سبحان اللہ
دین کے ماہ پر انوار ہو سبحان اللہ
کیونکہ تم صادق الاقرار ہو سبحان اللہ
مصطفیٰ شیک و تکرار ہو سبحان اللہ

روشنی دین کی دل سنی کو بخشی تم نے
نور خالق شہ ابرار ہو سبحان اللہ

بخشش نبی کی عظیم ہی سبحان عم نوالہ
مخطی ہیں ہم وہ کریم ہی عاصی ہیں ہم عظیم
احسان کی کالسی ہاں رہتا نہیں بخراک ہاں
کیا بولوں خوشے محمد سی ایسا شفیع نہ بھی
صحرا میں اسکی ہتی ہواستی میں بھی وہی دنیا
فرحت میں ہم ہیں تو پاس سے آفت ہم ہیں تو پاس
سب چھوڑ ہم یہ عیش میں ہرگز نہ آیا وہ شین
تھا ایک فرشتہ جو پر جلا رحمت جو کی ہو عطا
ہو ہیں ہم سے بہت گنتہ شیر بھی می ہی ہیں نہ
پڑ مروہ دل نہو تم کھو باغ جہانین ہر ایک
دڑتے ہو کیوں کہو مومنو امید فضل تم رکھو
ہم کو شفاعت دیگران یار و وفا وہ کرے کہاں

اپنا رسول کریم ہی سبحان عم نوالہ
بیمار ہم وہ حکیم ہی سبحان عم نوالہ
اسکا کرم تو قدیم ہی سبحان عم نوالہ
امت پر اپنی رحیم ہی سبحان عم نوالہ
بستان میں اسکی نسیم ہی سبحان عم نوالہ
ہر حال میں وہ ندیم ہی سبحان عم نوالہ
کہا اسکو طبع سلیم ہی سبحان عم نوالہ
احمد کا رحم عظیم ہی سبحان عم نوالہ
ہم عاصی ہیں وہ حلیم ہی سبحان عم نوالہ
بہتی نبی کی شمیم ہی سبحان عم نوالہ
رحمت نبی کی عظیم ہی سبحان عم نوالہ
اپنا شفیع قدیم ہی سبحان عم نوالہ

اسی سخی جھکو ہی خوف کیا رکھ فضل حق نظر سدا
سر پر رسول کریم ہی سبحان عم نوالہ

محفوظ رکھو با سے یاد افع البلاء یہ

انصاف مصطفیٰ سے یاد افع البلاء یہ

تو کر کے فیضِ اعظم اپنے کرم سے ہر دم
 دور کرو باکے مارے یکبار ہو بچارے
 اب کر کے کچھ عنایت محفوظ رکھ بغزت
 کیسی بلا ہی نازل گھبراہی ابل
 دل مومنوں کا خوش ہو آوے بلا تو اسکو
 دل مومنوں کا خوش ہو مومن رکھ تو سبکو
 عالم پہ کر کے رحمت کر تو بڑی حفاظت
 کیسی بلا ہی آئی دے اسے تورہائی
 کچھ اس بلا میں چارہ چلتا نہیں ہمارا
 ہو اس بلا میں پر غم کہتے ہیں بکہ ہر دم
 آئی بلا ہی ہم پر یکبارگی تو رد کر
 ہر وقت یہ جماعت ہو کہ بصد حفاظت
 کہ فضل ایسا تو اب ہو دفع یہ بلا سب
 ان سارے دلوں کو اور سب جوابوں کو
 سب مومنوں کو رکھ لے صدقے سے مضبوطی کے

رکھ امن میں بلا سے یا دافع البلاء
 بیٹھے ہیں ہم نرا سے یا دافع البلاء
 ہر کمر ہر دغا سے یا دافع البلاء
 رد کر دے تو عطا سے یا دافع البلاء
 کر دور تو عطا سے یا دافع البلاء
 ہر رنج ہر غما سے یا دافع البلاء
 اس آفت و با سے یا دافع البلاء
 ہم سب کی اب دعا سے یا دافع البلاء
 عاجز ہیں دست و پا سے یا دافع البلاء
 ہم صدق سے صفا سے یا دافع البلاء
 برکاتِ فاطمہ سے یا دافع البلاء
 الطافِ مرتضیٰ سے یا دافع البلاء
 حنینِ مجتبیٰ سے یا دافع البلاء
 مامون رکھ بلا سے یا دافع البلاء
 محفوظ ہر بلا سے یا دافع البلاء

ہی یہم دعا سے سنی رد کر بلائی سنی
 فضل شہداء سے یا دافع البلاء

اس سراپا پہ دو عالم کا سراپا صدقہ
 تیرے سر پر سے اٹار ہی ہمیشہ صدقہ
 فرق پر گاہ کروں برقی مجلہ صدقہ
 گاہ آہوئے ختن کا کروں نافہ صدقہ

یا نبی تیرے سراپا پہ کروں کیا صدقہ
 نیلی صحنک گل انجم سے فلک بھر کھر کر
 تیرے سر پر سے گئے ابرسیہ کو واریون
 گاہ میں زلف گرہ دار پہ سنبل واریون

بیلۃ القدر آن کا کل مشکین و ارون
 گاہ گیسو پہ موسیٰ کے عصا کو ارون
 لام گیسو پہ خیال خط زلفی و ارون
 گاہ پیشانی پہ خورشید ضحیٰ کو ارون
 گاہ ابروئے مقوس پہ کمان کو ارون
 گاہ ابرو پہ تیری حسن کی میزان و ارون
 مہر و مہ گالونیدہ و لیون کی پھانکین کر کر
 گل عارض پہ گل سرخ جان کو ارون
 چتر مشکین کو بان پنچہ مثرگان و ارون
 چشم بد و تیری آنکھون پر گس ارون
 چشم عالم کی سفیدی و سیاہی و ارون
 گاہ بینی پہ سے انگشت شہادت و ارون
 سبزہ خط پہ سے گلے خط ریحان و ارون
 گاہ مین تیری محاسن پہ کرن کو ارون
 رخ پہ گلے رخ خورشید متور و ارون
 لعل لب پر سے کھول لعل بد خشان و ارون
 گاہ دندان کی چمک پر در یکتا و ارون
 سبب جنت کا کھوسیب ذقن پر ارون
 چاہ حیوان کو کھو چاہ ذقن پر و ارون
 گاہ قطرات عرق پر گل انجم و ارون
 نجم ریحان کو کھو خال پہ تیرے ارون

گاہ مین اسپہ کروں شاخ بنفشہ صدقہ
 اژدہ گاہ کروں مار کے کالا صدقہ
 گاہ اسلام پہ ہو کفر کا سودا صدقہ
 گاہ مین اسپہ کروں صبح کا تارا صدقہ
 گاہ کروں مہر و عید کا گوشہ صدقہ
 گاہ گالون پہ کروں نور کا پلہ صدقہ
 شام کو ایک کروں ایک سحر کا صدقہ
 گاہ اس گل پہ کروں مین گل لالہ صدقہ
 گاہ مثرگان پہ کروں اسپہ سے پنچہ صدقہ
 گاہ مین اسپہ کروں دیدہ شہلا صدقہ
 چشم پر گاہ کروں دیدہ بینا صدقہ
 گاہ چنچے کا کروں اسپہ شکوفہ صدقہ
 گاہ اسپر سے کروں خلد کا سبزہ صدقہ
 گاہ اسپر سے کروں ماہ کا لالہ صدقہ
 گاہ اس رخ پہ کروں بدر طلا صدقہ
 گاہ اسپر سے کروں حدن کا غنچہ صدقہ
 گاہ مین اسپہ کروں عقد شریا صدقہ
 گاہ حیوان کے کروں بجر کا قطرہ صدقہ
 گاہ کوثر کا کروں اسپہ سے چشمہ صدقہ
 گاہ مین انپہ کروں ٹوٹے لالہ صدقہ
 گاہ استمل پہ کروں دل کا سودا صدقہ

گاہ مین کان پر موتی کے صدف کو وارون
 گردن پاک پہ مین گاہ گلابی وارون
 موج غنچہ پہ کبھو آب مصفا وارون
 دست روشن پہ کبھو نور کا ترکا وارون
 کف بخشش پہ کبھو جوئے کرامت وارون
 گل اورنگ کبھو فندقی خوش پروارون
 گاہ ناخن پہ کبھو عیدِ صحنی کو وارون
 گاہ انگشت منور پہ قلم کو وارون
 سینہ صاف پہ مین لوح مصفا وارون
 شکم پاک و مصفا پہ سے ریشم وارون
 آپ کے دل پہ سے قبلہ مین کیلجا وارون
 ناف پر سے مئی اطہر کا مین ساغر وارون
 پشت اعلیٰ پہ کبھو نور کا تختہ وارون
 مہر پر تیری کبھو مہرِ سلیمان وارون
 گاہ مین تارِ نظر تارِ کمر پہ وارون
 گاہ عصمت پہ سے کونین کی عصمت وارون
 نقرہ خام کبھو صفا ق صفا پروارون
 آئینہ آئینہ زانو پہ گاہ وارون
 ناخن پا پہ کبھی بدرجی کو وارون
 گاہ قامت پہ سے آشوب قیامت وارون
 گاہ اعجاز پہ اعجازِ مسیحا وارون

گاہ اس کان پہ کانِ دریکت صدقہ
 اس صراحی پہ کرون نور کا شیش صدقہ
 گاہ مین اسپہ کرون نور کا ترکا صدقہ
 گاہ اسپر سے کرون مین ید بیضا صدقہ
 گاہ اس کف پہ کرون فضل کا دریا صدقہ
 گاہ اسپر سے کرون غنچہ تازہ صدقہ
 اسپہ کرون کبھو الماس کا پارہ صدقہ
 گاہ کرون شیخ مرجان طلا صدقہ
 گاہ مین اسپہ کرون نورِ محبتی صدقہ
 گاہ قائم کا کرون اسپہ سے تختہ صدقہ
 گاہ اس کعبہ پہ کونین کا کعبہ صدقہ
 گاہ اس ناف پہ تنیم کا بہرہ صدقہ
 گاہ اسپر سے کرون مین دل شیدا صدقہ
 گاہ اس نقش پہ ہر نقش کا نقشہ صدقہ
 گاہ اس مو پہ کرون جان کا شیشہ صدقہ
 گاہ اس پاکی پہ پاکی مبرا صدقہ
 گاہ کرون شعلہ کا نورِ مصفا صدقہ
 گاہ اسپر کرون ماہ کا گردا صدقہ
 پنجہ پا پہ کرون مہر کا جلوہ صدقہ
 گاہ اسپر سے کرون مین سہی بالا صدقہ
 گاہ دم پر سے کرون مین دم عیسیٰ صدقہ

گاہ آنکھوں کا کرون اسپہ سفید اصدقہ
جو جو کوئین مین ہی سب تیرے پاک اصدقہ
اپنی امت پہ سے آقا اُنھیں کرنا صدقہ

تیرے جامے پہ کبھی صبح کا دامن ارون
یا نبی تیرے بھلا سر پہ سے کیا کیا وارون
حائلین عنیدان شقی ہوتے ہیں

اب تو نا چاری سے نا چار بہت ہی سنی
ہاتھ کا پانون کا کچھ سر کا دلا نا صدقہ

رویفائے تختانی

ماہِ ربیع ہی کہ فلک رحم بار ہی
رخسارہ زمین پہ خط غبار ہی
محوِ خمار شوق گل کو کتار ہی
ہر خبر و کی گردن نازک مین ہار ہی
شکر قدم پاک سے دل کا مگار ہی
پتوئیں تہنیت سے جلاجل کی مار ہی
صل علی سے نعمت و لب لب نہار ہی
فضل خدا پہ رتبہ لیل و نہار ہی
شاخیں کچھو مین کیونکہ خوشی سے خار ہی
ہادی خدا ہی سہرے روان جو تبار ہی
جسکے سبب سے چہرہ گل رنگدار ہی
سنبل کا تار تار عجب تابدار ہی
اس عین حقیقت کا اُسے انتظار ہی
ہر برگ گل و غنچہ و لب پر نثار ہی

دنیا مین آج آمدِ فصل بہار ہی
یہ وہ ہوا ہی چاروں طرف سبزہ زار ہی
کیا سرخوشی فرطِ تمنائے یار ہی
سیراب آبِ لولؤ سے تر سے یہ فصل مین
باغِ جہان مین آتے ہیں محبوبِ کردگار ہی
غنچوں نے چمکیوں کی چٹائی ہی دہو دم ہار ہی
صحی چمن پاس گل خوبی کی یاد مین
ہر روز روزِ عید ہی ہر شب شبِ برت
شبِ جمِ حقیقی غنچہ صراحیِ پیالہ گل
مخدومِ دو جہان کے قدمِ شریف کو
یہ شادی ولادتِ شاہِ اتم ہوئی
مرہون ہو کے عشق مین احسانِ زلف کے
چشمِ امید باز ہی نرگس کی چشم پر
کستی ہی کھلکھلا کے یہی عند لب جان

سوسن چمن بین رکھتی ہی گویا زبان ہزار
غضب کے ہی عرق پہ فدا نہر سببیل
اس سرود فضل کی تعظیم کے لئے
اسی نو بہار حسن تیرے اہتمام کو
خاشاک کی طرح سے وہ ہو بس چمن دو
وہ نو نہال باغ ریاست ہوتا زہ تر

ہر اک زبان پہ وصف محمد ہزار ہی
قطر و نیہ ہوتے کے تصدق بہار ہی
شما دایتا وہ بیکپا طیار ہی
لے کر عصائے سر و چمن چو بدار ہی
باغی ہمارے دین کا جونا بکار ہی
اسی سنی جو کہ شاہ دکن ذی وقار ہی

گلشن مین دو جہان کے سرسبز ہودام
سنی تھارا خاک رو چار بار ہی

دل شاد ہی کس گل کی یہاں جلوہ گری ہی
کس خمن تجلی یہ خدائی کی بھری ہی
کس قبلہ کو دین کی ہی جلوہ فزا سئی
کس ساقی فیاض کا تھا ذکر ازل مین
وحدت کی حقیقت کا بیان راز احد ہی
دل کھو گیا اس مخیر صادق کی خبر مین
کس ننگ سے کھل جائینگے گل روز شفاعت
کچھ شوق سا تا نہیں محبوب کا دل مین
نالو نکو میرے اسی سر سرود فقر و خوبان
نقشے سے تیرے نام منور کے منقش
دنیا کی طرف پشت ہی اسلام طرف رو
شرب مین اگر لاش ہو عریان تو کیا غم
نوباوہ اذکار محمد کا یہ ہے فضل

نازان بعد آداب نسیم سحری ہی
خورشید کا منہ ہی کہ چراغ سحری ہی
پیشانی ملکوت جو سجد مین ہری ہی
اب تک جو لبو نیل لب کوثر کی تری ہی
اسرار بہان کھلتی ہی پھر پردہ در ہی ہی
کچھ بھی تو خبر ہی کہ بہنیں بے خبری ہی
بخشش کی دعا سے لب خندان مین تری ہی
اس خم مین عے حسرت دیدار بھری ہی
تھوڑا بھی اثر ہی کہ فقط بے اثر ہی ہی
یہ دل ہی میرا یا کہ عقیق شجری ہی
مرکب کے لئے میرے یہ پاکھروہ سری ہی
وہ چاندنی پڑتے ہی کفن اپنا زری ہی
جنت مین چنگیری تیری میوے بھری ہی

ای سنی ہی رہ جائے اگر کشتِ امل خشک
جنت میں خیابانِ بخدا اپنی ہری ہی

پہو فضلِ حق اکو شاہِ دکن آباد
ای سنی ہی اپنی دھائے سحر ہی

تاریخانِ عالم بان سے سینہ چاہئے
طورِ موسیٰ جلگیا ہی طورِ سینہ چاہئے
دیدہ یعقوب کا اسکو نگینہ چاہئے
سینہ مشتاقِ مین بھی تو مدینہ چاہئے
نوح کے مانند پہلو بھی بغینہ چاہئے
مایہ رحمت کو رحمت کا خزانہ چاہئے
واسطے اسکے دلِ بیل کا پینہ چاہئے
نقش ہو یا تو ایسا آ بگینہ چاہئے
دیدہ روح القدس کا آ بگینہ چاہئے
مہر و مہ کو نورِ ریشہ آ بگینہ چاہئے
راہ کی گرمی سے چہرے پر پینہ چاہئے
شاہ کے و اصف کو شاہو کا قرینہ چاہئے
اس تبرک کو تو تابوتِ سکیںہ چاہئے
سنی بیدل کو ہر مہ وہ چہینہ چاہئے

تین عشقِ احمدیہ چاک سینہ چاہئے
برقِ نورِ حق کو جائے خوش قرینہ چاہئے
نام گر کندہ کرو نہیں خاتمہ قدرت کہاں
دل میرا ہی ممکنِ محبوبِ ربِّ العالمین
یا نبی اللہ ہم طوفانِ آتش سے بچیں
دل عجب گنجینہ اسرارِ وحدت ہو گیا
شوقِ کلرو مین جو گلہ اغون کا مین کھینچو گلاب
صورتِ دلبر کا ہی آئینہ دلِ مین خیال
کلبِ مژگان سے اگر کھینچو نہیں نقشِ رویار
محو حسن صورتِ روشن رہیں تار و زو شب
جانبِ شرب رہوں گر جادہ پیائے طلب
چترِ رحمت سر پہ اور عظمت کا تکیہ تخت پر
فروغتِ شاہِ خوبان رکھے کس صندوقِ مین
وائے حسرتِ سالکین آتا ہی ایک ماہِ بریس

تختِ اسکندر پہ ای سنی رہے شاہِ دکن
ہاتھ مین مہرِ سلیمان کا نگینہ چاہئے

آئینہ دعا کرے توڑے مہرِ پھر سے
کیون نہ پھر سر پہ گھٹا باند کے رحمتِ بر

میرے خورشید کے مل جائے مہرِ مہر سے
باندھ کر بیٹھ مین سر ہم درِ بغیر سے

بال سے جھاڑیں جو خاشاک تمہارے در سے
یہی سودا ہی سرمجنوں میں ہر لیل و نہار
بے قرار سی جھلے ایسی ہی تیر کی فرق میں
گر مئی عشقِ نبیؐ سے جو تڑپ جاتا ہوں
لب و دندانِ محمدؐ کی صفت لکھنے کو
وصف جب زلفِ معنبر کا کیا کرتے ہیں
صدقِ اسلام کی دعوت کا ہوا جب شہرہ
جب عمر آ یا خلافت پہ ہوا ظلمِ عدم
جامعِ مصحفِ حق کا ملِ ایمان و حب
صاحبِ فتح و ظفرِ دافعِ کفر و بطلان
دشمن اُنکا جو ہوا ہی وہ خدا کا دشمن
فتحِ محمدؐ سی شہِ اسلام کو ہو جائے نصیب

زلف سے مشک گرے خاک پہ عنبر سے
سر کو ٹکڑے تیرے ماتے کی ہر ٹھوکر سے
آہ بھی کانپتے نکلی ہی دل مضطر سے
پنکھا کر جاتے ہیں آ آ کے ملائک پر سے
لعل سے چاہتے داواتِ قلم گوہر سے
مارے خوشبوئی کے بھرتا ہی ہن عنبر سے
پہلے تصدیق ہی صدیقِ شہِ اکبر سے
عدل کو زیب ہے اس عادلِ نیک اختر سے
نورِ اسلام ہی عثمانِ شہِ انور سے
قوتِ اسلام کو ہی زورِ علی حیدر سے
دوستی فرض ہوئی نچتینِ اطہر سے
نکلے جائے نہ کوئی دشمن دینِ منجر سے

اپنے سنی پہ کرم کیجئے یا شاہِ اعم
جائے کس در پہ یہ فرماؤ تمہارے در

آج کچھ دلمین خیالِ حسن رو یار ہی
ایسی نیمِ روضہ شاداب جانانِ مرحبا
رحمتہ للعالمین آئے تو رحمت ساتھ لے
کچھ نہیں آئینہ دلمین خیالِ غیریت
وہ مریضِ عشق ہی میں بھی مریضِ عشق ہو
رشتہ شیرازہِ مجموعہ نعتِ رسولؐ
نفلِ حق شامل ہے آقا ہمارا حشر میں

ایسی خوش صورت کو ایسا آئینہ درکار
تیرے دکھوں بختِ عالم اندون بیدار
رحمتِ حق ابرِ رحمت ہمہ رحمت بار ہی
اسجلیہ ذات و صفت کا اور کچھ اسرار ہی
کیا دوا میری کرے جیسی کہ خود بیمار ہی
تارِ جانِ عالم بالا بھی نامہوار ہی
ہو و یگا رحمت سے آگے بھرتو بڑا پار ہی

آسمان عاجز ہوئے سب حقیقت سے تمام
تھے فرشتوں میں مسایل چار حل ہوئے تھے
ہر دو عالم کی شفاعت کا ہوا جب اختیار
ہم اگر منصور ہوں اعدا دین پر شبہ کیا
ای کماندار کمانِ قابِ تو سینِ دنی
دائرِ عالم ہوا جب جدولِ عالم محیط
ہو رہیدہ صاف تر شیرانِ دین پاک سے
ہو جوانِ عمر و جوانِ بخت و جوانِ دلِ علم

ای ایمن را ز پنهان تو امانت دار ہی
عقدہ لاحل کو حل کرنا تھا را کا رہی
جزو کل کا احدِ محنت را تو مختار ہی
زمرہ اسلام کا الحق کہ تو سردار ہی
ہی شفاعت تیر پر رحم خدا سونوار ہی
نکتہ باریک تر تو تیر سے سر پر کار ہی
کلمہ بزرگی طرح جو زمرہ کفار ہی
جو شہنشاہ دکن باغ و خوش اطوار ہی

اس قدر کرنا شفاعت یا نبی ۱۲ الٹ ہے
چار یار و نکامیر سے یہ سنی خدا تم نگار ہی

آج شاہِ انبیا کی شادی میلاد ہی
جن و انسان و ملائک میں ہی جشنِ خسروی
تختِ لولاک لما پر جلوہ گر ہی شادین
ہی خوشی کی سرفرازی تہنیت ہی جلو گر
اب زمین کو دعویٰ گردون پناہی ہو گیا
دو جہان روشن ہوئے نور خدا کے نور سے
کعبۃ اللہ میں نشانِ احمدی قائم ہوا
لا الہ سے نفی کر اثباتِ لا اللہ سے
تیری صورت میں معانی ہی احد کی احد
نقشِ دل صورت تیری ہی شادمانی کیونہو
ہر پیر کو ملار تہ خدا سے اور کچھ

لے زمین سے تا فلک نور مبارکباد ہی
یہ ہمہ شادی ہی کہ جس دہشتی ہزل شاد ہی
جسکو تاجِ سرور ہی اللہ سے امداد ہی
امتِ مرحوم کا شادی سے گھر آباد ہی
عالم بالا سے رتبہ خاک کا ایزاد ہی
خانہ عبد اللہ کا اس نور سے آباد ہی
کفر و یران ہو گیا گھر دین کا آباد ہی
یا محمد تیرے کلمے کا یہی ارشاد ہی
جانتا ہی وہ جسے مرشد سے کچھ ارشاد ہی
یا محمد راہِ عقبتی کا یہی بہرہاد ہی
تو شریفِ الانبیا ہی اشرفِ الابداد ہی

تو وہ پیغمبر کہ فخرِ زمرہ پیغمبران
آل اور اولاد تیری اشرفِ خلقِ خدا
بضعتہ منی سے ثابت آیہ تطہیر ہے
آپ کے ہین خسر صدیق و عمر علی ہسم
کا ہیکو بھولو گے اسی آقا ہمین روز جزا
یا ربی صدقہ شہر کو نین کا آباد رکھ

تیرے باعثِ رتبہ پیغمبری ایجاد ہے
جنگے باعث سے سیادت کی ہوئی بنیاد ہے
آل کی پہم شان اور وہ رتبہ اولاد ہے
اور عثمان و علی ہر ایک پہم اماد ہے
امتی کا لفظ ہر ایک وقت تکوید ہے
حیدر آباد دکن فرخندہ تر بنیاد ہے

یا آہی بخشدے اسکے گنہ سب حشر مین
چار یارانِ نبی کا سنی خانہ زاد ہے

بو آئی ہمیشہ اپنے رسول پاک کو خوشتر پھولوں کی
اس واسطے بو اسی لوگوں کو غذائے روح ہے اکثر پھولوں کی
پڑھتا ہوں درود اس وقت نبی پر سر کو جھکا از روئے ادب
آتی ہے مجھے جو وقت بہم بُو باغ کے اندر پھولوں کی
ہم ذکرِ نبی سے خالی نہیں اسی مومنو ہی کیا فضلِ خدا
پڑھتے ہین درود ہم جبکہ بہار آتی ہے میسر پھولوں کی
مرغوب تھی روح پاک نبی کو مومنو ہر ایک شام و سحر
مرغوب ہمین بھی اسلئے ہے پہم بوسے معطر پھولوں کی
فرمایا نبی نے پڑھئے درود اس وقت ادب سے سر کو جھکا
اسی مومنو تکو باغِ جہان سے آئے مہک گر پھولوں کی
بو پھولوں کی جب آتی ہیں ہوتی ہے بڑی ایک دلپہنوشی
ہوتے تھے نہایت صل علی خوش بوسے پیغمبر پھولوں کی
وہ گل ہے محمد صل علی ہی گلشنِ کثرت کے سبب

اُس تازہ گل وحدت کے سبب نہایت ہی برابر چھوٹوئی
 جب پھول مجھے آتے ہیں نظر یا داتا ہی مجھے کو میرا بنی
 اس واسطے ہی نزدیک فضیلت میرے مقرر پھو لوں کی
 بلبل ہی میرا دل باغ بنی کا پنچتن اُسکے پھول ہیں سب
 بھاتی ہی نہیں اس واسطے بوکچھ اور مجھے پر پھو لوں کی
 گل رو محمد صل علی کا وصف تو کرا می بلبل دل
 تاڈھیر رہے دنیا میں تیرا ایک خرمن بنکر پھو لوں کی
 گلچین تو بنکر گلشن میں سے یاد بنی کے پھول تو چن
 جب تجھے کو چنگیری جنت میں ہو دیگی عطا بھر پھو لوں کی
 اس باغ جہان میں دامن بھر لے ذکر بنی کے پھو لوں سے
 احمد کی کمک سے جنت میں تا ہو وے ہم سر پھو لوں کی
 یارب تو تبار گاہ بنی تا فاتحہ پڑھتا شام و سحر
 خرمن میں لگا کر بیٹھ رہوں دہلیز کے اوپر پھو لوں کی
 تو رشتہ دم میں وصف بنی کے پھول پر و کرا می سنی
 جنت میں چلا جا گھوڑا اوڑا تا بانڈ کے پا کھر پھو لوں کی
 کر فضل و کرم سے اپنے عطا سنی کو خدا یا ایسے نصیب
 درگاہ بنی پر چل کے چڑھا وے گوند کے چادر پھو لوں کی

ولہ

درگاہ رسول اللہ ملک ہوتی ہی رہتی پھو لوں کی
 اسی سو منوحی نے دیکھی کیسی قدر بڑھائی پھو لوں کی
 بو ذات محمد صل علی کو جب کہ خوش آئی پھو لوں کی

ہر شاخ چمن میں پھول کے بس پھولوں نہ سہائی پھولوں کی
 یہ تارے بجاؤ مومنوں کو چرخ نے بس باب و بہار
 درگاہ رسول حق کے لئے چادر ہی گندھائی پھولوں کی
 ہی بندگی احمد کا سبب با حسن و جلوس و جلوہ گری
 جو بلبلو ٹکوزیا ہی گلشن میں خدا نئی پھولوں کی
 پوئی تھی نہایت صل علیٰ خوش روح پیہر پھولوں سے
 سو اسطے ہی اسی لوگوں کو ہر ایک کو ہائی پھولوں کی
 ہی آرزو سیر روح بنی گلشن میں کبھی تو ہو دے گی
 رکھتی ہے صبا ہر وقت سحر یک سیج بچھائی پھولوں کی
 صلوٰۃ بہ روح نبیؐ اُمم پڑھتے ہزاروں بلسل آ
 دیکھی کہ بہار ایک دھوم سے جب گلشن میں ہی آئی پھولوں کی
 کیا پھول چھڑے باتوں سے نبیؐ کی گلشن دین نے پائی بہار
 وہ پھول ہیں ایسے پھول جنھوں نے قدر گھٹائی پھولوں کی
 یہاں ذکر نبیؐ کے پھول تو جن سو و یگا تو ایسا جنت میں
 نیچے تو نہالی پھولوں کی اوپر سے رصائی پھولوں کی
 صلوٰۃ و درود و صل علیٰ احمد یہ ہمیشہ کیون نہ کہوں
 آنکھوں میں کبھی ہی میری ہم ایک جلوہ نہائی پھولوں کی
 رخسار نبیؐ گل روئے نبیؐ گل چشم نبیؐ گل گوش نبیؐ
 ان گل کے برابر میں نے کبھو کچھ قدر نہ پائی پھولوں کی
 تودل کے خیابان میں تو لگا کے گلین پاک یا و نبیؐ
 تابیل رہے دنیا میں تیری ایک قبر پہ چھائی پھولوں کی

پھولے نہ سائیکا تو خوشی سے گوند کے چادر اسی سستی
درگاہ رسول اللہ پہ کھوگر تو نے چڑھاٹی پھولوں کی

ولہ

نبی کے ندان لعل لب مین بہین ایسے عالی مقام تارے
شفق مین جس طرح عقد پروین کے ہوں درخشان تمام تارے
خدا نے مگو مسیہ پہ کرم بنایا ہے یا محمد
تھارے آل و صحابہ جتنے ہیں سب کے رب و الکریم تارے
عرق کے قطرات زلف شہزنگ سے تھارے ہیں یوں نمایاں
بادج چرخ برین ہو جس طرح درخشان بشام تارے
امام ملکوت کے بنایا جو حق نے تھو فلک کے اوپر
ادب سے پہنچانے جب لگے تہ سب صلوٰۃ و سلام تارے
کوئی ہی نشی کوئی سپاہی کوئی طبّاخ کوئی وھقان
تھاری سرکار کے ہمیشہ ہی کر رہے ہیں یہ کام تارے
تھارے اطالع جو نور حق سے چمک پڑا اسی سعید دوران
بدل گئے تہ سے بخش امت کے باسعادت تمام تارے
اگر چہ ظاہر مین دیکھنے کو چشم انسان بلند تر بہین
مگر حقیقت جو دیکھو انکو تھارے ہیں زیر بام تارے
تھیں ہوا نور حق کے منظر تھیں سے عالم نے لی تجلی
تھاری خرمن کے خوشہ چین مین جہان مین ہی جگنا نام تارے
تھارے تازی نے ماری ٹھوکر تو چرخ کھا کھا کے کاٹے سر
وہ ضرب کاری سے ٹوٹتے تھے چشم کفار خام تارے

شمارے آہوں کے سیر سے سنی ہیں ہجر احمد میں ایسے روشن
جنہیں سمجھتے ہیں چرخِ شب کو سب کے سب خاص و عام تار
تباد و سنی کو روئے پر نور اپنا اسی ماہِ چرخِ رحمت
تھاری فرقت میں گن رہا ہی ہر ایک شب یہ غلام تار

ولہ

نئی کی رحمت کا ہی یہ شہرہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
رام ہوتا ہی ذکرِ جبکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
او دھر ملا یک او دھر کو اہلِ مقور ہر وقت چاہتے ہیں
تھارے فضل و کرم کا سایہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فقط نہ ذیجان پر فیض تیرا ہی بلکہ بیجان نے نور پایا
او دھر کو ہیرا او دھر ستارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اگر چہ شمس و قمر نے ڈھونڈھا گئے بہ بالا گئے بہ پستی
پہ تیرا ثانی کہیں نہ پایا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
او دھر فلک پر ہی شمس چمکا او دھر کو معدن میں لعل چمکا
دیا جو نور نبی نے جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
او دھر فلک پر شفق ہی چمکی ہو اسی یا قوتِ اسطرف کو
نبی کے لب کا جو عکس چمکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
قمر و ان دو ہوا یہاں تختِ بوختہ سے درخت پیدا
یہ معجزہ ہی میرے نبی کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
طیورِ حبتِ زمین کے حشرات ذکرِ احمد سے سر زبان ہیں

ہر ایک جا ہی بنی کا چرچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 تمھارا افضال ایک مدت سے چاہتے ہیں رسول اعظم
 اودھر کو آدم اودھر کو عیسیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 زمین میں ہر تخم ہی حفاظت سے اور فلک پر ہی ابر حمت
 ہی آپ ہی کا یہ فیض سارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 زمین کی ماہی مطیع فرمان فلک کی ماہی مطیع فرمان
 مرے بنی کا ہی حکم اعلیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 فلک پہنچا تو نور نیا گیا زمین میں دی بجلی و گرنہ ہوتا سدا اندھیرا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 ہوا مشرف اودھر کو عرش اور اودھر کو تخت الشرا مشرف
 جو پہنچا شاہ قدم تمھارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 سمکے لے تاساک ہر شے میں نور تیرا ہی ہے نمایاں
 کرے ہی ہر بہت تو ہی جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 ازل سے لے تا بروز محشر بنی کا ثانی کہیں بھی سنی
 نہیں ہوا اور کبھو نہ ہوگا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

احد نے یہ وحدت کا برقع لیا ہے
 نہیں ہی خدا اکب خدا سے جدا ہے
 صفت ذات حق کی ہی پھر اور کیا ہے
 بقا ذات جب تک صفت کو بقا ہے
 تو احمد کی صورت سے ظاہر ہوا ہے
 خبر بھی نہ ہوتا کہ اللہ کیا ہے
 محمد سے اللہ پہننے کہا ہے

محمد کو اسی سنی سمجھا کہ کیا ہے
 محمد کو بولون نہیں کیونکر خدا ہے
 اگر پوچھو کیا ذات ہے صفیٰ کی
 صفت ذات سے کب الگ ہو عزیز کی
 احد نے جو وحدت میں آرام پایا
 محمد نہ ہوتا خدا کو ن کہتا
 محمد سے پہچانا پہننے خدا کو

محمد کو بولون نہیں

<p>خدا کا ہوا نام تحریر جس جا گواہی میں دیتا ہوں کلمے کی سپر اگرچہ گناہان میں میری بہت سے خدا سے معراج امت کی خاطر اگرچہ گنہ گار ہوں نہیں تو کیا غم</p>	<p>محمد کا بھی ہم سب لکھا ہے ہی اللہ جان وان محمد کی جا ہے پر رحمت محمد کی بے انتہا ہے محمد نے بخشش کا وعدہ کیا ہے محمد بنی تو شیعہ اور اہی</p>
<p>خدا تو خدا ہی خدا ہی خدا ہے محمد کا دیکھو یہ کب مرتبہ ہے یہ امت کو حق نے شرف کیا دیا ہے کرین شکر کیا ہم کہ امت میں اسکی اسکی ہی سر سے یہ امت پر رحمت محمد کا ثانی قیامت کے دن تک گناہان میرے کیون نہ پامال ہو وین میں بیمار ہم معصیت کے ازل سے قیامت کو وہ بادشاہی کرے گا میں معصیت میرا کیون نہ زہر ہو احد سے جو وحدت میں آیا تو اس سے ترقی جو ہے دین کو یا محمدؐ</p>	<p>محمد بنی کب خدا سے جدا ہے قدم جس کا عرش خدا پر گیا ہے کہ رشک اسکا پیغمبروں نے کیا ہے خدا نے حبیب اپنا جسکو کیا ہے خدا سے جسے تاج رحمت عطا ہے ہنو گانہ ہی اب نہ آگے ہوا ہے میری مغفرت اسکی نعلین پا ہے بنی کی شفاعت ہمارے دو اہی بنی کے در خاص کا جو گدا ہے شفاعت محمد کی ایک کیمیا ہے تو وحدانیت کا یہ عالم بنا ہے تصدق یہ سب آپ کی ذات کا ہے</p>
<p>یہ سنی کو ہی دم بدم دم بدم تخار اہی دم د بدم بھر رہا ہے</p>	<p>یہ سنی کو ہی دم بدم دم بدم تخار اہی دم د بدم بھر رہا ہے</p>

محمد کو دیکھو تو حیرت کی جا ہی
قیامت کا اندیشہ اب مجھ کو کیا ہی
خدا ہی اعداد و وحدت محمد
محمد نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا
یہہ ایوان عالم کا مطلع و ہی
خدا ذات اسکی صفت ہی محمد
نہ گہراؤ ہی قبر روشن محبو
مجھے طور کی سیر ہر دم ہی دل میں
مجھے کیون نہ بخشش کا ہو دے بھر سا
جو ہی بنے گنہ اسکو کیا ہی محمد
اکرامت کے لائق گنہگار ہی ہیں
وہ جنت میں جاو یگا ب سے ہی پہلے

خدا تو نہیں کب خدا سے جدا ہی
میری مغفرت کے لئے مصطفیٰ ہی
یہہ وحدانیت کی وہی ابتدا ہی
محمد کے ہونے سے سب کچھ ہوا ہی
وہی اس قصید کا پھر خاتمہ ہی
غزیر و صفت ذات ہے کب جدا ہی
بنی ساجرانع اس زمین لگا ہی
بنی شعلہ ہیں طور سینہ میرا ہی
خدا ہی کریم اور بنی مصطفیٰ ہی
شفاعت گنہگار ہی پر بجا ہی
جو معصوم ہی وہ تو پاک و صفا ہی
بصدق و صفا جسے کلمہ پڑھا ہی

جو تم رکھتین نعلین سنی کے سر پر
بجا ہی بجا ہی بجا ہی بجا ہی

والضحیٰ ہی نور صبح روئے رخشانِ نبی
سبزہ فردوس ریش مشک افشانِ نبی
بوئے فضل جو جو آئی ہو گیا دل سے ہم
ای مسلمانو یہہ دعوت سے کرو شکر خدا
جسے انگشت شہادت راست کی سُرِ رسول
جو بریفین در د عصیان ہو تو یہہ نہ کرے
رے طباشیر عبادت حسن نیت سے ہم

سورہ واللیل ہی زلف پریشانِ نبی
چشمہ حیوان ہی چاہِ زرخندانِ نبی
روح الاقدس بلبل شاخ گلستانِ نبی
نعمتِ افضالِ حق سے پُر ہی لوخوانِ نبی
پائی اسنے لذتِ پاکِ نمکدانِ نبی
صحتِ کلی ملے لود و ست جانِ نبی
کچھ نہفتائے صفاتِ عزت و شانِ نبی

رب خریدے کیون نہ سکو حشر کے بازار میں
جب غبار آلودہ ہو بہر شفاعت رُو قدس
ہدیہ کیا لیجائیں ہم نذر رسول اللہ اب
دستمن دین حایل اسلام ہیں یا مصطفیٰ
گو کہ صد ہائیں لیکن قیامت میں کوئی
ہم گنہگار نہ کو اسی آقاؐ کے عالم حشر میں
چھوٹے بیٹے سے بڑی بات ہو گستاخی
سلسلہ پہنچا ہی قربت کا تمہاری اس جگہ
آپ کے لب کی صفت میں لاف زن ہو جا کوئی

ہو فرو شدہ نبی روح الامیں لال ہو
پوچھنے کو گردِ صبحِ مغفرت و مال ہوئے
تختہ صلوة اللہ سے جسے ارسال ہوئے
ہو مدد ایسی کہ بیخ کفر سے تھیصال ہوئے
رحمت عالم نہ ہرگز آپ کے مثال ہوئے
خبر تمہارے کون پھر پُرسندہ احوال ہوئے
آپ کی نعلین پا حضرت ہماری کھال ہوئے
روح گر مارے وہاں پر بستہ اعمال ہوئے
ہو طپا پنچہ غیب سے ایسا ابھی نہیں لال ہوئے

کیون نہ اسی سنی قیامت میں ہوتا بان نجم رحم
سایہ افکن ہمیں شاہِ سہا یوں فال ہوئے

یا نبی صل علیٰ روثی ایمان مدد سے
بر من خستہ جگر از روہ الطاف مگر
ای شہِ عز و کرم شافع و حامی احم
حامی روز جزا خا فر عصبیان و خطا
غرق دریا ئی گنہ گشتیم وہم بختِ سیہ
تشنہ و سوختہ ام مردہ عشق تو شدیم
ای میر پر توحی نور خدا ئے مطلق
معدن کہیف امان منبع فیض و احسان
من گنہگار ازل ہمدرین دنیائی و غل
ظلمتِ معصیتیم کرد سیہ وائے دلم

مذوی خذ بید می رحم غریبان مدد سے
ذرہ ام بے قدر اسی مہر و خشان مدد سے
مور بیچارہ منم وائے سلیمان مدد سے
مصدر رحم خدا باعث آمان مدد سے
آمد حال تبہ را حم ان مدد سے
از روہ لطف و کرم خیمہ حیوان مدد سے
دل سیہ ام تعلق جلوہ سبحان مدد سے
راحم عالمیان رحمت یزدان مدد سے
چون ز با ہم بجل محترن احسان مدد سے
در شب تار منم اسی مہر تابان مدد سے

موجب خلق خدا صاحب لولاک لما
شرف آرائی جهان هستی بجنب دوران

شافع روز جزا صاحب دوران مدد
اسی شریف دو جهان اشرف الامکان مدد

سنی این عرض کند وقت پناہم چو رسد
بہر افضال صد مقبل پیران مدد

اورنگ دو جهان کا وہ شاہ مسند ہی ہے
آدم سے لیکے عیسیٰ تک جو پہن مرسل
آقی لقب ہی اسکا ظاہرین ایغیر
ہی پیشوائے خوبان لیکر یہاں سے لائیک
نور خدا سے نور سلطان غور و بیان
آنکھیں تو دل کی کھو لو کھلتی ہی چھتر
نور مجسم ایسا سایہ سے ہی مسترا
اسرار مغفرت کے ارشاد کا معلم
پتھر ہو اسیکے ہی پیر ایسا کامل
احمدین اور احمدین حدیم کار ہائیک

مرسل تمام جسکو کہتے ہیں سیدی ہی ہے
اس غفٹی کے آگے ہر ایک مبتدی ہی ہے
باطن میں نکتہ دان اسرار سرمدی ہی ہے
اس مقتدی کا واللہ ہر ایک مقتدی ہی ہے
اسرار دو جهان سب نور محمدی ہی ہے
ہر تیرا ختمین اسرار احمدی ہی ہے
اکرم ہی احمدی ہی کیا مجددی ہی
زیبا اشی ہی شہ کو اورنگ ارشدی ہی
ارشاد اسکا بیشک ارشاد مرشدی ہی
دیکھو یہاں سے وائیک سرحد احمدی ہی

اس یک پنے کو سنی جب غور سے نظر کر
سمجھا تو فاش مت بیان یہ جا بخردی ہی

جہان یا محمد مکان آپکا ہی
فرشتوں کے جلتے ہیں چرب جگہ
وہ خوان کرامت کے تم میران ہو
ملا یک ہوا خواہ دولت سراہین
خدا نے وہ شاہی دی تمکو محمد

وہ مرحوم حق آستان آپکا ہی
قدم یا محمد دان آپکا ہی
خلیل خدا میران آپکا ہی
کہ جنت سرا بوستان آپکا ہی
سیمان جو ہی پاسبان آپکا ہی

زبور اور توریت انجیل و فرقان
مکان آپ کا قصر حنبت بہت
بلندی نہ کیوں میں کو ہو تمھارے
صفت آپ کی کس سے تحریر ہو
نہ یک پر نہ دو پر نہ دس پر نہ سو پر
وہ محفل نشین ناقہ دین کے ہو تم
بمعراج کی کیسی کچھ میہانی
زمانہ ہوا ایسا پھر کس بنی کا
جہان جسم ہی اس میں جان یا محمد

فضیلت سے سب میں بیان آپ کا ہی
جو رضوان ہی وہ باغبان آپ کا ہی
کہ عرش خدا پر نشان آپ کا ہی
کہ وصفِ علایان آپ کا ہی
خدا ئی پہ سب اقدان آپ کا ہی
کہ صالح بنی سار بان آپ کا ہی
خدا ذات سے میزبان آپ کا ہی
جو رحمت سے یہہ پُر زمان آپ کا ہی
منزلہ یہہ تن بے گمان آپ کا ہی

نصاحت عطا کیجئے یا محمد

یہہ نئی سادہ رخ خان آپ کا

دروازن عربی است

عزیز دو عالم سے مقدم محمد ہی
نہ ہوتا اگر احمد نہ ہوتی خلاق سب
زبرگی خدا نے دی یہہ کیسی اسے بولو
مکرم نبی میں اور بھی پر نہیں ایسا
ہمیں دو مدد ہی نہیں خوفِ محشر کا
گناہان بہت میسر ہیں لیکن مجھے کیا در
ہمارے دین کو ضرر کچھ نہیں ایسا ہل دین
شفاعت خدا نے دی کسی کو نہیں یار و
اگر ہی جراحت معصیت کا ہمیں در
ازل سے قیامت تک فنا ہو دیگی ہر گشت

تھامی رسولوں میں مکرم محمد ہی
یہہ دیکھو سردار دو عالم محمد ہی
تھامی رسولوں میں معظّم محمد ہی
وہ ساری جماعت میں جو عظم محمد ہی
نگہبان خدا ہی ایک دو نیم محمد ہی
کہ میرا غافل جبرائیم محمد ہی
مقرر ستون دین محمد ہی
سیر شفاعت مسلم محمد ہی
ہیں بے خوف اس خاطر کہ مرہم محمد ہی
خدا کا کرم دیکھو کہ قائم محمد ہی

<p>محمد خدا کا نور آدم سے محمد ہی عیان ہی تمام اسکو جو ہی راز پنهانی</p>	<p>حقیقت ظہور ذاتِ آدم محمد ہی کہ ہر سر پنهانی سے محمد ہی</p>
<p>دم نزع سنی کو توقع نہایت ہی باسانی نکلے دم کہ ہم محمد ہی</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم</p>
<p>صفت احمد کی جب مین نے رقم کی مین کیا عزت کہوں شاہِ احم کی لے مشرق سے ہی مغرب تک تجلی دو عالم ہو گئے یکبار روشن زمین سے تا فلک جلوہ ہی کسا ہمیں جنت سے خوش ہی گوئی احمد کسی کی کب بد وہم چاہتے ہیں سبب دین کی ترقی کا نہ بوجھو ہیں عالی جاہ ہم دین ہی سے یہہ عالی علم ہی دیکھو نبی کا شیفیع المذنبین احمد ہوئے جب غنیمت ہی رہیں یاد نبی ہیں کسی کی طاقت و ہمت سے کیا ہو درومت قبر روشن ہی محبو</p>	<p>زبان شوق ہو گئی میرے قلم کی کہ عزت جس سے ہی بیت الحرم کی ایسی مہر عرب ماہِ عجم کی تجلی نور احمد کی جو چمکی یہہ سب رونق ہی اُس ماہِ کرم کی کے خواہش ہی اب باغِ ارم کی حایت ہی ہمیں شاہِ احم کی ہی برکت یہہ محمد کے قدم کی نہیں خواہش ہمیں جاہ و حشم کی اطاعت مین فلک تپش خم کی ہمیں دہشت نہیں محشر کے غم کی ہمیں طمّی کرنی پھر رہی عدم کی ہی ہمت ہمکو اس عالی ہم کی تجلی ہی اسی نور قدم کی</p>
<p>ہر اک دم دم محمد کا بھرے ہی ترقی ہی یہی سنی کے دم کی</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم</p>
<p>ننا کی جس نے حضرت مصطفیٰ کی نمازِ شکر کو مین نے ادا کی</p>	<p>تو اس پر کیوں نہ ہو رحمت خدا کی تو بعد از مین نے نعتِ مصطفیٰ کی</p>

ہمارا مقتدی ہی وہ عزیز و
مین اسکا مدح خوان ہوں اسی محبوب
رہو تم تابع حکیم محمد
رہو غواص بحرِ نعمت احمد
کی جسے ردِ رے توریت و انجیل
گیا دنیا سے جو یادِ بنیٰ مین
خمارِ حُبِ احمد مین مواجو
محمد ابداۓ دو جہان ہی
محمد بادشاہِ تختِ لولاک
میتِ رب ہی شاہون کو محمدؐ

کہ جسکی مرسلون نے اقتدا کی
جسے شاہی ہی خیلِ انبیا کی
اطاعت فرض ہی خیر الورا کی
ہی دنیا مو منو کشتی فنا کی
رہو تم رہ پہ ایسے رہنما کی
خدا نے اسکی اپنے پاس جا کی
اسے حق نے محبتِ رحمت عطا کی
خدا نے اُس سے عالم کی بنی کی
اُسی سے ہی بن ارض سما کی
بزرگی ہی جو کچھ تیرے گدا کی

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئی سنی کو حاصل تر زبانی
شنا کی جب رسولِ کبریا کی

مجھے خواہش ہی کب کب کی شنا کی
وضوے جس نے نعتِ مصطفیٰ کی
زبان کو فیض اور شہرت سخن کو
تیرے سائے مین شاہی ہی محمدؐ
نڈوئے وہ کبھی بحرِ گنہ مین
کی جس نے نعتِ والاۓ محمدؐ
وسیلہ کر کے مین نے مصطفیٰ کو
ابھی آپ رحمت سے بنی کے
طفیلِ مصطفیٰ م یا ربِ عزت

صفت کرنی ہی جمکو مصطفیٰ کی
تو حق نے اسکو کیا نعمت عطا کی
صفائی دل کو اور ایمان کو پا کی
کسے خواہش ہی اب ظلمتِ ہما کی
ہی کشتی پار تیرے آشنا کی
خدا کے عرش پر جا اپنی جا کی
بحسنِ دل خدا سے یہ دعا کی
بجھا دے یہ جو گرمی ہی باکی
ہوئے دور سختی ہر بلا کی

کرم سے اپنے رد کر اس بلا کو
الہی دور کر دے اس ہوا کو
میرے دلوں ہمیشہ رکھ تو معمور

تو برکت سے جناب فاطمہؑ کی
مدد سے چار یار با صفا کی
محبت سے بنی صل علیٰ کی

ہم سنی مدح خوان تیرے نبی کا
قبول اسکو جو اسنے التحاب کی

صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ کی گر آشنائی نہ ہوتی
محمدؐ کی پہلے دو ٹائی نہ ہوتی
زمین پر جو نور محمدؐ نہ ہوتا
تولد نہ مکے میں ہوتے محمدؐ
معاون اگر تم نہ ہوتے محمدؐ
تحتلی دو عالم کی ہوتی نہ ہرگز
بنی دوسرے پیشوائی نہ کرتے
نہ ہوتا اگر استدانے محمدؐ
شفا بخش امراض احمد نہوتا
محمدؐ کا گر عکس پڑتا نہ ہرگز
جو عیسیٰ کو فیض محمدؐ نہ ہوتا
محمدؐ کا نفتِ تحتلی نہ ہوتا
محمدؐ جو مشکل میں حامی نہوتے
پہنچتی نہ گر خاکِ پائے محمدؐ
صلالت سے ہم راہ دین پر نہ آتے

تو دو رخ سے جانو رہائی نہ ہوتی
تو جانو یہ ساری خدائی نہ ہوتی
کسی کی یہاں جہہ سائی نہ ہوتی
تو اس طرف قبلہ نمائی نہ ہوتی
دو عالم کی حاجت روائی نہ ہوتی
بھٹاری جو رونق فزائی نہ ہوتی
محمدؐ کی گر پیشوائی نہ ہوتی
تو کونین کی ابتدائی نہ ہوتی
تو ہر درد کی پھر دوائی نہ ہوتی
مہ و مہر میں روشنائی نہ ہوتی
تو اس کی فلک پر رسائی نہ ہوتی
تو ہر جائے خور کی گدائی نہ ہوتی
کسی کی بھی مشکلاتی نہ ہوتی
تو آئینہ کو یہ صفائی نہ ہوتی
اگر آپ کی رہ نمائی نہ ہوتی

خدا کی شتم کیا ہی بہتر نہ ہوتی

جو ہرے نبی کی جدائی نہ ہوتی

یا رسول اللہ حمایت کیجئے
تم شفیع المذنبین ہو یا نبیؐ
جو ہیں معصوم ازل وہ پاک ہیں
یہود عافصل و کرم سے یا نبیؐ
خبر تمہارے کون ہی میرا رفیق
نور بخشش سے منور دل میرا
گمراہ دین کو تم یا رسولؐ
آپ تو ہو رحمۃ للعالمین

ہم غریبوں پر عنایت کیجئے
ہم معاصی ہیں شفاعت کیجئے
مستی ہم ہیں کرامت کیجئے
آپ مقرون اجابت کیجئے
روز محشر میں رفاقت کیجئے
آپ اسی شمع سفارت کیجئے
جادوہ حق کی ہدایت کیجئے
عاصیوں پر مت ملامت کیجئے

فضل سے چشم دل سنی کو آپ
بخشش کحل بصارت کیجئے

ای شہ کو نین کرم کیجئے
خوب عرب میں رہے آرام سے
ظلم خلا مونپہ ہی اب بیشتر
حسد بیدین نے اٹھایا ہی سر
فتنہ و آشوب بپا ہو گیا
ورپے دین ہو گئے ہیں ملحدین
ای دم آدم بیہ کہیں دشمن لین
جکا ہی آشوب مجسم وجود
رو بفا و اہل فساد ہو گئے
رو بشارت ہیں غرض اہل شر

عاصیوں پر فیض اتم کیجئے
اب تو ذرا رخ لعجم کیجئے
متصل نیخ ستم کیجئے
دین کا استادہ علم کیجئے
دیر ہی کیا تیغ علم کیجئے
مثل قلم انکوفتم کیجئے
زیر دم تیغ دو دم کیجئے
جسم کتین صاف عدم کیجئے
مفد و نکوزیر قدم کیجئے
جلد شر اشرار کا کم کیجئے

چارون صحابہ کو لے ہمارا جلد

اب مدد سنی ہم کیجئے

مژدہ ایدل کہ یہاں ذکرِ بنیٰ ہے
 آدم سرورِ کونین سے امشب ۵
 شرفِ آدم و سردارِ عزیزان
 خاندان کا شرف اور عالی مناصب
 زمزمی شیرینی و ماہِ بنیٰ ہاشم ہے
 زلف والا کو کہون مشک خطا سے
 امیٰ ایسا کہ ہوا ناسخِ دین ہا
 وقتِ سکرات نہو خشک زبانی
 خاندان کا شرف ہر ایک پیہر

شبِ میلادِ رسولِ عربی ہے
 مصدرِ رحمتِ حق بو العجبی ہے
 یہہ بنیٰ وہ ہے سرِ جملہ بنیٰ ہے
 مدنی ہاشمی و مطہبی ہے
 مکی و ابطحی کیا خوش لقی ہے
 صاف تا تا نفس بے ادبی ہے
 فیض ہر طبعِ زکی اور غبی ہے
 لغت والا سے ہمیں تازہ لبی ہے
 اشرف المخلوق تو والا نصبی ہے

سخنِ سننِ مین ہی وصفِ محمد
 اسلئے شہرتِ شیرینِ رطبی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

اسی مومنو ہمارا بنیٰ وہ چراغ ہے
 پروانہ بن گلشنِ فردوس کی جگھے
 تکلیف تو اوٹھائے جہانینِ برائے بن
 عارف کا دل ہو مست کہ یہہ نکھین آپ کی
 عقبی کا بار چھوڑ کے اپنے پہ رات دن
 ہرگز نہیں تلاشِ رُوسیم کی جگھے
 میرا شفیق ایسا ہی دنیا کا کیا ہی غم

سیمائے مہ پر جب کی غلامی کا داغ ہے
 یادِ بنیٰ کے پھولوں سے ل میرا باغ ہے
 صدقے سے مصطفیٰ کے تجھے پھر فراغ ہے
 ہر ایک شرابِ نورِ خدا کا آ پناغ ہے
 دنیا کا بار اوٹھایا ہی جو داغ ہے
 دیدارِ مصطفیٰ کا مگر اب سراغ ہے
 دلو کو عذابِ حشر سے بھی ان فراغ ہے

اسی سننِ کچھ طلبِ نہیں عطر و گلاب کی
 ذکرِ بنیٰ سے میرا معطر و ماغ ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

عنایت کے کرم کے فضل کا احسانِ صدقے

کیا سدا فتح کو خدا کی شان کے صدقے

عمل بد سے چھوڑ دیا یا ہی رستہ دین کا بتلایا
 بیان کس سے ہو تیری شان کیا تو نے لہجہ
 خبر دی ہکو قرآن سے بچا یا دامن شیطان سے
 رکھا خوش ہکو دوران میں نڈالا ہکو طوفان میں
 خدا کا حکم قرآن ہی تیرا بھی حکم با شان ہی
 تیرے لب لعل خشان میں تو عارض جہر با بان
 بچا یا از رو بطلان دکھایا جادہ ایمان
 تیری حمت کا دسترخوان ہی پُراز نعمت ایمان
 تیری اولاد ذیشان ہی گویا رشک گلستان ہی
 کہوں کیا ایشہ ذیشان بدل ہو تین ہر ایک آن
 آبا بکرو عمر عثمان علی جو ہیں شہ مردان

طریق نیک پر لایا بنی کی جان کے صدقے
 کشادہ دین کا میدان تیرے میدان کے صدقے
 کیا خوش نل دامن تیرے امان کے صدقے
 لیا تو ہکو امان میں تیرے امان کے صدقے
 یہہ فرمان کیسا فرمان ہی تیرے فرمان کے صدقے
 دُرِ نایاب دندان میں تیرے دندان کے صدقے
 یہی ہی دین کا سامان تیرے سامان کے صدقے
 کشادہ فضل کا بھیجی ان یہہ شیرخان کے صدقے
 شگفتہ تیرہستان ہی تیرے بستان کے صدقے
 ہمیشہ حور اور غلمان تیرے یوان کے صدقے
 توسنی انہ ہو قربان اور انکی شان کے صدقے

رضی اللہ عنہم جمعین

سدا سنی کو شادان رکھ جہان میں ہکو فوجا کھ
 مگاہ فضل احسان رکھ تیرے احسان کے صدقے

یا بنی کیسی عنایت آپ کی
 متقی تکبہ عبادت پر کرین
 کون کسا ہی رفیق و آشنا
 چھوڑ گرا ہی کو آئے راہ پر
 موجب حکم الہی یا رسول
 تیغ ایمان سے گریزاں کفر ہی
 نقد ایمان و شفاعت عام ہی
 کیون نہ ہو تم پیشوائے دو جہان

عام ہی ہمہ شفاعت آپ کی
 چاہتے ہیں ہم حمایت آپ کی
 چاہتے ہیں ہم کور فاقہ آپ کی
 جہوئی ہکو ہدایت آپ کی
 فرض ہی سب پر اطاعت آپ کی
 یا بنی ہی یہہ شجاعت آپ کی
 کیا رقم ہووے سخاوت آپ کی
 مرسلون میں ہی امامت آپ کی

<p>آپکے قدموں سے اشرف عرش ہے راحم امت کریم خاص عام رحم ہی اسی رحمۃ للعالمین حشرین اسکی شفاعت کیجئے</p>	<p>کیا شرافت کیا شرافت آپ کی کیون نہ ہو ہم پر کرامت آپ کی آل ہی جنتک سلامت آپ کی یا بنی یہم ہی جماعت آپ کی</p>
<p>صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>فضل کچھ ایسا ہوسنی کو نصیب یا رسول اللہ زیارت آپ کی</p>
<p>یا محمد مصطفیٰ ہی یہ جماعت آپ کی واسطے اللہ کے آپ اسکو دیکھے اتفاق ہو کرم ایسا کہ امین تانا پڑ جائے فساد بدخ خوانی اسکی ہو جائے قبول خاص عام اسکے دلیمن روز و شب نور ہدایت ہو ام دولت دنیا و دین اسکو عطا فرمائے دو جہانین آپ اسکا رتبہ عالی کیجئے واسطے اللہ کے ہو یا رسول اللہ قبول یا بنی یا محمد مصطفیٰ اسکا خدا کے واسطے کیا یہاں کیا حشرین اسی دفعہ رنج و بلا ذکر صلوة و تحیت سے یہ ترزبان از طفیل آل و اصحاب مکرم یا بنی یا محمد مصطفیٰ ایسا کرم فرمائے فضل کچھ ایسا ہو اسپر یا محمد مصطفیٰ حسن ہو پڑھنے میں اور آواز میں کچھ درجہ</p>	<p>یا رسول کبریا ہی یہ جماعت آپ کی یا بنی خیرا لورا ہی یہ جماعت آپ کی حاشے روز جزا ہی یہ جماعت آپ کی ای امام انبیا ہی یہ جماعت آپ کی ای مدبر اورج ہدایا ہی یہ جماعت آپ کی ای دُرِ کائنات عطا ہی یہ جماعت آپ کی ای شہر ہر دوسرا ہی یہ جماعت آپ کی اسکی ہر ایک التجا ہی یہ جماعت آپ کی برے آؤ مدعا ہی یہ جماعت آپ کی دفع ہو اسکی بلا ہی یہ جماعت آپ کی یا بنی صل علی ہی یہ جماعت آپ کی ہو قبول اسکی دعا ہی یہ جماعت آپ کی اسکی بر آؤ سے رجاء ہی یہ جماعت آپ کی اسکی حاجت ہو روا ہی یہ جماعت آپ کی تاکہ اسکی ہوشنا ہی یہ جماعت آپ کی</p>

ایضاً

یا حبیب کبریا ہی یہ جماعت آپ کی

اپنی الفت دل میں اسکے تا ابد قائم رکھو

عرض یہ کرتا ہی سنی یا محمد مصطفیٰ
ہو معاف اسکی خطا ہی یہ جماعت آپ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

بقا ہی ذات اس رب کی سوا اسکے ہی فانی
نہ کچھ تجھے بن آویگی اگر ہی تجھ کو سلطان
خدا کے رو برو و اظہر ہین تیرے فعل نبہانی
جونکی ہی ابھی کر لو نہیں تو ہی پشیمانی
ریا کاری سے مت پھیرو یہ تب سلیمانی
محض نام آشکارا ہی کہاں ہی ملک خاقانی
عبادت را دن کر لو ہی ہی شرط انسانی
تو غربا و نکو با الفت کھلا کچھ کر کے مہمانی
دیا کرنی سبیل اللہ تو کر کے ہدیہ قربانی
خدا ب سخت پا و پگا ہی آخر سخت حیرانی
تجھے پھر روز محشر میں نہایت ہی پریشانی
کیا کر جستجوئے دین یہ ہی راہ مسلمانی
و حایہ مانگے رب سے سجدہ رکھکے پیشانی
بفضل و لطف ہذا دلیل حیرانی
ہدایت پر تو لا محجہ کو کر ایمان کی نگہبانی
چھوڑا دے حرص دنیا اب نہو خطرات نفسانی
کروں تائیک غنی سے محمد کی شناختی
بوقت مرگ میری جان بچا دے باسانی

ہمیشہ ہی مسلمانو کرو تم ذکر رحمانے
تضاجب تیری آویگی تجھے بیشک بجاوے گی
چھپا دے ہر طرح تو گر گناہ ن را دن کر کر
غیبت عمر کو سمجھو نہیں معلوم پھر کیا ہو
عبادت کبریا کی یارو نہ کام آئیگی آخر
سکندر ہی نہ دارا ہی فقط انکا پکارا ہی
اگر انسانیت چاہو ذرا نیکی سے مت گذرو
خدا نے دی ہی گرد و لت ہی تجھ کو سب طرح
زکوٰۃ مال سے اللہ بجا لا حج بیت اللہ
نہ کچھ نیکی کا نیگا جب اندر قبر جاوے گا
غوری ہی تیرے سر میں کرے فخر کیونکر
نماز پنجگانہ کو قضا متکر کسی م تو
تو اسی سنی ہو جب گناہوں میں ہی تو تب
ابھی اعطی فی کل یوم دایما ابد
گناہوں سے بچا محجہ کو بغرت تو جلا جھکو
تجھے توفیق دے یارب گناہان عفو کر کر ب
بچو ہرزہ گوئی سے مجھے کھا بروئی سے
میرے ایمان سب جان حایہ میری یہ ہی ہر آن

سوال گور آسان ہو مجھے خوش رکھ تو محشر کو
گدز جب پل پہ ہو میرا ہوا کی طرح تو پہنچا
جگہ میری زور زخ ہو بحق شاہ جیلانی
عطا کر جنب الماویٰ دے رتبہ جھکو شاہانی

درشان
گر ہے یہ بہد عاسنی نبی پر ہو فداسنی
جناغث نہ

جناب غوث کا کیا مرتبہ ہی
محمد مصطفیٰ نور خدا ہی
محمد گرامام انبیا ہی
محمد پیشوا ہی مسنون کا
جگر پیوند شہر رحمت جان
بہار روضہ شبیر برحق
کرین کیون کر نہ اسکی اقتدا ہم
دُرِ نایاب دریا ئے سیادت
بصارت بخش چشم ہر دو عالم
گئی دنیا کی خواہش دل سے یکسر
حقیقت میں وہ عاشق ہی نبی کا
نہ بھولون ذکر غوث پاک دل سے
کرو مقبول از بہر خدا تم
کرو داخل غلامی میں مجھے تم
خبر لینا میری یا غوث اسدم
طفیل مصطفیٰ یا غوث اعظم
تھارا دمبدم سنی کو ہی دم

کہ سرتاج مٹامی اولیا ہی
محی الدین نور مصطفیٰ ہی
محی الدین امام اولیا ہی
تو یہ بھی اولیوں کا پیشوا ہی
مقرر نور چشم مرتضیٰ ہی
گل باغ جناب فاطمہ ہی
محی الدین اپنا مقتدا ہی
یقیناً رونق ہر دوسرا ہی
ضیائے دیدہ خیر الورا ہی
جناب غوث سے ابدل لگا ہی
محی الدین پر جو مبتلا ہی
زبان ہی میری اور اسکی ثنا ہی
میری یا غوث تھے یہ دعا ہی
یہی مقصد ہی مطلب میرا ہی
نہایت حال میرا بد ہوا ہی
تم اب بر لاؤ جو میری رجا ہی
ہر اکدم دم تمھارا بھر رہا ہی

مثنوی

تولد ہوئے جب نبی مصطفیٰ
 مبارک تجھے ہووے ای جبریل
 مبارک تھیں اسی ملائک تمام
 مبارک تجھے ہووے عرش برین
 مبارک تھیں ہووے لوح و قلم
 مبارک تھیں اسی زمین آسمان
 مبارک تجھے ہووے اسی آفتاب
 مبارک تجھے ہووے ماہ بہین
 مبارک تجھے ہووے سن اسی مین
 مبارک تھیں ہووے پیغمبران
 مبارک تھیں ہووے اکملین
 مبارک ہووے کوکہ اب کیا ہی ہم
 تولد ہوئے جب نبی سعد بخت
 تولد ہوئے جب شیر انبیا
 تولد ہوئے شاہ لولاک جب
 تولد ہوئے جب بشر کائنات
 تولد ہوئے جبکہ حضرت نبی
 تولد ہوئے جب شیر انسانی جاں
 تولد ہوئے رحمۃ العالمین
 تولد ہوئے جب امام رسل

تولد ہوئے اس وقت دسی پہر نیا
 تولد ہوا آج حق کا خلیل
 تولد ہوا شاہ ذوالاحترام
 تولد ہوا شاہ دنیا و دین
 تولد ہوا فاضل خوش رقم
 تولد ہوا مالک دو جہان
 تولد ہوا شاہ روشن قباب
 تولد ہوا آج روشن جبین
 تولد ہوا تجھ پہ لاری دین
 تولد ہوا خاتم مرسلان
 تولد ہوا دفع شر کین
 تولد ہوا لوشفیع الامم
 نحوست جہان سے گئی ایک نخت
 تو اسلام کو زیب تازہ ہوا
 تو خوش ہو گئے اہل افلاک سب
 تو اسدم ہوئی زینت موجود
 تو فرمایا یا امتی امتی
 تو اس وقت امت نے پائی امان
 ہوئی تب تلی کل مومنین
 پڑا قصر کرمی مین اسدم فصل

تو لد ہوئے سنیا جب رسولؐ	تو عالم نے کی نیک بختی حصول
رباعیات	
حق و باطل نہ سمجھ حق کے سوا کہتے ہیں	مشرکین چھوڑ کے حق بت کو خدا کہتے ہیں
یہہ اگر حق ہی تو انصاف سے کہہ ہی سنی	ہی جو معبود حقیقی اُسے کیا کہتے ہیں
ولہ	
جسم جب حضرت آدم کا بنا کہتے ہیں	آنکو ملکوت نے سب سجدہ کیا کہتے ہیں
کیا سبب ایسی بزرگی کا ہوا اسی سنی	انہیں تھا نور نبی جلوہ نما کہتے ہیں
ولہ	
یہہ ظہور بشر آدم سے ہوا کہتے ہیں	اس سبب وہ ابوالانسان بنا کہتے ہیں
سید خیل رسل ہیں جو محمد سنی	مظہر حقیقت اُسے کیا کہتے ہیں
ولہ	
مومنین سید کو نین کو کیا کہتے ہیں	مظہر ستر اتم نور خدا کہتے ہیں
نام جب آتا ہی حضرت کا تو سب ای سنی	بادب سر کو جب کا صل علی کہتے ہیں
ولہ	
اوس شہنشاہ کا ہم کلمہ پڑھا کرتے ہیں	انس جن تا ہلک جسکی ثنا کرتے ہیں
شوق دیدار میں جو کرتے ہیں اشک اسی سنی	دانہ پانی پی کھا پیسے جیا کرتے ہیں
ولہ	
نقش نگین مہر سلیمان رسولؐ ہیں	تقوید حفظ کا مل ایمان رسولؐ ہیں
کونین جسکو کہتے ہیں اسی سنی جسم جان	اس جسم دو جہان میں جو ہیں جان و جان
ولہ	
کیا وصف کر سینگے غلامانِ مصطفیٰ	ہی کونسی بنا جو ہوشا یا بن مصطفیٰ

بعد از خدا جو پوچھو تو ہی شانِ مصطفیٰ

ای سنی اس مقام پہ کہد تو صاف صاف

ولہ

دیدہ ہی پشتِ پاپہ کہ کچھ نیک خو نہیں
کیا منہم تباہے آپ کو کچھ اکور و نہیں

اس باغِ دلمین اپنے اطاعت کی بو نہیں
سنی کو اپنی شکل دکھا دیجے یا رسولؐ

ولہ

سردِ فقر کو نینِ مصمم ہین محمدؐ
حق تک بخدا ذات سے محکم ہین محمدؐ

مجموعہ اجزائے دو عالم ہین محمدؐ
حق ذاتِ صفت اسکی ہین یہ بول تو سنی

رباعی

حق پوچھو تو آدم سے مقدم ہین محمدؐ
جس دم سے کہ آدم ہوئے و دم ہین محمدؐ

ظاہر میں جو دیکھو بنی آدم ہین محمدؐ
آدم سے ہی روحین ہوئین اظہار یہ سنی

مرجع در شانِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہی شفیع روز جزا وہی بکمالِ فضل نوالہ
یہہ کمالِ کمال ہی بلغِ العلیٰ بکمالہ

پڑھو مصطفیٰ یہ دروتم بحسبِ صحتِ مقالہ
چڑھا بامِ عرش وجود سے برٹھائے جلّ جلالہ

بند

وہ شفیع روزِ قیام ہی ہین اب اسی ہی کام
کہاں تا عیسیٰ کا نام ہی کشفِ الکذبِ بحالہ

وہ بنی کو میرِ اسلام ہی جو پیروں کا امام ہی
وہ جنابِ ماہِ تمام ہی سہ چرخِ چکا غلام ہی

بند

کیا ہکو راہِ سرمدی وہ بنی محمدؐ ارشدی
یہہ ہی ایک خصلتِ احمدی صفتِ جمیع خصالہ

کہوں کیا میں لطفِ محمدی بکمالِ انشؤنِ بخردی
وہ جنابِ اکرمی امجدی گئی جس سے خلق کی شبکی

بند

ذرا چشم غور سے کر نظر مہین روز حشر کا خطر
بنی اپنا ایسا ہی راہبر بھی رسولین سے مقبر
پڑھو تم درود ہر ایک سحر وہ بنی کی آلِ خطیر پر
کہ ہی آل اسکی بزرگتر صلوا علیہ و آلہ

نشہ

وہ بنی کے ہونے سے کیا ہوا پٹھہ راض ہوا
وہ غفور ذنب خطا ہوا وہ شفیق راہ نما ہوا
یہ بنی کا رتبہ علی ہوا کہ مکین عرش خدا ہوا
جو ہوا سو اس بجا ہوا بکمال جاہ و جلالہ

نشہ

ہمین مکر شیطان سے کیا ضرر کہ بنی ہمارے راہبر
کسی بات کا نہیں ہکو ڈور بنی اپنا ایسا ہشت پر
ہی بجات بسکی ایکے سروہ بنی کی سارو سپہ نظر
نہ ہی لطف احمدی خاص حق علی کل نعم نوالہ

نشہ

اولین خلیفہ مصطفیٰ ابو بکر صادق با وفا
دویمی عمر ہی شہر ولا اور عثمان سیومی با حیا
ہی چہارمی علی مرتضیٰ وہ سخی کریم خدا
کئی بار گھر کو لٹا دیا مع کل مال منالہ

نشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

وہ بنی کی کرشنا سنیاد ہی حامی ہی شیر سنیاد
جو کہ بنی نہیں خدا سنیاد ہی خدا سے کب جدا سنیاد
وہ بنی کا مرتبہ سنیاد ہی قبول کبریا سنیاد
جو کہا سو ہی بجا سنیاد ہوا پ حال و مالہ

مربع

ہمین پانچ میرے واسطے رُو بلا کو دہم
اس شعر کا ہی ورد بس میری زبان پر قائم

لی خمسة اطفی بھار الوبا الحاطہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

سہم بختن کے نام ہیں انکی فضیلت کیا لکھوں
بہتر وہی ہی و مبدوم ورد اسکا میں ہر دم کروں

لی خمسة اطفی بھار الوبا الحاطہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

طوبی کے ہر اک برگ پر انکی فضیلت رقم	لازم ہوا اسی مومنو ذکر انکا جھکو دمبدم
لی خمسة اطفی بها حرا لوبا الحاطه المصطفی والمرضى وابناهما والفاطه	
اسی مومنو میں کیا لکھوں اُنہا میں یہ علی تمام	جاوے بلا انکے سبب پڑھتے رہو ہر صبح و شام
لی خمسة اطفی بها حرا لوبا الحاطه المصطفی والمرضى وابناهما والفاطه	
جن سے شفاعت ہو ویگی اُنکے یہ سب کا کیا عجب	باعث یہی ہی دمبدم پڑھتا ہوں عین ہر روز و شب
لی خمسة اطفی بها حرا لوبا الحاطه المصطفی والمرضى وابناهما والفاطه	
یار طفیل بچتن ہو دور یہ درد و کبا	مین پاک نیت سے بدل یہم پڑھا تو بار بار
لی خمسة اطفی بها حرا لوبا الحاطه المصطفی والمرضى وابناهما والفاطه	
گرمی و باکی دور کر عالم سے رب العالمین	از بہر دفع این بلا میخوانم از دل با حقین
لی خمسة اطفی بها حرا لوبا الحاطه المصطفی والمرضى وابناهما والفاطه	
یہم پانچ تیرے خاص میں انکے سبب دتوینا	پڑھتا ہوں ہر یک روز و شب اس بیت کو مین کہ
لی خمسة اطفی بها حرا لوبا الحاطه المصطفی والمرضى وابناهما والفاطه	
یہم چار اہل بیت میں پنجم محمد مصطفیٰ	جاوے بلا انکے سبب کہتا ہوں میں یار سید
لی خمسة اطفی بها حرا لوبا الحاطه المصطفی والمرضى وابناهما والفاطه	

ان نجات کے فضل سے جاو بلائے ناکہاں | کیسی نیرنگی ان کی ہی پڑھتے رہو جی جان

لی خمسة اطفی لها حرالوبالخالطه
المصطفی والمرضى وابناها والفاطه

جاوے و با انکے سبب کہتا ہوں میں کی تم | اسی سنی تو پڑھتا ہی رہ صبح و مساکر کیم

لی خمسة اطفی لها حرالوبالخالطه
المصطفی والمرضى وابناها والفاطه

شد

تہم

بسم الله الرحمن الرحيم

معجزہ آنحضرتؐ در احوال فرزند ان حضرت جابر رض

بسم الله الرحمن الرحيم
اپنے ہی بند و نکا و ہی کار ساز
رحم ہی لایق اسی رحمان کو
کن کے اشارے ہوئے دُجہان
بند و نکا سب اپنے مددگار ہی
دیکھئے ہر رنگ میں موجود ہی
منہ میں نہیں میرے کچھ ایسی بان
نعت نبی سید عالم ہی سعد
ہست کلید در باغ نعیم
شاخ قلم سبز بنے یک قلم
ہی وہ نبی باعث ہر دوسرا

ہست سر لوح کلام عظیم
ہی وہ خداوند جہان بے نیاز
زندہ کیے مردہ بیجان کو
اسکی مین قدرت کا کروں کیا بیان
رنج و مصیبت میں وہی یار ہی
ساری خدائی کا وہ معبود ہی
حمد وہ خالق کی کروں کیا بیان
حمد خداوند دُعا عالم کے بعد
حمد خدا نعت رسول کریم
نعت محمدؐ کی کروں جب رقم
ہی وہ نبی سرورِ کل انبیا

نفت کھٹے اسکی بھلا کیا وجود

جسکے سب سے ہی قلم کا وجود

قصیدہ

آمدہ با فضل و کرم آمدہ
کعبہ دین نورِ قدم آمدہ
جمعِ رسل زیرِ علم آمدہ
منظرِ اسرارِ آتم آمدہ
بخششِ برسنی بہم آمدہ

چون ز عدم شاہِ امم آمدہ
سیدِ کونینِ امامِ رسل
کرد سرِ کعبہ چو بر پا علم
علتِ غائبی و دو عالم از دست
باعثِ آن حائے روز جزا

سنی ادنیٰ کہ بدر گاہ او
نبدہ بے دام و درم آمدہ

کیا میں کروں وصفِ سائما ب
کب یہہ زبان اُسکے سزاوار ہی
کافرون کو صافی مسلمان کئے
معجزہ کرتا ہوں نبی کا رقم
لکھتا ہی یوں راوی شیرین بان
صابر و شاکر کی حکایت ہی یہہ
مجھ سے یہہ پُرورد حکایت سنو
نئے سنے چو کی حکایت ہی یہہ
صابر و شاکر کجا با تہیز
عالی نسب صاحبِ عالی مقام
بات میری سنتی ہو اسی و لغز
یعنے رسول اللہ کی دعوت کروں

دہو کے زبان اپنی بے طر و گلاب
کیونکہ یہہ لغتِ شہِ ابرار ہی
جسنے کئی معجزے بتلا دئے
مین بادب ہاتھ مین لے کر قلم
سنئے ذرا معجزہ خوش بیان
ایک صحابی سے روایت ہی یہہ
گوشِ ادب رکھکے ذرا دوستو
ور و مصیبت کی روایت ہی یہہ
ایک صحابی تھے بتی کے عزیز
جابر فرخندہ سیر اُنکا نام
بی بی سے یہہ کہنے لگے ایک روز
چاہتا ہوں کہ صنیا فت کروں

بی بی نے فرمایا کہ اسی نیکذات
 سنتے ہی یہہ جا برِ عالی مقام
 فضل و عنایات سے تم یا رسول
 خانہ عاجز یہ قدم لائے
 آپ نے فرمایا ضرور آئینگے
 ہو گئی دعوت جو اجابت قرین
 ہو کے دل و جان سے خورسند تر
 بی بی سے کہنے لگے ہو ہو کے شاہ
 بی بی نے پوچھا کہ وہ کیا ہے کہو
 بولے کہ کہتا ہوں سن اسی نیکذات
 کی ہے بنی نے میری دعوت قبول
 بی بی بھی یہہ شکے ہوئی شادمان
 کہنے لگی کر کے تمہا کی بات

اس سے بھلا کونسی بہتر ہی بات
 جا کے کہا پیش رسولِ کرام
 کیجئے عاصی کی ضیافت قبول
 چند صحابی کو بھی لے آئے
 کھانا ضیافت کا تیری کھائینگے
 دلیں بہت شاد ہوئے شیخ دین
 گھر کو گئے جا بر فرخ سیر
 خوب برائی میرے دلکی مراد
 جس کے سبب ایسے جو خورسند ہو
 میں نے محمد سے کی دعوت کی بات
 اس لئے اب مجھ کو خوشی ہے حصول
 گویا ملی سلطنت و دوجہان
 آوین تو کیا بات ہے وہ نیکذات

قصیدہ

جلوہ نورِ قدمِ آرزو ست
 دیدن آن پاکِ دمِ آرزو ست
 بہرِ نثارِ آن قدمِ آرزو ست
 رونقِ ماہِ عجمِ آرزو ست

پیش وجود از عہدِ محمِ آرزو ست
 آنکہ دیش دمِ دہِ آدمِ شدہ
 خوش قدمی آنکہ قدمِ زوہلات
 آنکہ ملقب شدہ مہرِ عرب

رحمتِ آن شہ کہ بہر سنی شد
 خدمتِ آن ذی کرمِ آرزو ست

ہم یہ یہ اللہ کی عنایات ہے

آئین جو حضرت تو بڑی بات ہے

جبکہ وہ تشریف یہاں آئیگی
 واہ رکھمت کہ ہوئی کامیاب
 واہ رے قمت یہ عجب تیرا زور
 کیون نہ وہ گھر خضر کرے عرش پر
 پھر تو یہ شوھر سے کہا جائے
 کہنا اٹھین جا کے خوشی کا پیام
 اتنی ذری اور بھی محنت کرو
 اپنی یہ بی بی سے سنی جبکہ بات
 اہل قرابت کو بحجز تمام
 سب نے کہا کیسی یہ تقریب ہی
 اُنے کہے جا بر فرخندہ فال
 شاہ ام یعنی محمد رسول
 گھر میں میرے لاتے ہیں تشریفات
 سب نے کہا واہ رے تقدیر آج
 نور خدا جلوہ فرما ہو جہاں
 عین مسرت سے کہا سب نے تب
 آئے غرض اہل قرابت تمام
 گھر میں چو یک بکری تھی پالی ہوئی
 ذبح اسے بانڈھکے کی پاؤں ہات
 ٹھنڈی ہوئی بکری تو بکری کا پوت
 اس میں سے لے لیکے غرض بامراد

جسم میں ہم مرد و نیک جان آئیگی
 لاتے ہیں تشریف رسالتا سب
 آج سلیمان ہوئے جہاں نور
 ہووے جہاں نور خدا جلوہ گر
 اہل قرابت کو بلا لائے
 گھر میں میرے آتے ہیں خیر الانام
 جا کے تم اب خلیشون کی دعوت
 چلے پھر جا بر عالی صفات
 جا کے کہی دعوت نان و طعام
 خوش ہی جو تو چہرہ بھی پر زیب
 چکے میرے طالع نصرت مال
 کی ہی یہ عاصی کی ضیافت قبول
 میرے نصیب آجکی ہی شب برات
 آتے ہیں جو صاحب تو قیر آج
 کیون نہ بھلا ہو وہ مکان لامکان
 چلے سر و چشم سے آتے ہیں اب
 پھر تو ضیافت کا لگا انتظام
 رسی سے جا بر نے اسے بانڈھلی
 بسم اللہ اکبر کے سات
 پھیلے ایک جائے کھا صاف
 کھانے پکانے لگے ہو ہو کے شاد

واسطے خاص اُس شر اسلام کے
 کھانے پکانے سے ہوئی جب فراغ
 ہو چکا اسباب ضیافت تیار
 تھی یہ خوشی آپ کے آنے کی سب
 چھوٹے سے جا بر کے دو فرزند تھے
 غنچہ دہن گلاب دن تازہ رو
 نما تھا ایک دوسرا اس سے بڑا
 دونوں تھے آپس میں بڑے مہربان
 دونوں لگے کھیلنے فرحت کے ساتھ
 بکری جو تھی پالی ہوئی اپنے یہاں
 چھوٹے پوچھا کہ بھلا یہ کہو
 بولا بڑا بھائی کہ دعوت ہی آج
 چھوٹے نے پھر پوچھا کہ ای بھائی
 اس سے بڑا بھائی یہ کہنے لگا
 چھوٹا یہ کہنے لگا بھائی کے ساتھ
 بابا نے جو بکری کا کاٹا گلا
 اوسنے کہا پہلے تو نیت پڑھی
 پوچھا بڑے بھائی سے پھر چھوٹا بھائی
 بھائی ذرا پہلے سے فرمائے
 بولا بڑا بھائی یہ چھوٹے جب
 پہلے تو رستی سے اسے باز نہ دے لی

کھانے پکانے لگے اقسام کے
 پھول کے پھولوں تھے سب باغبان
 آپ کے آنیکا تھا ایک انتظار
 عین مسرت میں ہوا یہ غضب
 قرہ عینین جگر بند تھے
 لالہ رخ و سرو قد و نیک خو
 تھا تو بڑا وہ بھی کچھ ایسا تھا
 ایسے تھے گویا کہ دو تن ایک جان
 بولا بڑا بھائی یہ چھوٹے کے ساتھ
 صبح کو کی ذبح اسے بابا جان
 ذبح کی بابا نے اسے کاہیکو
 اپنے پیٹ کی ضیافت ہی آج
 کیا کیا ذبح کرو کچھ بیان
 لیکے چھوری ماتھے سے کاٹا گلا
 میری سمجھ میں نہیں آتی ہی بات
 اسکا مفصل کہو کچھ ماجرا
 بعد چھوری رکھے ہم پھیر دی
 بات سمجھ میں میرا تب تک نہ آئی
 خوب مجھے حال وہ سمجھائے
 خوب سنو کہتا ہوں میں حال سب
 ماتھے میں پھر لیکے چھوری ذبح کی

اُس نے کہا کس طرح باندھی اُسے
 بھائی نے تب ایسا کہا بھائی کو
 لاکے چھوری کاٹ دو میرا گلا
 ایسا کہا اُس نے بڑے بھائی کو
 ذبح تھیں کیا کروں بھائی جان
 پھر بھی ذرا آپ خبردار ہو
 مین نے تو دیکھی بھی نہیں ذبحیت
 ہی تو یہم بہتر کہ مجھے باندھئے
 اُس نے کیا ذبح مجھی کو کرو
 چھوٹا یہم بولنا مجھے آتا نہیں
 بول کے یہم جلد مکان کو گیا
 دیکھے کہا اپنے بڑے بھائی کو
 باندھے تھے اُس بکری کے چون دوپا
 باندھو گے رستی سے مجھے آپ جب
 بھائی بھی راضی ہوا اس بات پر
 کھیل میں تھا اُنکو خوشی کا خیال
 بھائی بڑا چھوٹے کی اس بات پر
 لیکر رسن ہاتھ میں قصاب سا
 ذبح کیا لیکے چھوری تیز تر
 کٹ گیا خنجر سے جو چھوٹا گلو
 دوستو مین لکھون اُس گل کا حال

بھائی میرے صاف بتا دو مجھے
 لیکر رسن پہلے مجھے باندھو تو
 جب تو یہم معلوم تھیں ہو و یگا
 مجھکو بھلا کس طرح معلوم ہو
 کہئے مجھے ہوش ہی اتنا کہاں
 حال بھی آپ ہی کے ہوا روبرو
 آپ تو دیکھے ہو معالی صفت
 خنجر برآں سے گلا کاٹئے
 دیکھنے کی ہوگی اگر آرزو
 حال یہم مین نے نہیں دیکھا کہین
 ایک رسن اور چھوری لائی جا
 جلد مجھے رستی سے تم باندھو تو
 ویسا ہی تم مجھکو بھی باندھو بھلا
 کیجئے بکری کی طرح ذبح تب
 مرنے کی جینے کی نہ تھی کچھ خبر
 یہم نہیں معلوم جو گزریگا حال
 راضی ہوا کاٹنے بھائی کا سر
 بھائی کے بھائی نے کسے دست پا
 تن سے جدا کر دیا چھوٹا سا سر
 سرخ ہوا کرتے یہاں سب ہو
 لعل وہ جا بر کا ہوا خون مین لال

ہو گیا وہ رشکِ سمن لالہ وار
 اُس گلِ تازہ کو لگا جبکہ خار
 تناسا وہ لاشہ تر پنے لگا
 اب تو بھی سمجھا کہ نہیں اسی میان
 اب بھی نہیں سمجھا تو اوٹھ آئے
 بول کے یہم کھول دئے دست و پا
 بات نہیں کرتے ہو بے ہوش ہو
 سمجھا نہ تھا حال کو یہم جیتلک
 دیکھا تو کیا دیر ہی چل گھر کو جان
 وہ تو تھا بیجان یہم تھا خورِ سال
 اسکو یہم کہتا تھا چلو اب اوٹھو
 دیر لگی ان کو یہم باعثِ یہاں
 لونڈی سے فرمایا کہ ہاں جلد جا
 کھیلنے ہونگے میرے پیارے پیر
 گرمین کر پانی سے نہلاؤنگی
 زلفین سنوارونگی لگا کر مین تیل
 ننہ عمامے اٹھین نہدھو اونگی
 چھوٹے سے جامو نہپہ چھڑک کر گلاب
 بولونگی حضرت سے یہم ہین خانہ زاد
 دونوں جہانین یہم رہین ہر فرزند
 ڈھونڈتے لوٹدی جو چلی جا بجا

دل ہوا مابناپ کا ایک داغدار
 مان کے جگر میں لگے نشتر ہزار
 بھائی نے یہم دیکھے پہن کر کہا
 بابا نے ایسا ہی کیا تھا وہاں
 ذبح مجھے کر کے خوشی پائے
 ننہ سے ہاتھوں اٹھانے لگا
 سمجھا ہی شاید کہ جو خاموش ہو
 بھائی مجھے پوچھتا تھا تب تلک
 بابا کو بھی حال یہم جا کر سنائین
 مردیکا زندہ کیا نہیں تھا خیال
 مردہ کہین اٹھتا ہی اید و ستو
 یاد کہین آگئے مادر کو وہاں
 لعل میرے ہونگے کہین ڈھونڈلا
 آنکو بلا تو یہاں جلد تر
 خاصی قب دو نو نکو پہناؤنگی
 پھولوں بسا یا ہوا اچھا پھیل
 چھوٹی سی نعلین بھی پہناؤنگی
 بھیجوںگی مین پیش رسا کتاب
 آپ دعا دو کہ رہین با مرا د
 عمر میرے پیار ونگی ہو دئے باز
 گھر کے گئی بیچھے تو دیکھے ہی کیا

ایک کھڑا کہتا ہی بھاٹی اوٹھو
 لونڈی نے پوچھا کہ میان کیا حال
 بابا نے بکری کا جو کاٹا گلا
 اسنے کہا میں نے یہہ سمجھا نہیں
 میں نے کہا مجھ کو ابھی باندھ لو
 اسنے کہا مجھ کو یہہ آتا نہیں
 باندھ کے رسی سے میرے ست پ
 جب تو سمجھ میں یہہ میری آئیگا
 اسلئے رسی سے انھیں باندھ کر
 کر کے یہہ سب میں نے تو بتلا دیا
 مجھ سے تو دیکھا یہ مجھے آپ اب
 مجھ سے خفا ہو گئی نئی سی جان
 بات تو کیا پا بھی ہلاتے نہیں
 اسلئے میں انکو اوٹھاتا ہوں اب
 آئی ہی اب تو تو اوٹھا لیکے چل
 لونڈی نے اس بچے سے سنکر یہہ حال
 کہہ دیا سب بی بی سے وہ ماجرا
 اسنے کہا آپ چلو تو بتاؤں
 جب تو ہوئی بی بی پنٹ بے قرار
 گھر کے عقب دیکھا تو ہی یک کھڑا
 ماہر غنچوار جگر چاکت ہو

خاک پہ ہی دوسرا دو پارہ ہو
 صاف آگہد یا سارا یہہ حال
 میں نے کہا بھاٹی سے وہ ماجرا
 صاف بتا دیجے کہ دیکھا نہیں
 لیکے چھوری تیز گلا کاٹ تو
 میں نے کبھی حال یہہ دیکھا نہیں
 بھائی تھی کاٹ دو اسدم گلا
 صاف یقین دیکھ کے ہو جاٹے گا
 لیکے چھوری کاٹ دیا میں نے سر
 کہتا ہوں تم کاٹ لو میرا گلا
 کچھ نہیں بتلاتے ہیں کیا ہی سبب
 بات نہیں کرتے ہو چھوٹے میان
 مجھ سے تو دیکھا یہہ بتاتے نہیں
 بابا کے نزدیک بجاتا ہوں اب
 بابا کے نزدیک بلا لیکے چل
 گھر کو گئی ہو کے بہت پر ملاں
 سنکے کہا بی بی نے کہتی ہی کیا
 ورنہ کہو تو میں وہ لاشے کو لاؤں
 اٹھ کے چلی روتی ہوئی آہ مار
 دوسرا ہونچ زمین پر پڑا
 پوچھا جو ریش کے سے غصیناک ہو

اسنے بہہ جانا کہ پکڑ کر مجھے
 بھاگا وہاں سے تو گیا بام پر
 وہاں سے جو گھبرا یا تو نیچے گرا
 بام سے گرتے ہی ہوا پاش پاش
 جبکہ گرا بام سے نیچے وہ ماہ
 بی بیان جو جمع تھیں گھبرا گئیں
 راوی دیگر سے روایت ہے یہ
 نانون کا جو گھر مین لگا تھا تنور
 نان کا وہ چولا تھا پُر گرم و تاب
 روز ضیافت کے برنج و خداب
 حال یہ سن جا بر پُر در و جب
 دیکھ کے منہ دونوں جگر بند کا
 دونوں کو حجر مین چھپا کر رکھا
 صبر کرو مت کرو خاطر حزمین
 سید عالم کے قدم کے سبب
 آویں گے جو وقت رسالت پناہ
 صبر کرو و دکور کھو برقرار
 ذات رسول دو جہان آویں گی
 آویں گے جو وقت محمد رسول
 ہم کو جو آزر دہ بہت پائیں گے
 ورنہ پھرے جانو کہ قہمت پھری

مارے گی رسی سے جکڑ کر مجھے
 مان بھی بہن ساتھ گئی دوڑ کر
 گرتے ہی سر چوٹا سا ٹکڑے ہوا
 ہاتھ بھی ثابت نہیں آئی وہ لاش
 آنکھوں میں مادر کے ہوا سب سیاہ
 آنکھیں ہراک بی بی کی تپھر گئیں
 اور ہی مضمون کی حکایت ہے یہ
 اسین گیا بھاگ کے جا بر کا نور
 نان کے ساتھ ہو گیا وہ بھی کباب
 ایک کے پرچے ہوئے دیگر کباب
 لاشوں کے پاس آ گیا ہوسر و جب
 تھام کے دل سہم کے چپا گیا
 بی بی سے پھرا اپنی یہ کہنے لگا
 کیونکہ ہے اللہ مع الصابرین
 دیگا جزا صبر کی کچھ اور رب
 ہم پر بڑا ہو دیگا فصل آہ
 ضبط کرو آہ دل دا غدار
 جسم میں بیجا نون کے جان نیگی
 دیکھیں گے ہم دونوں کو مین دل مل
 آپ بھی آزر دہ ہو پھر جائیں گے
 گو یا کہ اللہ کی رحمت پھری

جب وہ پھرے زندگی برباد ہی
 میں نے تصدق کئے دونوں پر
 بی بی نے سن سنکے کہا سچ ہی بات
 صبر کیا سوئپ کے امشہ پر
 شکر کیا گھر کو سنوارا بہت
 چاروں طرف ستمین لگا کر کہا
 اب جو بھڑکتا ہی میرے دل کا داغ
 غم سے وہ پروردہ بہت بن گئی
 بولی کروں کیا کہ نہیں دلوں تاب
 آئینے کو دیکھکے حیرت میں آ
 دیکھکے محفل کو ہوئی سینہ چاک
 لوگوں نے سجھا کے کہا کیا یہ بات
 ٹھہر کہ مٹجاتا ہی اب دل کا داغ
 چاندنی کی کیسی چمکتی ہی تاب
 آئینے میں گو کہ کدورت نہیں
 اپنی یہ تقدیر کی تحریر دیکھ
 پایا شرف جس سے کہ اللہ کا عرش
 لوگوں کے کہنے سے کیا صبر جب
 ہو چکا سب بزم کا جب انتظام
 آپ کو اس فرشتہ پہ ٹھلا دیا
 رکھ چکے لا لا کے وہاں جب طعام

جان یہہ ناشاد کی ناشاد ہی
 بلکہ تصدق میرے ماور پدر
 انکے ہی آنے سے ہماری نجات
 آپ کے آنے کے سہے منتظر
 سب سے بنی آگیا پیارا بہت
 میرے تو آنکھوں میں اندھیرا پڑا
 کیونکہ نہیں بزم میں میرے چراغ
 چاندنی کو دیکھکے چھت بنگنی
 دونوں میرے ڈوب گئے ماہتاب
 بولی وہ تصویر میں نہیں اسجگہ
 فرش کو دیکھا تو ہوئی فرش خاک
 صبر کرو دیو چکا اللہ نجات
 بزم میں آتا ہی خدا کا چراغ
 آتا ہی اللہ کا اب ماہتاب
 رکھے وہ تصویر یہ صورت نہیں
 رب کے مرقع کی وہ تصویر دیکھ
 اس سے فرشتہ بنے اب تیرا فرش
 رکھنے لگی بزم میں اسباب تب
 آئے رسول اللہ علیہ السلام
 ہاتھ دھلا رو برو کھانا رکھا
 چاہا کہ اب کھاوے رسول کرم

ایسا ہوا حکمِ خدا نے جلیل میرا حبیب آج ضیافت میں ہے جاتے ہی کہنا اسے بعد از سلام جابر پر صبر کے بچوں کے سات سنے ہی جبریلؑ یہ حکم خدا ہو بادب پیش بنی مصطفیٰؐ	جا تو محمدؐ کے یہاں جبریلؑ جابرؓ شکور کی دعوت میں ہے میرے لئے تنہا نہ کھانا طعام کھانا تناول کرو اسی نیکذات پاس محمدؐ کے وہیں آگیا سر کو جھکا عجز سے کہنے لگا
---	--

قصیدہ

ای شہ دین نور خدا السلام یٰحی العظامی بہ لبث شد کلام راہ گرفتند ز تو گمراہان شد ز تو پر نور شب دو چہان	روقی بزم دو سرا السلام ای شہ پُرفیض و سخا السلام شیخ شبتان ہذا السلام ہستی توئی بدر دجلی السلام
---	--

شاد بکن سنی عمکین را
سید با فضل و عطا السلام

حق نے کہا آپ کو بعد از سلام جابرؓ غمگین کے جوہرین طفل دو آپ کو بچا کے پیام جلیل دیکھ کے جابرؓ سے کہے مصطفیٰؐ جلد بلاؤ انکو تو اسی نیک نام عرض کی جابرؓ نے کہ گھر میں نہیں کھیل کے جوقت دے آجائینگے آپ تناول کرو حضرت طعام	اب نہ تناول کرو تنہا طعام ساتھ او نہیں لیکے تناول کرو وہاں سے مخلص ہوئے جب جبریلؑ جا ترے بچوں کو میرے پاس لا کھاؤ نگارے ساتھ میں انکو طعام کھیلنے شاید کہ گئے ہیں کہیں بچے تو ہیں چاہینگے جب کھائینگے کھاؤینگے پھر آپ کے چھوٹے غلام
--	--

آپ نے فرمایا کہ جا انکو لا
اپنے وہاں سر کو جھکا سامنے
گھر میں نہیں انکو مین ڈھونڈھوں کہہ
آپ تناول تو کرو یا بنی
دیکھکے پھر آپ نے اسکو کہا
پہلے تو ان بچوں کو تم ساتھ لو
سنے ہی یہہ جا برخستہ جگر
وہاں سے گیا گھر میں بہت بیقرار
بزم میں لے آیا اٹھا کرو وہ خوان
عرض یہہ کی رکھکے بدر و تمام
آپ نے پوچھا کہ یہہ کیسا ہوا
عذر کئے اسلئے تم سے رسول
حال یہہ دیکھا تو بصد اضطراب
ایسے میں جبریل امین کو خدا
بول اُسے جا کے تو میرا سلام
میرے نبی جا بر عنگیں پر
زندہ کرو بچوں کو تم یا رسول
واسطے بچوں کے دعا کیجئے
زندہ جو ہو جائینگے وہی طفلگان
لیکے دے اطفال کو یا مصطفیٰ
روح الامین سنئے ہی حکم خدا

کھانا میں کھائیکا نہیں اُن سوا
عرض یہہ کی جا برنا کام نے
وقت گزر جاتا ہی اسی راہبر
کھیل کے آجاتے ہیں بچے ابھی
مجھے کو یہی آیا ہی حکم خدا
بعد جو کھانا ہی تناول کرو
ہو گیا اسبات سے لاچار تر
خوان میں لاشو نکور کھا اسبچار
رو برو حضرت کے رکھا خستہ جان
آپ کے حاضر ہیں یہہ دونو غلام
عرض کی جا بر نے کہ ایسا ہوا
آپ نہو جائیں کہیں دل ملو
لوگ وہ محفل کے ہوئے اشکبار
حکم دیا پاس محمد کے جا
بعد سلام آیا تو پہنچا پیام
رحم کرو تاکہ ہو خورسند تر
تا میرے جا بر کو خوشی ہو حصول
زندہ اُنھیں کرتے ہیں ہم کیجئے
ہوینگے مانا بہت شادمان
کھائے اس کھائیکا جب ہی مزا
پیش نبی آ کے کہا سر مجھ کا

قصیدہ

سید غریبین سلام علیک
ای شہر کونین سلام علیک
وارثِ حرمین سلام علیک
قرۃ عینین سلام علیک

صاحبِ شرفین سلام علیک
نورِ توشد باعثِ کون و مکان
ہستی توئی بادِ شہرائسِ جان
مردمِ چشمانِ دو عالم توئی

بارِ غم ورنج ز سنی برآر
سیدِ ثقلین سلام علیک

زندہ کرو بچوں کو ای نیکنام
زندہ مین کرد تیاہون دیکھو ابھی
کھانا جو حاضر ہی تناو ل کرو
رب سے یہہ کی ماتھے اٹھا کر دعا
تو ہی خداوند ہی حقی القدیم
زندہ کران دو تین بیجان کو
ہو گئی درگاہِ خدا مین قبول
سارا اشارہ یہہ خدا ہی کا تھا
آگئی ہر دو تین بیجان مین جان
اہلِ قرابت ہوئے سب د کام
اپنی خودی سے بھی فراموش تھی
ایک ہی تھے غم سے اسے روز و شب
شمسِ قمر و نون بھی تانبدہ مین
چہک کے کیا دونوں نے ملکر سلام

حق سے یہہ فرمایا ہی بعد از سلام
آپ دعا مجھ سے کرو یا نبی
بعدہ لے ساتھ وہ اطفال کو
حکمِ خدا سنکے رسولِ خدا
فضل کرا سی میرے غفورِ رحیم
رحم ہی لایق تو ہی رحمان کو
جب کہ دعا کی یہہ جنابِ رسول
کیون نہ قبول آوے خدا کو دعا
زندہ وہ جا بر کے ہوئے طفلِ گان
جب تو خوشی ہو گئی گھر مین تمام
مادرِ غنچہ ار جو بے ہوش تھی
غش مین تھا جی اُسکا وہ غم کے سبب
ہوش مین آدیکھے ہی کیا زندہ مین
زندہ ہوئے پھر تو بعد شاد کام

کھانا جو حاضر تھا تناول کیا
 پھولوں کی محفل میں مدارت ہوئی
 دینے لگے نرم پین لالا کے پھول
 اپنے مکان کو ہٹے رونق فزا
 ذاتِ پیہر پہ درود و سلام
 مانگ یہہ حاجت شرہ لولاک سے
 تازگی دو گلشنِ ایمان کو
 بامِ برین پر سے گرین اہل کین
 غلبہ اسلام ہے روز و شب
 امتِ مرحوم رہے کامیاب
 رنج و مصیبت میں گرفتار ہیں
 ہی یہہ دعائی کی یا مصطفیٰ
 بہر غلامانِ نبی مصطفیٰ ۳۰

پاس بٹھالیکے او نہیں مصطفیٰ ۳۰
 کھانے سے جہوت فراغت ہوئی
 گلشنِ جاہر کے وہ لالا کے پھول
 انکو دعا دیکے رسولِ خدا
 ہو گئی اب یہاں سے روایت تمام
 فاتحہ پڑھ سنی دلِ پاک سے
 زندہ کرو اس دلِ بیجان کو
 ورپئے دین ہو گئے ہیں ملحدین
 فوج ہوں اب دشمن دین سب کسب
 حاسد دین ہو دین ہمیشہ خراب
 امتی جو آپ کے بیمار ہیں
 انکو سلامت کی شفا ہو عطا
 سنی یہ کرم و فضل و کرم رہنا

سنی کو رکھ اپنے بعد آب تاب
 ہر دو جہان میں وہ رہے کامیاب

معجزہ شق القمر از جناب خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم

کہہا وہ خداوندِ رحمتِ قدیم
 زمین و زمان اور مکین و مکان
 وہ کس طرح صانع ہے بے گفتگو
 کیا پیدا وہ خالقِ دوسرا

کروں پہلے حمدِ خدا کے کریم
 کیا کُن کے ایسا سے پیدا جہان
 یہ قطرہ آب کو ماہِ ر و
 ہدایت لئے زمرہ انبیا

<p>محمد کو سب میں کیا معتبر امام رسل رحمۃ الیٰ لمین صفت کیا کردن شاہ لولاکی</p>	<p>سرا بنیاسید نامور جیب آکہ سید المرسلین کہ ہی جس سے بنیاد افلاک کی</p>
قصیدہ	
<p>شد از عرش برتر مقام رسول خرابی و بطلان و کفر جہان ز روئے تر حسم بہر دو جہان شدند انبیا جملہ مقبول حق</p>	<p>از آن جملہ مایست بام رسول ہمہ پاک شد ز انتظام رسول شدہ وقف انعام عام رسول چہ خوش آمدہ اہتمام رسول</p>
<p>شد این امت خاص مرحوم حق کہ ہر سنی آمد غلام رسول</p>	
<p>محمد کا ثانی بہر دو سرا کیا آپ ہی کو شفیع الامم گئے مشرکین سب کے بے فتح کیا جس نے انگلی سے شق القمر محمد کا یہہ معجزہ ہی سُنو ابو جہل کا دل ہوا بے قرار خرد مند عالی نسب با تمیز محمد ہی ایک شخص میرا عدو سمجھتا ہوں میں اسکو ہی سحرگر ہزاروں کئے معجزے رو بہر نہ ہو یگا یہہ کا رجعت اس جب</p>	<p>ہوا ہی نہ ہو گا کوئی دو سرا خداوند عالم بفضل و کرم منطفر کیا کفر پر آپ کو ظفر کیوں نہ پاوے بنی کفر پر دل و جان کے ساتھ اید و ستو ہوا جبکہ دین بنی آشکار تھا ایک بادشاہ نام عبدالعزیز یہہ کی عرض اس شاہ کے رو برد کہتا تھا ہی پیغمبر معتبر زمین پر جو چاہے سو کرتا ہی تو یک معجزہ چرخ پر کر طلب</p>

پھر اوسوقت ہم اُسکو دینگے سزا
 سخن اُسکا اُس شاہ نے جب سنا
 کہ ایک معجزہ آپ سے ہی طلب
 تب ایمان لاؤنگا میں آپ پر
 سنی جب رسولِ خدا نے یہ بات
 ہو اُرعب اُس شاہ پر آپ کا
 پیغمبر کو بھلا دیا تخت پر
 ادب سے کہا تم سے اسی نیکذات
 بنی ہو خدا کے اگر بے خلاف
 رسولِ خدا نے کہا اُسکو جب
 تیرے گھر میں ایک مضجعہ کوثر ہے
 نہ آنکھیں نہ بینی نہ ہی دست و پا
 تیرے گھر تو لد ہوئی ہے وہ چیز
 کہا بادشہ نے بعجز و نیاز
 میری عرض سنکر کہو یا نبی
 نہ بیٹا نہ بیٹی کہوں اُسکو کیا
 وہ بیٹا یا بیٹی ہی فرمائے
 کہا آپ نے ہی وہ دختر تیری
 یہہ کی عرض اُس شاہ نے آپ سے
 کرم حال پر میرے فرمائے
 یہہ سنکر رسولِ خدا نے کریم

جلیل راستہ اپنے ہم دین کا
 تو مکے میں اگر بنی سے کہا
 محمد بنادینے مجھے کو اب
 کہو نگا ہو پیغمبرِ نامور
 گئے اُسکے گھر میں جلیل الصفات
 تو وہ سرو قد اوٹھ کھڑا رہ گیا
 کھڑا رہا دست بستہ ادھر
 عجب کچھ نہیں ہی کہ ہو گی یہہ بات
 میرے گھر میں کیا ہی کہو صاحب
 جو تو پوچھتا ہی میں کہتا ہوں آپ
 فقط گوشت ہی اسپہ ایک پوست ہی
 دوسرا خ اُسکو میں اسی بادشاہ
 بھلا اور کیا چاہتا ہی عزیز
 کہا آپ نے میرے سب گھر کار
 یہہ کیا چیز مجھے کو تو لد ہوئی
 کہو آپ کچھ یا رسولِ خدا
 میرے دل کو تکین پر لائے
 کہ دختر ہی وہ نیک اختر تیری
 بڑی عاجزی اور آداب سے
 اُسے صورتِ نیک پر لائے
 دعار سے یہہ کی کہ رب الرحیم

قصیدہ دعا

توئی ارحم الراحمین عظیم
توئی لم یلد و حدہ لا شریک
ہمہ خلق کردی ز ایائے کن
توئی زندہ از مردہ بیرون کنی

منم عاجز و خاک روندیم
ہمہ کردی پید از لطف عظیم
جہان مستعار و تو ہستی قدیم
ز قدرت کنی بیزبان را کلیم

اگر سنی خواہد ز تو حاجتی
کنی زود حاجت رو آ کریم

یہ نقشِ جیولان کو ای خدا
دعا کی جو حضرت نے سہات کی
کیا حکم جبریلؑ کو بے درنگ
محمدؐ ہی میرا سرا جابر
محمدؐ میرا ماہِ انوار ہی
شبِ تار کیا کفر کی جمع ہی
اگر کفر کا وہ ن ہی ابرسیاہ
کر لگا وہ ابرسیہ دور سب
مددگار میں ہوں اُسے کیا خطر
وہ ان پہنچتے ہی تو بعد از سلام
میرے چاند اس ابر سے تو نڈر
محمدؐ میرے دو جہان کے سول
اُسے کہکے جا دیکھ ایشاہ تو
ہوا دستِ جبکہ حکم جلیل

بفضل و کرم نیک صورت پہ لا
تو اللہ نے ایسی غایات کی
محمدؐ کے جا پاس ہو کر تنک
صلوٰۃ علیہ کثیراً کثیر
پہ اطراف اس کے شبِ تاری
محمدؐ میرا اسمیں جون شمع ہی
پہ میرا محمدؐ ہی مانند ماہ
جماعت بنے گی وہ پُر نور سب
بھلا دے سکے کون اس کو ضرر
میرا اس کو پہنچا دے ایسا پیام
تجلی سے دل اُنکا پُر نور کر
دعا کی جو تو نے ہوئی وہ قبول
وہ دختر تیری ہو گئی خوبرو
محمدؐ کے پاس آگئے جبریل

ادب سے کھڑا ہونے کے لئے لگا

جو آیا تو وہ ان اپنے سر کو جھکا

قصیدہ سلام

شہدین رسول خدا السلام
منور سراج الہدای السلام
سرزمین انبیاء السلام
تو حامی روز جزا السلام

محمد بنی مصطفیٰ السلام
ز تو دور شد جملہ ظلمات کفر
محمد توئی سید المرسلین
شفیع دو عالم شدی از ازل

ر سنی رسد تا بد صبح و شام
شہد زمرہ اصفیاء السلام

تھین اپنا پیغام بعد از سلام
دعا ہنے مقبول کی آپ کی
کچھ اندیشہ خاطر میں اب لاؤ مت
مدد چاہو اپنے مددگار کی
یہہ جانو بنیں گے مسلمان سب
ہی دختر تیری بنے پاکیزہ رو
کہا بادشہ کو کہ اسی ذی وقار
کہ دختر تیری بن گئی خوش تقا
وہ ان سے جو نکلا تو گھر میں گیا
تو دیکھے ہی کیا یک بصد احترام

خدا نے کہا ایشہ نیک نام
بجالاتے جو شرط آداب کی
یہہ کفار سے آپ گھبراؤ مت
وے ساری جماعت میں کفار کی
تھین پر وے ایمان لاؤ نیگے اب
کہو بادشہ کو کہ اسی نیک خو
یہہ شکر کیا شکر پروردگار
یہان سے تو جا دیکھ اندر
یہہ شکر بیت بادشہ خوش ہوا
محل میں گیا جب شہ نیک نام

غزل

پری پکری بہت جگہ تھین
مرہ سچو پیکان نگہ شرمگین

صنوبر قد و مہر روشنی چین
برخ آفتاب ست لب خندہ زن

بہارِ گلستانِ حسن و جمال
کسی مشک گوید خطا می کند
ز مشرق بمغرب رود آفتاب
چنان تشقہ بر بد رسپاش بود

گلی گلبن حسن ناز کترین
کمند دلان کا کل عنبرین
چو گرداند آن لعبت چین چین
تو گوئی کہ شوق القہر بر زمین

ربا ید زول ہوش سنی نہ چون
سیمت چشم چین نازنین

جو دیکھا تو وہ شاہ فرخندہ خو
کہا یا رسول خدا مرحبا
میری آرزو تم نے بر لائی سب
میرا مدعا حاصل آیا رسول
کہ میں چاہتا ہوں فلک پر شروع
تمہارے اشارے ذو پارہ ہو
وہ دو ٹکڑے دو آسینوں میں جا
وہ ہر ایک پھر اسی شہ نیک نام
وہ ان سے وہ اطراف کبے کے جا
وہ ان سے چلا جائے مشرق کو ایک
جہان میں پھرین بعد اسی نیک نام
رضالے کے متھے وہ عالی گہر
جو یہ معجزہ آپ سے پائینگے
تو حضرت نے فرمایا اسی نیکو
ہوئی جب شب بت و شہتم نمود

محمدؐ کے پاس آیا خورسند ہو
محمدؐ نبی مصطفیٰؐ مرحبا
شہنشاہ ہر دوسرا مرحبا
ذری عرض ایک یہ بھی کرنا قبول
اندھیری میں ہو چاند پہلے طلوع
فلک پر سے نیچے اتر آوے او
تصدق ہو راہ گریبان سے زمین
کرے بوقیاس او پر اپنا قیام
پھرین سات بار ایشہ انبیا
دگر جائے مغرب کو ایشہ نیک
وہ ان سے وہ ہے جو جائیں ماہ نام
چلا جائے مہتاب پھر چرخ پر
تو ایمان ہم سب کے سب لائینگے
میں بتلاؤ نگا بجھتے کوئے روبرو
دحاکی نبیؐ نے کہ رب الودود

یہم جو مجھ سے اب چاہتے ہیں یہاں
 اگر معجزہ مجھ سے یہم کچھ لین
 و عارب سے کی اس قدر مصطفیٰ
 اندھیری گئی چاند آ یا نکل
 پیٹیر گئے بادشہ کے قرین
 ہوئے جمع اس رات کو خاص عام
 کھڑے آ کے میدان میں حضرت نبی
 بحکم نبی وہ اثر آ گیا
 نبی نے شہادت کی انگلی اٹھا
 اشارت کی حضرت نے انگلی کی جب
 ہر ایک ٹکڑا پھر استینون میں آ
 کہ ہر بوقیاس اسم ایک کوہ کا
 پھر اس کوہ پر سے اثر آ گیا
 گیا شرق کو ایک پاکر شرف
 پھر اطراف عالم کے ہر ایک پھر
 ہوا چاند یک پھر تو آ یا اثر
 رہا چرخ پر ایک ساعت عین
 مسلمان ہوا بادشہ دیکھ کر
 دعا میں یہم کرتا ہوں یا مصطفیٰ
 جیون نیک نامی سے نہ ہنا کے بیچ
 کرو اس جماعت کو حضرت پسند

بتا دے انھیں آسمان پر عیان
 مسلمان یہم سارے بنکر رہیں
 ہوا جب تو کچھ یہاں فضل خدا
 ابو جہل غمگین ہوا ہاتھ تل
 تو شہر نے بہم آ کے چومی زمین
 خلائق کا ایک ہو گیا اثر و نام
 کہے چاند کو تو او تر آ بھی
 مقابل ہوا جب ادب سے کھڑا
 مثال قلم چاند کو شق کیا
 دو ٹکڑے ہوا چاند گرد و نیل
 ہو صدقے گریبان سے باہر ہوا
 رہا سپر وہ چاند کچھ یک ذرا
 وہاں سے وہ کعبہ پر صدقے ہوا
 گیا دوسرا ایک مغرب طرف
 وہاں سے ملی دونوں گرد و نیل
 رضا آپ کی لے گیا چرخ پر
 ہوا آنکھ سے خلق کی پھر نہاں
 مسلمان ہوئی فوج سب معتبر
 خدا سے دلا دوسرا مدعا
 رہوں سرفراز سی سے عقیقی کے بیچ
 نہ دنیا سے پہنچے اُسے کچھ گزند

مدد کچھ کرو یا رسول خدا جو بیمار ہیں امتی یا بنی شفائے سلامت عطا کیجئے ہی سنی تمہارا غلام قدیم	عنیدان دین ہو دین سار فنا شفارنج علت سے پاؤں بھی کرم آپ شاہ بہا کیجئے کرو یا بنی اسپہ لطف عظیم
---	---

تو ای سنی صلوات پڑھنے پر صبح و شام نہایت محسن علیہ السلام
--

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حال مصنف قصیدہ بردہ

اللّٰہی اَعْطِنِیْ لَعَنَیْ رَسُوْلَکَ الْمُخْتَارِ صَلَّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَام

شہر سرپر رسالت رسول نیک شعا شفیع حشر تو ہی اسکی ذات بابرکات عجیب معجزہ لکھتا ہوں اسکو غور کرو مسمی شیخ محمد تھے ایک شرف الدین فراغ کنج عبادت کے واسطے شاید فقط ہی مادر و فرزند تھے محبت سے خوشی مین دیکھئے گردون نے کیا فساد کیا علاج اسکا کیا ہر طبیب نے لیکن تمام مال و روز ندگی اثاث البیت کھائے دام و درم اسنے سب برائے علاج نہ قوت اسکو میر نہ پارچہ تھا کچھ نہ نہ کیسی صیبت مین اسکو لایا تھا	امام زمرہ پاکان و سید ابرار یہاں بھی جائے اسکو شفیع بے تکرار کہ جس سے صاف شفاعت بنی کی ہوا ظہار علوم چارہ حاصل تھے انکو بے گفتار نہ کچھ نکاح کا اسکو خیال تھا زہنار دام یاد مین اللہ کی وے لیل و نہا ہوا وہ شخص یکایک جُز ام سے بیمار کیا نہ کوئی دوا نے مریض پر کچھ کار اسی علاج مین بس خرچ ہو گیا یکبار یہاں تلک نہ رہا پاس اسکے یک دنیا ہوا مریض کی اسوقت مان کو یک تیار دام فاقہ کشی دوسرا سپر بیمار
--	---

سوائے مادرِ غنچوار تھا نہ ایک رفیق
برائے قوت وہ بڑھیا تمام روزِ دم
ملا گدا ئی مین گر کچھ تو لا کے بیٹے کو
سرانے بیٹھی رہے صبح تک بصد زاری
زیادہ ہونے لگی اور اس کو بیماری
مرض نے زور کیا انگلیاں جھڑپ ساری
غرض وہ ہو گیا اسطور نقشِ فرشِ مین
بدن مین ہو گئی بدبو مریض کے ساری
کہا وہ شہر کے لوگوں نے آکے بڑھیا سے
غرض ان سے وہ بڑھیا نے اپنے بیٹے کو
کہا مریض سے ایک روز روکے اسی بیٹا
اکیلا چھوڑ کے کٹو رختہ کو جاؤن مین
شفا یہم بخش جانکاہ سے تجھے ہو کب
ہوئی ہی اب تو نہایت ہی ہمپہ لا چاری
کہ دو روز گزرتے ہیں صاف فاقون سے
بیان یہم کرنے لگی زار زار رور و کر
جد ہر مین دیکھون ادھر بند ہی درِ امید
مگر کھلا ہی درِ دولت رسول اللہ
قصیدہ شانِ مقدس مین ایک کہتا ہوں
یہم کہہ کے شانِ مبارک مین یہم قصیدہ کہا

قصیدہ

نہ کوئی پاس رہا اسکے آشنا دیار
گدا ئی کرنے کو جاتی بکوچہ و بازار
کھلاوے آپ بھی کھا کیو غمزدہ لاچار
رو مال لیکے ہلاتی تمام شب بیدار
تمام جسم پھٹا لگ گئی لہو کی دھار
تمام ہو گیا کم زور اسکا جسم زار
مدام خاک پہ رہنا پڑا ہوا لاچار
تمام ہو گئے سزار اس سے اہل جوار
یہاں سے جاؤ یہم بدبو سے ہم ہوئے سزار
اٹھا کے شہر کے باہر رکھا بخت زار
یہ تیرا حال ہوا ہی مرض سے لاغر و زار
رفیق کون ہی اسجائے پر تیرا غنچوار
مرض گیا نہ تیرا گو کئے علاج ہزار
گدا ئی کرنے کو بالکل نہیں ہی شرمِ عام
کسی نے دید یا لقمہ تو ہو گیا افطار
تو اسکو دیکھتے تھی یہم کہہ ٹھا بیمار
کھلا نظر نہیں آتا ہی کوئی در زہار
اسی ہی در پہ کروں عرض حال لیل و نہار
قوی امید شفا کی ہی جھکوبے مکرار
ہزار عجز سے کر کے حال دل انظار

قصیدہ

شہ شفاعتِ عظمیٰ و واقفِ اسرار
کلیدِ قفلِ درِ رحیم حق بدستِ تست
محسوسِ مرا نام ہوئے این بنام
فرشتہ را بعنایاتِ پر عطا کردی
ملاذ و کہفِ غریبان شدی ز روزِ ازل
بمنزلتِ نرسد ہیچ یک ز پیغمبر
ز گفتگوئی تو جان یافت آنخوانِ میم
دوائے دردِ گناہ و خطا بدستِ تست

کریم و رحیم کو نین و سیدِ ابرار
ترجمی بکن اسی خواجہ ہوئے اہلِ جوار
بنامِ خویش نگاہِ کرم کنی یکبار
نگاہِ لطفِ بفرمائے ہمہرین لاچار
پناہی نیتِ بجز ذاتِ تو مرا ز نہار
توئی کہ سیدِ عالی مکانِ شہِ احرار
ز راہِ لطفِ سیحانی کن برین ہمیار
چہ دردِ عارضیم ہے نیا ردا ز تو فرار

توئی کہ مامن و ملجائے ہر ضعیف و نحیف
بغیر ذاتِ توسنی ندارد استظهار

قصیدہ شانِ معلیٰ میں جب ہوا اتمام
اسی ہی شب کو جو سو یا تو خواب کے اندر
جو آیا پاس تو اس نے مریض کے اوپر
بدن سے کھینچ لی پھر صاف اسکے چاکر
تمام کھال اڑی جسم ہو گیا شفاف
شف مریض کو جو وقت ہو گئی کامل
کہو تو کون ہو کیا آپکا ہی اسم شریف
کئی دنوں سے مصیبت میں آ گیا تھا میں
تمام جسم میں آزار تھا میرے حضرت
علاوہ رنج میں افلاس کا یہ ہے غلبہ
چھپاؤن آپ سے کیا اور ایک علاوہ ہوا

تو اسکے دل پہ نہایت خوشی ہوئی یکبار
بڑے وقار سے آتا ہی ایک شاہ سوار
اڑا دی لطف سے ہو وقت چادر بنی آتا
تو اس مریض سے دفع ہو گیا آزار
مثالِ ماہِ سوارِ رخِ تمام پرانوا
پکڑ کے دامنِ اقدس کو تب یہہ کی تکرار
ہوا ہی آپکا اسجائے کس سبب سے گذار
بغیر مادرِ غنچوار کو نہ تھا غنچوار
نہ چین دن کو تھی مجھ کو نہ رات کو تھا قرار
بجز گدائی نہیں اور صورتِ افطار
تمام شہر کے باشندگان ہوئے نیرار

مجھے نکال دیا صاف شہر سے آقا
میرے مصیبت و رنجش پہ کچھ نہ رحم کیا
پڑا تھا درد رسیدہ میں بہکس و مونس
خیال آیا مجھے ایک روز کچھ ایسا
تمام بستہ جہان کے ہوئے ہیں درواز
امیدوار ہزاروں امید کو تنہی
اسی خیال سے حضرت کیا قصیدہ شروع
قصیدہ آج وہ اتمام ہو گیا حضرت
یہ میرے سیکسی رنجش و مصیبت میں
یہ شان و شوکت و عظمت بزرگی و رفعت
یہ قول و فعل سے حضرت کے ہو رہے ہیں
غریب و بہکس و مفلس پہ رحم فرمایا
تمہارے لطف و کرم سے گمان ہی آقا
تو مسکرا کے کہا آپ نے کہ ہاں ہم ہیں
قصیدہ تو نے لکھا ہم کو وہ قبول پڑا
خدا کا فضل ہوا رہ تو تندرستی سے
یہ کہہ کے ہو گئے رخصت محمد عربی
جو دیکھا غور سے اپنے کو تندرستی ہی
اسی ہی وقت کیا غسل آب منگو کر
اسی کا نام ہوا ہی قصیدہ بردہ
عرب میں کہتے ہیں سب لوگ بڑا چادر کو

میرے بدن کی عفونت سے سب کی انکار
نظر تو کیجئے یہ دور چرخ ناہموار
نہ کوئی پاس رہا میرے آشنا و یار
قصیدہ شان محمد میں یک کروں تیار
یہ ہی شفیع و را کا کھلا ہوا دربار
پھر و نہیں خالی کچھ ایسی نہیں تھی سکار
امید و مطلب مقصد مراد کرا خط باز
بڑی امید ہی مجھ کو کہ میرا ہو گا کا
کئے ہو آپ نہایت کرم ہزار ہزار
کسی میں میں نے نہیں دیکھی ابتلا نہ نہا
کرم کے فضل کے بخشش کے لطف کے آثار
تمام آپ میں پیغمبروں کے ہیں اطوار
کہو تمہیں تو نہیں مصطفیٰ شہ ابرار
شفیع و راجم کو نین و احمد مختار
یہ تیرے عجز پہ کی مہربانی اسی ہشیار
کئی تمام تیری آج رنجش واد بار
ادھر کو ہو گیا یہ شخص یک بین یار
نہ تن میں آگے کی رنجش ہی نہ و آزار
دو گانہ شکر کا گذرانہ چہرہ نیک شہار
کہا جو شیخ نے در شان احمد مختار
اڑائی تھی جو محمد نے چادر اپنی آمار

لقب قصیدہ بردہ ہوا اسی ہی لئے
 میں اس قصیدہ کا تھوڑا کہا ہوں کچھ مومن
 عزیز و دیکھے حضرات کی اس شفاعت پر
 کریم و راحم و ارحم رحیم و رحمت حق
 کیا جو شیخ محمدؒ پر تم نے اپنا کرم
 اگرچہ درد گنہ میں یہ بہت ملا ہی بس
 مریض درد جدائی ہی یا بنی سمنی
 ستار ہی ہی تپ محرقہ جدا سنی کی
 بنفشہ رخ و گیوئے عنبرین دیکھے
 اگر نصیب سے غناب لب ملے تیرا
 نظر سے اس لب یا قوت فام کو دیکھے
 نگہ سے دیکھے اگر تیر جی چشم کے بادم
 سوائے اسکے ہی ایک دردِ معشیت کا
 سد و کچھ ایسی ہوا سرور زمین زمان
 ہمیشہ رنج و مصیبت میں و رہیں حضرت
 یہ کینہ رانی کے بدلے میں اہل کینہ پر
 تمہارے خجرا سلام سے یکا یک سب
 مراد سنی کی ہر ایک دلا دلا اللہ سے
 بعد کچھ ایسی کرو آج یا رسول اللہ

صلہ میں شیخ نے اور بھی تھی چادر اٹھا
 لکھے میں شیخ نے یک سو پہست و بہشت شعار
 شفیق عالم دنیا بھی ہیں شرابرا
 خدا نے انکو شفاعت پہ کر دیا مختار
 نگاہ فیض یہ سنی پہ بھی کرو یکبار
 تمہارا نسخہ بخشش تو ہی شفا آثار
 عطا کروا دے کچھ اپنا شربت دیدار
 عطا ہو اسکو طباشیر دے پیرانوار
 مرض ذرا نہ رہے یا بنی عالی تبار
 تو فرج دلپہ رہے عافیت سے لیل و نہار
 تو پائے قوت و طاقت مدام یہ بیار
 پڑے نہ روغن بادام سے سرو کا
 تمہارے صندل جوتے کیونہ پائے قرار
 تمام اہل بغاوت رہیں سدا بہار
 دوائی کیا ہی دعا بھی کرے نہ انیر کا
 مدام ہوتی رہے ہر طرف غیب کی مار
 بریدہ سر ہو خرابی سے زمرہ کفار
 زیادہ کیا کہے ہو آپ واقف ہرار
 کہ فتیاب رہیں سب تمہارے خد متگا

صلی اللہ علیہ وسلم

درد و پڑھ تو محمدؐ کی ذات پر سنی
 خلوص دل سے ادب سے مدام لیل و نہار

معجزہ ہذا بوزن عربی است

کیا محمد ہی راجم دوعالم
 کیا روایت ہی مومنو سنو یہ
 جا کے دریا پہ کر شکار ما ہی
 ایک یہودی نے جان خوشی سے سدن
 بولا عورت سے تو پکا اب اس کو
 کہہ کے یہ جب رخصت ہوا یہودی
 اسکی عورت نے پھر تو دھوکے ما ہی
 بعدہ دیکھی بھانپ بھی نہ کھائی
 بعد مدت آکر یہودی گھر کو ہ ہ
 تب کہا عورت نے وہی ہی مچھلی
 لکڑیاں کیا جل رہی ہیں جب سے
 سنکے یہ حیرت میں ہوا یہودی
 کیا اثر آتش کا مجھے بھلا ہو
 اس یہودی کو پھر ہوا تعجب
 لے کے ہانڈی حاضر ہوا و ہانے
 پوچھا حضرت نے اسکو اسمین کیا ہی
 اسکو مدت سے ہم پکار رہے ہیں
 گر خدا کے تم ہو بنی معتبر
 حال اپنا گر بولے زندہ ہو کر
 یہہ سخن سنکر اسکا جب بنی نے

اللہم صل علی وسلم
 ایک شکاری جو قصد کر مصمم
 لایا اسکو بازار میں ہو خورم
 لی وہی مچھلی اس کو دیکے درہم
 جا کے آتا ہوں کام کو میں اسدم
 لگ گئے وہاں چند روز اسکو پیچ
 رکھ کے چلے پہ آگے ہی مقدم
 آگے ہی پھر رکھ لکڑیوں کو باہم
 پوچھا عورت سے کیا پکا ئی ہدم
 تم گئے جب سے پکتی ہی اسی محرم
 پر نہیں پکتی ہی عجب یہہ عالم
 ہانڈی سے تب آئی صدا کہ آدم
 ہی و طیفہ میرا درود اعظم
 دل میں سمجھا ہی ما ہی مکرّم
 با ادب ہو پیش رسول اکرم
 بولا مچھلی ہی اس میں اسی معظم
 پر نہیں پکتی اسی ہی قایم
 زندہ کر اس کو پوچھے اسی ارحم
 لاوینگے تب ایمان تم پہ سب ہم
 کر دیا زندہ مچھلی کو بہ یک دم

زندہ ہوتے ہی ماہی نے کہا یہ
السلام صلوات یا محمد

عاجزی سے سر کو جھکا کر اُردم
والصلوات صلے علیک سلم

قصیدہ

ای شروع سرسختہ دو عالم
آیتِ رحم خا شدہ وجودت
روح جسم ہر دو جهان کدامت
از دم پاک تو دم جهان ست
اند مال زخم گنہ نیا بد
طل رحمت در افکنی بہ محشر

و سے ظہور و جسم وجود آدم
زان رحیم عالم شدی ای ارحم
جسم تو شد چون جان مگر مجسم
آمدہ دم از تو بجسم بے دم
ای بزخم مار رحم ت مرہم
ای شر اعلیٰ بندہ کمینہ

ہست سنی اسی بادشاہِ دیشان
جان فدائے اصحاب و آلِ مکرم

حال اپنا میں کیا کہوں حضرت
کیا جلا وے گی آگ مجھ کو بولو
تب بنی نے پوچھا سکھایا کہنے
عرض کی ماہی نے ہو مود ب
ایکدن میں چارے کو اپنے جو یاں
لب پہ دریا کے تب درود اقدس
پاؤ میں نے سنکر کیا ہی حضرت
کیا اثر آتش اب کرے گی مجھ پر
عرض کرتی ہوں پھر سنو یہ تم سے
آئی میں پھر ایکدن بسیر دریا

راز دل سے میرے ہو آپ محرم
کرتی ہوں میں ورد و درود اعظم
جو پڑھا کرتی ہی درود دایم
حال میرا سن لیجئے اسی مکرم
آب پر بھتی اسی آبرو سے زخم
پڑ رہا تھا کوئی بزرگ آدم
جب سے ہی ہی میرا یہ ذکر ہر دم
آپ کا جب ہو ذکر مجھے ہم دم
حال اپنا اسی سرورِ دو عالم
پکڑا مجھ کو صیام ہو کے اظلم

جب یہودی یہہ کر خرید مجھ کو
 بولا عورت سے لے چکا تو اس کو
 کہہ کہ یہہ رخصت ہو گیا و مان سے
 میرے ٹکڑے لاندی میں کر کے دخل
 بعد مدت آیا یہہ شخص گھر کو
 آگ کی گرمی بھی مجھے نہ پہنچی
 پوچھا عورت کیا یہہ پک رہا ہی
 سنکے حیرت میں آ کے لا یا مجھ کو
 جب تو حضرت نے کہہ دیا یہہ سنکر
 اس یہودی نے جب بنین یہہ بانی
 مرحبا ای پیغمبر مکرّم

گھر کو لا یا کپڑے میں باندھ محکم
 جا کے آتا ہوں کام کو میں اس دم
 کافی عورت تب مجھ کو ہو کے بیغم
 رکھ کے چوٹھے پہ آگ دی ای اکرم
 دے رہی تھی جب تک بھی آگ ہر دم
 آپ کی ہی تاثیر درودِ اعظم
 کر دیا تب عورت نے اس کو محرم
 آپ کی خدمت میں ایسا عالم
 ہی سا آفین درودِ اعظم
 یہہ کہا ہوا ایمان پر مسلم
 مرحبا ای صاحب کمال اعظم

قصیدہ

شد ثنائے تولدت ز بانم
 عشق تو دار و شعلہ بجانم
 یاد تو دار و آب در دمانم
 شد غنیمت یا مصطفیٰ محمدؐ
 کلمہ تو حرز گلوئے ایمان
 از ثنائت لطف سخن بر آید

وصف تو آمد تازگی جانم
 آہ می سوزد مندر استخوانم
 ذکر تو دار و نطق برسانم
 در زمان تو آمدہ ز مانم
 نام تو شد تعویذ حفظ جانم
 شد بیانت شیرینی بیانم

تو امام پیغمبرانِ اعلیٰ
 یا بنی من تنی مدح خوانم

لا کے ایمان اسلام پر ہو قایم

جب یہودی نے کی صفت بنی کی

صدق دل سے فرزندوں کو بیکر
ایسا سنی پر بھی کرم ہو حضرت

پڑھ دیا کلمہ دین پر ہو محکم
تا ابد ہو درودِ اعظم

ورد اس کا تو کرسد اسی
سرد بچھیر ہو آتش جہنم

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و احوال فرشتہ

شاہری دیتا ہوں دین دل سے کہ اللہ ہی ایک
حمد اور نعت کے بعد زمین پہ لکھتا ہوں سُنو
جبریل آئے تھے ایک روز محمدؐ کے قرن
بال و پر جلگئے تھے بس وہ فرشتے کے تمام
وہ فرشتہ تو نہایت ہی عظیم الشان تھا
بس تعجب ہوا جبریل کو کیا باعث ہے
پوچھا جب روبرو جا کر اسے یہ بعد سلام
اس فرشتے نے کہا کیا کہو کچھ سے احوال
تو نہیں جانتا کیا مرتبہ اعلیٰ تھا میرا
پوچھا جبریل نے وہ کیا ہی بیان کر مجھے
بولا باعث یہہ تھا ایک شب کو نبی صلی علی
ہیضہ وہ بھی شب معراج خدا نے اُن کو
سے تعظیم کی حضرت کی مگر جب مجھ کو
مجھ سے تعظیم نہ برائی نبی کی جدم
کیا سبب تو نے مجھ کی نہیں کی تعظیم

اور یہہ کہتا ہوں رسول اسکا محمدؐ بیشک
یک عجب معجزہ حضرت کا نہیں اسہین شک
تو زمین پر ملا رستے میں انھیں ایک ملک
آہ بھرتا ہوا سر دیتا تھا ہر بار شیک
فیضیاب ہوتا تھا بس اس فرشتہ کی یک
ایسا مقبول فرشتہ ہی پڑا ایسا الگ
کیا سبب ہے کہ خدا نے تجھ یوں ڈالا جھٹک
قہر مجھ پر ہوا جب سے میں پڑا ہوں اب تک
یک خطا ہو گئی اس سے میں آہرک
جسکے باعث ہوا مرد و دھندہ اسی پرک
قرابت حق میں چلے جاتے تھے طی کر کے
یاد فرمایا تھا با فضل و کرم اپنے تک
ایسی غفلت ہوئی یکبارگی عقل جھڑک
تو ندا حق سے مجھے آئی کہ ای مرد و ک
بس یہہ سنتے ہی میرے دہین لگا لگا کر

بال و پر جملگئے اوسوقت میرے اکبریل
 اب کہو تم کہاں جاتے ہو جلا اسی جبریل
 اُس فرشتے نے کہا اس طرح جبریل سے تب
 یا تو حضرت کے ملک مجھ کو پکڑ کر چلے
 الغرض سنکے یہ جبریل ہوا وہاں سے ان
 اور بنی سے کہا تم رحمت عالم ہو یقین
 پوچھا حضرت نے کہو خیر تو ہی انھی کھائی
 ایک فرشتے نے خطا کی ہے تمہاری حضرت
 بال و پر جملگئے ہیں اس کے زمین پر ہی پڑا
 یعنی تعظیم نہ کی آپ کی حضرت اُس نے
 ایسے مقبول فرشتے کا ہوا ہی یہ حال
 الغرض عرض یہ ہے آپ کی خدمت میں میری
 سنکے حضرت نے کہا اسکو کہو اسی جبریل
 حق تعالیٰ نے تجھے مقبول کرے گا اِسلام
 اسکو جبریل نے یہ حکم سنایا حبد م
 بار اول جو پڑھا ذات مبارک پہ درود
 بار دوم جو پڑھا اُس نے درود اقدس
 بار سوم جو پڑھا اُس نے محمد پہ درود
 جاتے جاتے کہا حضرت سے کہو عرض قبول
 حشر تک ہووے گی جو مجھے عبادت حضرت
 بولے حضرت اُسے کی میں نے تیری عرض قبول

قہر میں آگیا ہوں اڑ گیا سب نہہ کا نمک
 بولا جبریل میں جاتا ہوں محمد کے ملک
 بعد پیغام خدا کیجئے کچھ میری کمک
 مجھ میں طاقت نہیں دروڑ کے گیا ہو چنگ
 حکم حق کہد یادرواد پہ دیکر دستک
 کچھ گنگا روں پہ ہو رحم شہر پر بارک
 بولا جبریل کہ اسی رہبر عالی مسدک
 ایسے کچھ قہر خدا میں ہی پڑا ہو کے تنک
 غم سے روتا ہی نہایت ہی مثال کو دک
 اس لئے آگیا ہی قہر میں رہے سے ڈھلک
 ایک دن میرا بھی ویسا نہو حال کو دک
 آپکے رحم پہ ہی اُسکا پڑا کام اٹک
 تادرواد آج پڑھے مجھے یہ ادب سے وہ ملک
 پیشتر سے بھی زیادہ ہو تیرے رخ چمک
 شکر کر کر کہا واصل علی ہو کے خنک
 اوٹھ کے بیٹھا جو پڑا روتا تھا ایلے کے ملک
 پر نکل آیا اوسے فضل خدا سے بلیک
 چلے یا اڑ کے فلک پر نہ لگی ایک پلک
 روز محشر میں رہوں آپ کے دہن سے بلیک
 کی تار آپ کی امت پہ وہ میں نے بیشک
 مجھے کو مقبول کیا حق نے چلا جا بہ فلک

اس فرشتے کی جو کی عرض محمدؐ نے قبول
اس فرشتے کو ملا مرتبہ آگے دئے چند
اس فرشتے پہ کیا رحم جو تم نے حضرت
بال و پر جلگئے لاچار پڑا ہوں حضرت
بال و پر کر کے عطا اپنی عنایت سے بنی
مجھ کو مقبول کرو حشر میں سنا کے تلے
زخم عصیان پہ میرے مرہم کا فور بنے
بس ہی سنی کو اگر سایہ دیوار ملے

چرخ چارم پہ نوازا وہ خوشی کا طبلک
فینض پانے لگا پھر اس سے فرشتہ ہر یک
عرض سنی بھی کرے ہی نہ کرو ہکونک
اوج رہے سے زمانے نے مجھے الٹا ٹپک
میرے سینے سے جدا کیجئے غم کا کرک
اپنے دامان سے حضرت مجھے دینا نہ چٹک
روضہ پاک کا لیبار جو دیکھوں آہک
یا نبیؐ آپ کا جھانے پہ ہو دو کو شک

دین و دنیا میں ہر ایک دم اسی رسول ابرار
کیجئے فضل و کرامات سے سنی کی لنگ

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و فضیلت درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰىكَ صَلَاتُكَ

يَا مُحَمَّدُ نَبِيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ

بعد نام نبی رسول اللہ
باطہارت میں مبتلان آ کہ
باپ کو لے کے جلد یا ہمارا
یک بیک ہی براہ بیت اللہ
باپ بیٹے وے دونوں شام چگا
تھی ترقی میں بخش جاگاہ
قوت دست و پا گئی واللہ
نافذہ چل دیا بوقت چگا ہ

پہلے کہلا آ کہ اللہ
معجزہ یک نبی کا لکھت ہوں
کعبۃ اللہ کی حج کو کوئی شخص
باپ بہار ہو گیا اس کا
ایسی حالت سے راہ چلتے تھے
کچھ نہ صورت تھی اس کو صحت کی
جبکہ بیمار ہو گئی زاید
رہ گئے باپ بیٹے جنگل میں

بے کسی پر وہ اپنی ہر یک دم
 اس مصیبت پہ پھر علاوہ ہوا
 رنج پر رنج ہو گیا جو اسے
 ولین کہتا تھا ہر لہ لہ زاری
 ایک تنہائی دو سرا یہ غم
 کیا مین موت کا اب کروں اسباب
 دفن اب کس طرح کروں اس کو
 روتے روتے اوٹھائی چادر کو
 دیکھتا کیا ہے باپ کو اپنے
 حال یہ دیکھ پھر ہوا مغموم
 کیسی آفت ہے یا الہی یہ
 میری رسوائی ہووے گی بچہ
 مجھ کو اور باپ کو میرے یارب
 یا الہی مراد کو پہنچا کہ
 وادرس ہے تو داد کو پہنچا
 اس دعا میں تھا وہ غریب وطن
 یک سوار آیا پہنے سبز لباس
 آتے ہی لاشہ سیہ رو پر
 ہاتھ پھرتے ہی اسکا لاشہ پر
 دیکھ کر حال باپ کا وہ شخص
 دامن اسوار کا پکڑ کر پھر

رورہا تھا پڑا بسالہ و آہ
 باپ اس شخص کا موانا گاہ
 پھینک کر رورہا تھا سر کی کلاہ
 کیا مصیبت میں ہونچیں یا اللہ
 سب طرح سے ہوا مین آج تباہ
 غسل کو یہاں کہاں ہے رو دو چاہ
 مین ہوں تنہا نہین کوئی ہمراہ
 منہ سے مرد کیے جب بیک ناگاہ
 سارا چہرہ ہوا ہی صاف سیاہ
 سرد تر دل سے ایسی کی کی آہ
 باپ سے میرے کیا ہوا ہی گناہ
 ذکر یہ ہو جو خلق کی افواہ
 اپنے لطف و کرم سے دتو پناہ
 ہے غریب الوطن یہ جہ جت غم
 داد خواہان ہے نہ وہ درگاہ
 ہو گیا جب کچھ ایسا فضل آہ
 اس بیابان میں غیب سے ناگاہ
 ہاتھ اپنا پھرا دیا ہاتھ
 چمکا مرد کا چہرہ مثل ماہ
 خوش ہوا ولین اپنے خاطر خیر
 عرض کی کون ہو تو دین پناہ

اس مصیبت میں پھنکے میں حضرت
 آپ نے مجھ پر رحم فرمایا
 نام جب تک نہ اپنا بولو گے
 وہ سوار اسے بولا یہہ سنکر
 نام سے میرے کچھ کو کیا مطلب
 تیری حالت پر رحم کر ہم نے
 اس نے کی عرض پھر بجز ادب
 عاجزی اسکی دیکھ کر بولا
 ہم درود شریف میں ایمر
 باپ تیرا بوقت خواب مدام
 جبکہ وہ مر گیا باہین حالت
 کی جناب خدا میں تونے دعا
 حق تعالیٰ کو رحم آیا بہت
 ہو بھجوا یا پاس لاشے کے
 روسیا ہی بدل ہی ہم نے اب
 اتنا کہہ کر اسے ہوئے رحمت
 الغرض اس نے کر کے کچھ تدبیر
 یا رسول خدا سے عز و جل
 وہ بھی پڑھتا ہوا روتہم پہ درود
 آپ روشن کرو بمشعل نور
 با نجات میں جو دشمنان دین

لا غری سے بنا تھا مثل کاہ
 کہنے اس بات سے کیا آگاہ
 دو نگاہا من نہ لاکھ سے ہر گاہ
 تو نے یہ بات اچھی کی اسی آہ
 دست دامن سے میرے کھکھوتا
 کام جو کچھ تھا کر دیا شد
 نام اپنا کہو تو شاہنشاہ
 نام کہتے ہیں اپنا رہ تو گواہ
 اپنی رحمت کی آئے کرنے پنا
 ہم کو پڑھتا تھا پانویں شد
 چہرہ اس کا ہوا گشت سیاہ
 لاش کو لیکے باپ کی سر راہ
 سنکر رونما تیرا بزار می آہ
 آپ فرما کے رحمت کی نگاہ
 حکم حق سے ہو جب دلخواہ
 وہ درود شریف صاحب چاہ
 لاش کو دفن کر لی حج کی راہ
 عرض سننی کی ہی یہ شام پگا
 کیجئے اُسپہ بھی کرم کی نگاہ
 ہی گناہوں سے اسکا دل جو سیا
 ایک پل میں وہ ہو وین سار تباہ

اس طرح سے انھیں ہر میت ہو
سکے جو جائین یک بیک معدوم
راہ پر لاؤ ان کو اب حضرت
یہہ مرادین دلا دوا اللہ سے

شیر سے بجائے جی طرح رو باہ
آپ کی راہ کے جو ہیں بد خواہ
جو کہ راہ خدا کے ہیں گمراہ
یا حبیب اللہ فی سبیل اللہ

دین و دنیا میں اپنے سنی کو
خوش رکھو ہر طرح سے دین کے شاہ

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وراحوال سوس

ہی محمدؐ ہادی کون و مکان
ہی محمدؐ سرور دنیا و دین
مومنو خاموش رہ کر باادب
با طہارت ہاتھ میں لے کر قلم
کی بیہودیوں نے ایسی مصلحت
الغرض ان سب نے لایک جانور
گھوڑ پھوڑا و سکو کہیں اہل دکن
فارسی میں نام اس کا سو سمار
پڑوہ جلکر آگ سے تھا مر گیا
الغرض وے رو برو حضرت کے آ
اور کہا ہم کون ہیں فرمائے
اور اس ٹھیکے کی مٹھی ہی نہاں
سینے حضرت نے خدا سے کی دعا

ہی محمدؐ رہنمائے انسان جان
ذات جسکی رحمتہ للعالمین
کیا میں لکھتا ہوں اسے سن لیجا
معجزہ حضرت کا کرتا ہوں
آزمائیں کچھ محمدؐ کی صفات
رکھا ایک پتیلی میں سکو با
گوہ اُردو میں کہیں سب مرد
اس کا ہی اکثر پہاڑوں میں
چلے وہ جسے
بجائے ہو کر وہ تھیں
کیا ارادہ رکھتے ہیں بتا
گر خدا کے ہو نبی کیجے
حق نے تب حضرت کو آ

جب یہ حضرتؑ نے کیا اُنے کلام
 یہ ہر ارادہ تم سبہوں نے ہی کیا
 کرو وہ بولے حال اس تھیلے کا اب
 نور نہ جھٹلا دیونگے اسوقت ہم
 یہ تمہارا ہی ارادہ صابو
 اور اس تھیلے میں ہی ایک جانور
 پڑ ہوا ہی جلکے وہ مثل کباب
 گھڑی کھولے وہی تھا جانور
 حکم حق آیا کہ تم یا مصطفیٰ
 پھر تو حضرتؑ نے اُسے زندہ کیا
 السلام اسی سید دنیا و دین
 مردے کو ہی زندہ کرنا تیرا کام
 گر مین ہونگا آدمی یا مصطفیٰ
 جب تو حضرتؑ نے خدا سے کی دعا
 آدمی جب بن گیا وہ سو سار
 مر جا اسی ذات اگر مر جا
 عرض کی حضرتؑ یہ
 وقت میں موسیٰ کے اسی شاہ ہوا
 اقب موسیٰ میں تھا یا مصطفیٰ
 جب پڑھوں تو ریت میں یا مصطفیٰ
 کہ مین پڑھتا تھا رے نام کو

جانتا ہوں تم یہودی ہو تمام
 آزمانا مصطفیٰ کے پاس جا
 جب تو ایمان لاوینگے ہم سب کے سب
 دیونگے ذلت او سے ہو کر ہم
 دی خبر اللہ نے مجھ کو تم سُنو
 نام اُس کا گوہ ہی مشہور تر
 کھول دو تھیلے کا منہ اب بے حجاب
 سچ کہ جلکر کوئلہ تھا سر بسر
 اسکو زندہ کر دو با صدق و صفا
 جب ہوا زندہ تو حضرتؑ سے کہا
 السلام اسی رحمت للعالمین
 السلام اسی روح اعظم السلام
 حال اپنا سب کہوں گا بر ملا
 بن گیا وہ آدمی ایک مرتبا
 پشت خم ہو کر کہا تب ایک با
 رحمت اللعالمین
 بے سبب سے متصل ما جرا
 آدمی میں تھا مگر عالم بڑا
 اپنے مذہب میں تھا کامل خوب
 نام آتا تھا بھٹارا جا بجا
 دشمنی ہوتی تھی مجھ نا کام کو

بسکہ ہو کر بے نہایت دل ملول
 چھیلون گرسو بار با بغض تمام
 دیکھتا پُر زے پہ گرنام آپ کا
 ذکر ہی ایک روز کا یا مصطفیٰ
 غیب سے آیا طپانچہ ناگہان
 با فضیلت یہ وہ اسم پاک ہی
 جی طرح اُسکو جلا یا اسی لعین
 جبکہ یہ آواز آئی کان میں
 آدمی کا ہو گیا میں سوسما ر
 پھر تو گھبرا کر بہ نا امید و یاس
 عرض کی موسیٰ سے اسی صاحب کمال
 واسطے میرے دعا فرمائے
 پوچھا جب موسیٰ نے مجھ سے ماجرا
 جب تو موسیٰ نے نہایت ہو خفا
 بولا اسی مردود تو نے کیا کیا
 پھر تزار ہی کر کے موسیٰ سے کہا
 پھر نہیں کرنے کا ہرگز ایسا کام
 سنکے یہ موسیٰ نے کی حق سے دعا
 جب دعا موسیٰ کی بالکل رد ہوئی
 تو نے بے ادبی کی جس سے بے حیا
 سنکے یہ میں نے خدا سے کی دعا

چھیلتا اس نام کو میں یار سو
 پھر لکھا جاتا تھا قدرت سے
 بغض سے آتش میں اُسکو
 میں نے ڈالا آگ میں نام آ
 پھر نہا آئی کہ سن اسی بد
 صاحب عزت شہر لولا کر
 اس طرح تو بھی جلے گا بالیہ
 مسخ صورت ہو گئی اُس آ
 شکل دیگر ہو گئی تب ایک
 پہنچا میں یکبارگی موسیٰ سے
 اس طرح سے ہو گیا ہی میرا
 صورت اصلی پہ مجھ کو لا
 حال جو گذرا تھا میں نے سب
 کی ملامت مجھ کو جب بے
 جیسی بے ادبی کی دی
 واسطے میرے کرو حق سے
 تھا کہ اب
 رد ہوئی اوسو سے
 بات یہاں وقت پر مجھ سے
 اسکی ہی مقبول ہووے
 یا الہی ہی یہہ مجھ سے

مصطفیٰ کے وقت تک مجھ کو خدا
 الغرض موسیٰ سے لے کر آپ تک
 میں نے جا ہر ایک سے چاہا مدعا
 جاحمد مصطفیٰ کے پاس تو
 ہو کے نا امید ہر ایک سے میں تھا
 ہونے کا امیدوار
 ذکر ہی ایک روز کا ایک مرتبہ
 کر خوشی اسی دل جلے پھر تاہی کیا
 میں نے ہاتھ سے سنی جب یہ خبر
 آئی کہ پہنچون آپ کے قدموں تلک
 جبکہ دوڑا ہو نہایت بے قرار
 جس طرف کرتا تھا نہہ اس طرف کو
 شوق مجھ کو آپ کا تھا یا رسول
 چاہتا اس آگ میں ایک مرتبہ
 یہ یہودی سی مجھ کو دے ان سے یکبیک
 شکر اللہ میری برائی مراد
 کے یہ کلمہ پڑھتا تھا
 اے اللہ کی درگاہ میں قبول
 جو تھے جتنے یہودی ل سے تب
 شرف سب کے سب ایمان سے
 کو بھی فضل و کرم سے یا رسول

زندہ رکھ اپنے کرم سے اس جگہ
 ہو گئے جتنے نبی بے شبہ و شک
 ہر پیغمبر نے ہی مجھ سے کہا
 ہی تیرا حامی و ہما بے گفتگو
 وادئی ویران میں سر مار تا
 پھر ہاتھ دشت میں ہو بے قرار
 ہاتھ غیبی سے آئی یہ ندا
 لے زمانہ مصطفیٰ کا آگیا
 بے تحاشا دوڑا یا خیر البتہ
 دیکھ کر پاؤں سعادت یکبیک
 آگ تھی چو طرف بس یک پر شرار
 آگ آتی تھی نظر بس رو برو
 کر لیا اس آگ میں جلتا قبول
 یا رسول اللہ میں جگر رگ گیا
 لائے حضرت آپ کے قدموں تلک
 آپ کی رحمت ہوئی مجھ پر زیاد
 مرتبہ اس کو ملا ایک معتبر
 ہو گیا وہ ایک صحابی رسول
 پڑھ دیا ہر ایک نے کلمہ باادب
 رہ گئے خدمت میں دل اور جان سے
 کیجئے اپنی سلامی میں قبول

آتشِ عصیان سے جلکر ہون کباب
جب طرح جنور ہوا ہی دل میرا
بخشنے حسرت کو اور مسلم کو سب
قابل و لائق کو اور حنفی کو بس
اور جو ہیں میرے اقارب یا بنی
اور سب اہل جماعت کو عام
اور متامی مومنین اور مومنات
اور اسی سنی کو تم یا مصطفیٰ
بس یہ سنی آپ کا ہی مدح خوان

بخشِ صحت مجھ کو ای عالجنا ب
بخشنے انسا نیت یا مصطفیٰ
خوبیان دنیا و دین کی روز و شب
لنعتِ عقبی پہ دیجئے دست رس
دو جہان مین و سہیں خوشدل بھی
یکدلی بخشو بآرامِ تمام
ہر دو عالم مین رہیں راحت کے ساتھ
مت کرو ہر حال خدمت سے جدا
کیجئے اس پر عنایت ہر زمان

مصطفیٰ پر دل سے اسی سنی مدح
پڑھ درود و فاتحہ ہر صبح و شام

صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ آہواز جنابِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محمد شافع کل مذہبین ہی
محمد رہنمائے مگر ہاں ہی
محمد زینتِ دین و یقین ہی
سنوای مومنو یہ میری تقریر
عرب کے سمت ہی ایک شہر معبود
یہودی کوئی ایک رہتا تھا اہل
اسی مہول جاگردشت اندر
رکھے مضبوط ترستی نئے کر

محمد رحمت للعالمین ہی
یقین ایسا بخش کافران ہی
محمد دافع ہر کفر و کین ہی
کہ اعجازِ نبی کرتا ہوں تحریہ
ہی طایف نام اس بستی کا شہر
وہ جنگل مین ہمیشہ صید کرتا
لے آیا اک ہرن مادہ پکڑ کر
تھے اس ہرنی کو دو بچے مقرر

مگر جنگل میں تھے وہ آہ بھرتے
 مصیبت کیسی اُن چوں پائی
 تھی ہر نی اُطرف غمگین نہایت
 اُدھر چوں پہ تھی ایک بے قرار
 اُدھر بھوکے پیاسے بچے دو نو
 اُدھر کو بھوک سے بچے تھے بیدم
 ترپتے تھے اُدھر بھوکے پیاسے
 اُدھر ہر نی کھڑی تھی سخت ناچا
 مسلمانو ذرہ دیکھو نظر کر
 کسی کا دوست کوئی چھو جاوے
 خصوصاً ہونی چوں کی جدائی
 اگر ان ہو یا ہووے حیوان
 تھی ہر نی گرچہ وہ حیوان لیکن
 اگرچہ ہو گئی تھی سخت تر قید
 و عایہ دل میں کرتی تھی الہی
 خدا کا فضل کچھ ایسا ہوا جب
 کہا ہر نی نے اسی سال عالم
 کہ ہو تم رحمت عالم بشہرت
 فقط انسان کے راحم نہیں ہو
 کہا حضرت نے کہہ کیا تجھے غم ہی
 کہا ہر نی نے ناخ مجھ کو کر صید

نہایت غم سے مان کو یاد کرتے
 تھے یک بھوکے دگر مانکی جدائی
 تھا چوں کا بچھڑنا اُس پہ آفت
 اُدھر ہر نی کھڑی تھی غم کی ماری
 اُدھر بھی غم سے فاقہ تھا ہر کو
 اُدھر ہر نی پہ تھا ایک سخت تر غم
 بچھڑ کر مان سے بچے ہوں راسے
 یکا یک قید میں ہو کر گرفتار
 مصیبت جو تھی اُن چوں کے اوپر
 تو وہ سووے نہ پیوے اور کھاوے
 بڑی ہوتی ہی ایک دل پر بُرائی
 محبت سب کو ہی بچو نکلی یکساں
 محبت سے نکھائی کچھ وہ ابدن
 مگر فضل خدا پر کر کے امید
 طفیل مصطفیٰ دے تو رہائی
 رسول اللہ آئے ناگہان تب
 میری فریاد ہی ایک تم سے اہم
 مصیبت میں ہوں مجھ پر کج رحمت
 کہ تم تو رحمتہ للعالمین ہو
 کہ جس باعث سے تو یوں چشمِ بیدار
 رکھا ہی اُس یہودی نے مجھے قید

میرے چھوٹے بہن بچے مصطفیٰ دو
 سوا میرے نہیں ہی اُنکا غمخوار
 وے بھوکے ہو کے ہونگے تلمکاتے
 خبر یہ نہ بھی نہیں یا مصطفیٰ اب
 دے شاید زندہ ہیں یا مر گئے ہیں
 میری یہ عرض ہی یا مصطفیٰ اب
 پلا کر دودہ بچوں کو مین اِدم
 یہہ نہ کہ کیفیت ہرنی سے حضرت
 مین ہوں ضامن اسے تو چھوڑ دم
 اگر آوے گی یہہ پھر نہ اس جا
 ہوئے ضامن وہ ہرنی کے جو حضرت
 ادھر کو وہ یہودی بے نہایت
 تمامی قوم کو اپنی بلا کر
 کہ مین نے آج ایک ہرنی پکڑ کر
 محمدؐ نے دی ہرنی کی ضمانت
 ہی یہہ بھی وعدہ یہہ آو گی پھر کر
 محمدؐ کو مین لایا داؤ مین اب
 وہ جنگلی جانور ہی آو گی کب
 ادھر کو تھا یہودی خافلی مین
 ادھر جنگل مین سر نہ نہی جب او
 کہا اُن دو نو بچے ہرن سے

مین جنگل مین نہیں ہی دودہ اُنکو
 پلا دے دودہ اور اُنکو کرتے ہیں
 جدائی سے میری آنسو بہاتے
 پچھ کر مجھ سے مین وک بجا اب
 توار شیر کا ہو کر گئے مین
 مجھے چھوڑا دوا ز بہر خدا اب
 چلی آتی ہوں اب اسی شاہِ اکرم
 کہے اِدم یہودی سے بے لغت
 پلا کر دودہ آوے گی مقرر
 تو پھر اُس وقت کر مجھ سے تقاضا
 یہودی نے اُسے چھوڑی عجالت
 ہوا خوش اور دلیر آئی فرحت
 کہا ایک کام کیا بن آیا بہتر
 رکھی تھی باندھ کر رستی نے پر
 ہی چھوڑا وائی اُسے مجھ سے بد
 نہ آوے تو تو مجھ سے مقرر
 کہ کھجاتی ہی اسکی جھوٹا اب
 اسی پر اسکو ذلت دیوینگے اب
 کہ اسی گفت گوئے جاہلی مین
 تو آئے رو برو سے بچے دونو
 تو آئی چھوٹ کر کس مکر و ن سے

شکاری آ کے مجھ کو لے گیا تھا
 کہا ہرنی نے اُن بچوں سے کہ
 رسول اللہ کو ضامن دیکے باہم
 کہا بچوں نے اسی امان یہہ کیا کی
 اگر جھوٹا یہہ تیرا وعدہ ہو اب
 تو کر کے آئی ہی اب کام کیا
 رسول اللہ کی خدمت میں چل کر
 یہہ لکھ ران دے دو نچے پکا پاک
 ہی اب تک یہہ نشان طایف میں کھو
 ہی نقشِ سُم ابھی پتھر کے اندر
 غرض ہرنی معہ بچوں کے آئی
 یہود کی کو تعجب ہو گیا جب
 پڑھا کلمہ محمد کا بہ شہرت
 جو چمکا اسکے دل پر نور ایمان
 مجھے بھی یا رسول اللہ کرم سے
 یہہ آفت سخت تر ہی مجھ پہ آئی
 مسلمانوں کو ہو کچھ ایسی ہمت

تو آئی کس طرح سے پھر کے اسجا
 سنو احوال میرا کان دھر کر
 پلانے دو وہ میں آئی ہوں اہم
 رسول اللہ کو ضامن دیکے آئی
 رسول اللہ کو ذلت ہو دی گی تب
 نہیں پوینگے اب ہم دو وہ تیرا
 پٹنگے دو وہ تیرا ہم مقدر
 محمد کے قین تب آئے بیشک
 جو پتھروں پر سے ہرنی آئی تھی او
 نظر سے دیکھتے ہیں لوگ اکثر
 سعادت دیکھ کر حضرت کو پائی
 خدا نے راہ بتلائی اُسے تب
 خدا نے دین کی دی اسکو نعمت
 یہود کی ہو گیا اُردم مسلمان
 بچا لینا جہان کے درد و غم سے
 کہ دو اس قید دنیا سے رہائی
 کہ جس سے کفر سب پاوے نہایت

تو سنی ختم کرا ب پڑھ کے صلوات
 جناب سید عالم پُر ن رات

معجزہ خرمہ از جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ہے بحث جب کی تھی جنہوں نے
ہوئے شرمندے اور چھوٹے نہایت
رسول اللہ کے روبرو آ
پڑھا کلمہ سے تینوں نے بیکدم
مشرق ہو گئے ایمان سے تینوں
مسلمانوں پر سب تم یا محمد

گو اہی اسکی جب پائی انھوں نے
خدا نے انکو دی اسدم ہدایت
لیا تینوں نے پھر رستہ خدا کا
کیا اللہ نے انکو مکرم
ہوئے صدقے نبی پر جان تینوں
بلاطف خاص کیجے فضل بید

بنی پر پڑھہ درود اسوقت سنی
وہ ہیں بحث سے روز سخت سنی

معجزہ آنحضرتؐ

محمد ہدایت دہ گمراہان
سنو منو تم بگوش قبول
ہوا بولہب جبکہ سردار قوم
لگا ہونے ظلم و ستم جا بجا
بنی بکر سے جانکے مانگی پناہ
وہ ان سے نکل وہ شہدِ لفرور
وہ ان جبکہ کی دعوت اسلام کی
تھے وہ سب کے سب دشمنانِ خدا
سخن پہ نہیں جب نہ آیا پسند
وہ ان سے نکل کر رسولِ خدا
عدا ترس تھا اسجگہ ایک غلام

محمد ہی سردارِ کون مکان
میں لکھتا ہوں اعجازِ حضرت رسول
تو بد ہو گئے سارے آثارِ قوم
تو مکے سے نکلے رسولِ خدا
ندمی اس نے حضرت کو آرام گاہ
رہا جا کے طایف میں تا چند روز
جو کی بات تھی نیک انجام کی
مگر زید بن حارثہ ایک دوست تھا
لگے دینے حضرت کو سارے گزندہ
لئے دم ذرا باغِ عتبہ میں جا
تھا قوم نصار اعدا میں اسکا نام

ایک انگور کا خوشہ لاکر دیا
 خوشی سے اسے لیکے کھانے لگے
 کہا جس فصاحت سے یہ لفظ تو
 کہا آپ نے ہی یہ اس کا نام
 کہا آپ نے قوم تیری ہی کیا
 کہا آپ نے مجھ سے سننا یہ
 کہا تم نے پہچانا کیونکر کہو
 کہا حال یونس کا سن ایعزیز
 کہا آپ کا نام کیا وہ غلام
 کہا اس نے اس وقت تعجیل سے
 تیری شان میں نے پڑی ہی دم
 خبر یہ بھی انجیل سے ہی مجھے
 کیا ہی خدا نے تجھے ارجبند
 تیرا دین چاروں طرف ہو عیان
 یہ کہتے ہی اگر قدم پر گرا
 مجھے اپنا کلمہ پڑھا دیجئے
 تو حضرت نے کلمہ پڑھایا اسے
 وہ دن سے شہر دین نے سکے کو جا
 مجھے بھی بفضل و کرم یا رسول
 فضیلت تیری میں کروں کیا رقم
 سخت پر کر ختم اب سنیا

تو بسم اللہ کہہ کر رسول خدا
 تو حیرت میں اگر کہا شخص نے
 سنائے میں نے ہرگز نہیں ہی کہو
 کہ جس نام سے ہی جہان کو قیام
 کہا عیسوی ہوں میں شاہ و پادشاہ
 یقین ہی وطن تیرا یونس کا وہم
 کہ تھا کون یونس بیان تو کرو
 رسولوں سے تھا وہ بھی یک بائیں
 کہا شہ نے میرا محمد ہی نام
 تیری شان ثابت ہی انجیل سے
 تو ختم رسل ہو گا اسی نیک نام
 ستاویں گے سب اہل مکہ تجھے
 کسی سے نہ پہنچا تجھے کو گزند
 ہو روشن تیرے دین سے سارا جہان
 کہا آج سے میں مسلمان ہوا
 سب احکام دین کے جتا دیجئے
 سب اسلام اپنا جتا یا اسے
 بشکرانہ وہ ان طوف کہہ کیا
 کراہی تو خدمت میں از بس قول
 کہ اب رہ گیا چاک ہو کر مسم
 ہو نصرت نبی تجھ سے کب سنیا

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم در احوال عکاشہ

کر کے اول با وضو حمد خدا سے دو جہان
 ذکر ہی ایک روز کا حضرت محمد مصطفیٰ
 ہو گیا اسی مومنو کی بار جب وقت نماز
 عرض کی ساروں نے حضرت سے یہہ سو کر با آؤ
 آپ نے فرمایا اب مجھ کو نہایت ضعف ہی
 جاؤ تم صدیق اکبر کو کرو اپنا امام
 حکم کے موجب صحابی سارے مسجد کو گئے
 دیکھا جب صدیق نے محراب خالی ہی پڑا
 مار کر نعرہ نہایت شور سے یک مرتبہ
 سب صحابیوں نے پھر حضرت کے آکر روبرو
 سنکے سب احوال کو بولے محمد مصطفیٰ
 جب تو عبد اللہ بن عباس اور حضرت علیؓ
 گھس رہے تھے دو انگوٹھے مصطفیٰ کے چاہ پر
 الغرض مسجد میں جا صدیق کو کر کے امام
 اور تھوڑا دغظ فرما کر کہا اسی صاحبو
 ظلم کچھ میں نے کیا ہے تم پر یا کچھ قرض ہی
 سب صحابی آہ بھر کر شور سے رونے لگے
 ایک عرب بولا ہین میرے تین درہم آپ پر
 دوسرا ایک شخص آکر روپرو حاضر ہوا

بعد کچھ لکھتا ہوں میں حال نبی آخر زمان
 لیٹے تھے بستر پہ بس بیمار ہو کر ناتوان
 سب صحابی متفق ہو آئے حضرت کے مکان
 آئے مسجد کو اب آپ اسی امام دو جہان
 کچھ نہیں طاقت ہی اب میرے بدن کے درمیان
 بعد میرے ہی وہی بس پیشوائے مومنان
 اور امام اپنا کیا صدیق اکبر کو وہاں
 ہی نہیں وہ ذات پاک بادشاہ انس جان
 کھا کے چکر گر پڑے بیہوش ہو کر ناگہان
 حال وہ صدیق اکبر کا کیا سارا بیان
 لے چلو مسجد کو مجھ کو تھام کر اسی مہربان
 لے چلے حضرت نبی کو تھام کر وہ پہلوان
 گھر سے لیکر تاجہ مسجد پڑ گئے تھے دو نشان
 بیٹھ کر پڑھ لی نماز ظہر شاہ مردان
 الوداع ہوتے ہین ہم تم خوش ہو ہر ایک
 مجھ سے اب لے لیجئے جو کچھ ہی بد لا بیگان
 لے زمین سے تا فلک ایک ہو گیا شور و فغان
 آپ نے وہ لودائے اسکو وہ درہم اس زمان
 اسی مسلمانو عکاشہ نام تھا اسکا عیان

بولا حضرت کو تمھارے ہاتھ سے روزِ سفر
 مین برہنہ پشت تھا اسوقت پر یا مصطفیٰ
 آپ کے کہنے سے بدلہ چاہتا ہوں یا نبی
 سنکے حضرت نے کہا اسکو جزاک اللہ
 سنکے یہ صدیق اکبر آہ بھر کر زار زار
 کہتے تھے اُس شخص کو سن اسی عکاشہ ہوشمند
 حشر مین کیا ان سے کچھ کو کام پڑنیکا نہیں
 دیکھ تو کچھ تندرستی سے نہیں مین مصطفیٰ
 در عرض اُس ایک کوڑیکے تو مجھ کو مار سو
 سنکے یہ اسنے کہا جکا ہی بدلہ اسکے سر
 بعد ازان حضرت عمر نے رو برو آکر کہا
 اسنے جب مانا نہیں تو آکے عثمان نے کہا
 پھر عکاشہ کچھ نہ سمجھا تو جناب مرفض
 انفرض سارے صحابی روکے بولے گھڑی
 پر محمد مصطفیٰ کو اسگھڑی ایذا دے
 سنکے بولا کچھ بھی ہو مین کو نگاہد لا تو سہی
 جب عکاشہ سے کہا حضرت نبیؐ نے ایغریز
 بولا وہ باریک کوڑا ہی کہ جس سے آپؐ
 تھے وہاں حاضر کھڑے اسوقت پر سلمان پاک
 سنکے یہ سلمان گئے جب فاطمہ ہرا کے گھر
 فاطمہ نے پوچھا سلمان سے نہایت کر کے ضد

مین نے کوڑا کھا یا ہی اسی بادشاہ و جہان
 آپؐ مارا ہی کوڑا مجھ کو پہنچا ہی زیان
 ورنہ کیا مقدور ہی جو ہل کے میر زبان
 مار کوڑا تو بھی میری پشت پر یا یحوان
 رو رہے تھے و مبدم تھے چشم سے آنسو وان
 کیا نہیں معلوم تھکوا مین یہ سردارِ جہان
 حق تعالیٰ نے کیا انکو شفیع عاصیان
 مارے بیماری کے مین بی طاقت تاؤ و تون
 مار مت انکو مین بی طاقت کلجا و گی جان
 جاؤ تم کچھ مت کہو اسی پیشواٹے و منا
 مار سو کوڑے مجھے تو اسی عکاشہ اب یہاں
 مار دو سو تازیا نے مجھ کو ہون حاضر بجان
 بولے مجھ کو مار کوڑے تین سو تو ایک سان
 مار ہکو اسی عکاشہ تو جہان چاک و مان
 مارے بیماری کے لاغر مین شہ کوں مگان
 مین ہوں اور حضرت نبیؐ مین سرورِ پیغمبران
 کون کوڑا تھا جس سے تھکوا مارا کر بیان
 زور سے مارا ہی مجھ کو اسٹے و میان
 بولے حضرت لاؤ وہ کوڑا ہی زہر آؤ مین
 مانگا کوڑا فاطمہ سے حال وہ کر کے نہان
 بولا کس سے لیتے مین بدلہ ہمارا با جان

پھر تو سلمان نے سنایا فاطمہ کو حال سب
 بولی اب ہرگز زندگی تازیانہ تیرے ہاتھ
 اس گھڑی بلوا کے اپنے دونوں بچوں کو کہا
 اب تمہارا نانا جان کوئی لیتا ہے قصاص
 سنکے یہ ہمراہ سلمان کے وہ ہو کر دونوں طفل
 ایک حسن تھا اور دیگر تھا حسین مجتبیٰ
 ہو مخاطب و عکاشہ سے لگے کہنے کہ اب
 دیکھتے ہیں اپنے دشمن کو اگر تکلیف میں
 وقت فرحت میں تو دشمن بھی ہو جاتے ہیں
 ایسی ہی تکلیف حضرت پر کہ لاغر ہیں بہت
 اسی عکاشہ دوست ہی تو اس نبی کا کلمہ گو
 چھوٹے چھوٹے ہاتھ سے اپنے تبا کر رہے تھے
 پر ہمارے نانا جان کو اب یہ تکلیف کچھ
 کیا نہیں تو جانتا یہ کون ہیں اسی بخبر
 حشر کو ہو چرخ فولادی زمین تانبے کی ہو
 خلق کے بھیجے کیننگے اس طرح سے ایگزیز
 اور خدا بیٹھے کا قاضی ہو کے تخت عدل پر
 نفسی نفسی سب نبی بولینگے اس میدان میں
 اسی عکاشہ دونوں ہم ہمراہ نانا جان کے
 رکھ لے تو اب ہاتھ اپنا واسطے اللہ کے
 سنکے یہ بولا عکاشہ تنہ سے سج فرمایا

سنکے زہرا ہو گئی یکبارگی گریہ کنان
 کیونکہ بیماری سے بی طاقت میں شاہ خاں
 یہہ کو کوڑا جاؤ نانا پاس تم اسی طفلگان
 و عرض نانا کے کوڑے کھاؤ تم ایجان جان
 چلے روتے ہوئے اندم بچشم بچکان ۷
 پہنچے جب یکبارگی وہ ہر دو صاحبزادگان
 عرض ہی ہم دونوں بھائیوں کی توسل کی کردار
 دشمنی سے درگزر جاتے ہیں اندم دشمنان
 دیکھ کر تکلیف کام آتے ہیں اکثر دوستان
 تن میں کچھ باقی نہیں ایک پوست ہی اور
 کر معاف اللہ کچھ کو خوش رکھیں گاجاودان
 ایک کے بد میں سو سو مار رہا کو ایجان
 کر معاف اللہ کی خاطر ہو گا تیرا اٹلان
 حشر میں سب مومنوں کے ہیں یہی حجت رسان
 آئیں گے خورشید نیرے پر نہایت ہو طیان
 ج طرح پکتی رہے ہانڈی ہر دو دیکھان
 ہو وینگے اوقات پر نایاب ہمارا نانا جان
 امی کہتے رہینگے یہ شفیع عاصیان
 حق سے کو دینگے شفاعت تیری تو ہو شادان
 گر تو مارے گا تو اونکو ہو دیگا رنج گران
 ایک کا بدلہ ایک لے یہ بات ہوتی ہی کہان

کہہ کے یہ بولا کہ اب جُبَّہ اتار دیا بنی
 پھر تو یک غوغا ہوا رو نیکا از بس گھڑی
 جبکہ حضرت نے اتار اُجَبہ اپنے جسم سے
 وہ عکاشہ ہاتھ سے یکبار کوڑا پھینک کر
 اور کہا حضرت نبی سے یا محمد مصطفیٰ
 بوسہ جو مہر نبوت کا لیا اس شخص پر
 اسلئے بے ادبی تجھے ہو گئی ہی کیا کہوں
 آپ نے فرمایا اسکو جنتی بیشک ہی تو
 سنکے یہ سارا مدینہ اولیٰ تاب یک مرتبہ
 اور عکاشہ بولا حضرت کو زیارت کیلئے
 آپ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ سے لکھو کے دی
 اب ملک دستور ہی دیکھو عرب کی طرف کو
 مجھ کو بھی اپنے کرم سے یا محمد مصطفیٰ
 زندگی میں مجھ کو ہو جاوے زیارت اپنی
 کیجئے اب کرم تا عاقبت باخیر ہو

مارتا ہوں پشت پر میں ایک کوڑا بعد از ان
 شور آیا ہو گیا کا پنی زمین و آسمان
 پشت پر مہر نبوت تھی جو ایک و نق نشان
 جا کے بوسہ لے لیا اُس مہر کا ہوشادمان
 سنتا تھا میں آپ سے ہر وعظ میں ہر گان
 آتش دوزخ حرام اسکو ہو سیر بوستان
 میرے ہوں عفو جبرائیم اسی امام رشتان
 جو ملا مجھ سے تو وہ بھی جنتی ہی بیگان
 ملگئے یکبار اس و مان کے رب شنگان
 مہر یہ لکھ دو مجھے اسی خاتم پیغمبران
 مہر وہ کلمے سے تھی جو پشت پر جلوہ گمان
 ملتے ہیں قبر عکاشہ سے ہر اک خورد و کلان
 خواب میں بتلائے مہر نبوت کا نشان
 گر نہ یہ ہوے تو میری زندگی ہی رایگان
 یا بنی سنی تمہارا ہی غلام کہتران

یا محمد مصطفیٰ سنی یہ ہو اب کرم
 حشر میں بھی آپ کا ہر بار ہو و مدح خوان

قصیدہ وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از تصنیف سنی

کروں دل سے تو صیف بارِ خدا
 وہ واحد ہے ہر نہی و دوسرا

میں اب حسن نیت سے بیدار جا
 بقاؤات کی ہی سب کو فنا

محمد بنی صاحب جاہ کو
طرف سے بنی گئے یہ سب خلق کو
اُسی نور سے کر کے صدقہ بنی
جو دیکھا کہ یہ اپنے بندوں لئے
محمد بنی سرور دین کو
ہوئے جب شفیعِ خلائق بنی
جہان میں جو پھیلا محمد کا نور
ہو جب خدا کو محبت کا جوش
مگر نور تھا ذات سے کب جدا
وہ کیا تھا سبب تم سے کہتا نہیں
ہوئی صحت ایک دن تو حضرت بنی
کہا بعد زہرا کو یہاں تک بلاؤ
یہ سنکر بلائے بعد اضطراب
بنی عائشہ زہرا حشنین نے
ابو بکر آ کر کہے یا بنی
میں غم آپ کا تانہ دیکھو بنی
غرض سارے اصحاب روتے تھے ہاں
میرے بعد ہو حال تم سب کا کیون
غرض صبح دم کی نماز سعید
خوشی سے دیا صدقہ ہر ایک نے
خوشی سے رہے چار شے کے

کیا نور سے اپنے پیدا خدا
کہ چھ روز میں حق نے پیدا کیا
انہوں کو کیا خلق کا رہنما
کوئی صاحب رحم ہووے بھلا
کیا رحمت العالمین ظاہر
تلی نے تب منہ دکھایا ذرا
تو اس نور ذاتی کو چاہ خدا
رکھا ذات میں اس کو پھر اپنی لا
فقط دیکھنے کو یہ ظاہر ہوا
تب محرقہ سروہ پرورد تھا
کیا نقل تھوڑا سا پانی منگا
کہ کھاوے میرے ساتھ کچھ آج
چلے آئے فرزند و مان اس جگا
کیا کچھ تنا دل یہم پانچون نے آ
میں آگے تمہارے مرون تو بھلا
یہم رو رو کے کہتے تھے صدیق آ
کہا جب بنی نے میرے اقربا
یہہ سنتے ہی رو نیکا غل مچک
پڑھی لیکے اصحاب کو مصطفیٰ
کوئی زر کوئی تو سن باد پنا
خلاصہ طبیعت تھے خیر اورا

مراج بنی جمعہ کی رات کو
وہ جسم مبارک جو تھا گلے
ہوا ایسا حضرت کا تن ناتوان
نہ اٹھنے کی طاقت نہ پھر نکازور
دو اصحاب حضرت کے فرمان سے
ابو بکر صدیق کو کرامام
نمازون سے بہتر نہیں کوئی کام
کہو رستی سے ذرا دوستو
یہہ شکر صحابی کہے آپ کی
تھارا کرم دکھائے آئینے میں
وسیلے ہو دین اور دنیا کے تم
کہا پھر بنی نے رہو مجھے خوش
کہاؤ کے بطرح اصحاب نے
تمھاری عنایت سے شرمندے ہیں
کہے الوداع آ کے منبر سے جب
بنی کی جو آواز عجب گین سننے
وہ ان سے یتیم و مساکین کو
کہا ان غریبوں نے اسطور سے
ہوا اسدن ایسا مدینہ میں شور
کہا سب نے اب بے وسیلہ ہوئے
وہ ان سے بنی گھر کے در پر جوئے

سنو عصر کے بعد اور ہی ہوا
ہوا خشک ایسا کہ کانٹا بنا
نہ چلنا نہ پھرنا نہ آرام تھا
نہ کھانا نہ پینا عجب حال تھا
رے مسجد میں آئے بنی کو اٹھا
نماز سحر آپ نے کی ادا
وہ ان وعظ حضرت نے ایسا کیا
تمھارا میں کیا پیہر ہوا
کہ مان باپ سے تھی زیادہ میا
قیامت تلک نقش ہو جائیگا
شفیع اُمم حامی دوسرا
میں ہوتا ہوں اسی یار و تم سے جدا
میں ہم خوش رہو تم بھی شایا
نہ بھولینگے ہم تابہ روز جزا
وہ منبر سے رو نیکی آئی صدا
وہ مسجد کی ہر اینٹ کو غم ہوا
بلا کر دے سیم و زر پارچہ
ہوئے بے وسیلہ ہم اسی مصطفیٰ
کہ رونے کی ہر سنگ سے تھی صدا
ہی اب کون وارث ہمارا بھلا
کہا آ کے ایک اونٹ روتا ہوا

مجھے چھوڑ جاتے ہو کس شخص پر
 ٹپکتا ہوا سر بروک زین
 تو حضرت نے سمجھا کے اوس ننگ کو
 رکھا کر عنایت تو اس اونٹ پر
 کہا دوسرے روز صدیق نے
 کھڑی عایشہ اور ھم چادر کو کھتی
 کہا آپ نے بیوہ ہو دے گی وہ
 وہاں سے یہ حضرت عمرؓ نے کہا
 شکستہ میرا خواب میں عدل ہی
 کہا آپ نے عدل ہی میرا دم
 کہا پھر تو عثمانؓ نے اس طرح
 کہو اسکی تعبیر کیا ہی مجھے
 کہا آپ نے اس ورق سے یہ ہی
 جناب علیؓ نے ادب سے کہا
 کھڑا تھا میں بکتر پہن یا بنی
 بنی بولے بکتر ہی مجھ سے پناہ
 اٹھو نکا جہان سے میں یا مرتضیٰ
 کہا عایشہؓ نے یہ حضرت سے پھر
 میرے گھر کا کم ٹوٹ کر گر پڑا
 کہا خواب ایسا جو عورت کو ہو
 کہا بعد پڑا نے حضرت سے یہ

خبر کون نے میری یا مصطفیٰؐ
 کھڑا تھا بہت شور کرتا ہوا
 کہا فاطمہؓ سے کہ اسی فاطمہؓ
 اسے دانا اور کاہ و کتوس را
 میں ایک خواب دیکھا ہوں یا مصطفیٰؐ
 ہوا سے الگ اوڑ گئی وہ ردا
 یہہ تعبیر کی ہی اسی با وفا
 مجھے خواب اسطور سے ہی پڑا
 کہو مجھ کو اسکی ہی تعبیر کیا
 کوئی دم میں ٹوٹ گیا یہ دم میرا
 مجھے یا بنی خواب ایسا پڑا
 ورق ایک قرآن کا اڑتا چلا
 میری روح تن سے اوڑ گئی بجا
 کہ ایک خواب پُر نور مجھ کو دکھا
 وہ بکتر میرے جسم سے کھل پڑا
 نہ تھا کیا پناہ میں تیرے مرتضیٰ
 غرض بے پناہ مجھ سے تو ہو دیگا
 مجھے رات کو خواب ہی یہہ دکھا
 کہو اسکی تعبیر کیا مصطفیٰؐ
 یقین ہی کہ مرد اسکا مر جائیگا
 دکھا خواب مجھ کو بھی اس طرح کا

ورق ایک قرآن کا تھا میرا تھہ
 کہا بی بی زہرا سے حضرت نے یہہ
 ورق سے ہی مطلب سمجھ میری ذات
 ہی نزدیک دنیا سے اوٹھ جاؤ گا
 کہا بعد سنیں نے اس طرح
 ہی ایک تخت وہ ہی ہوا پر چلا
 کہا اُن سے حضرت محمدؐ نے یہہ
 ہی میرا جازہ جو دیکھے ہو تخت
 جازیکے نیچے میرے ہو وینگے
 یہہ سنکر مچا شور ماتم کا و لان
 کہا آ کے اس وقت جبریلؑ نے
 بنیؑ نے جواب سلام اسکو دے
 کہا حق نے بعد از سلام آپکو
 تو رکھتے ہیں قذیل یا قوت میں
 یہہ فرمان سنکر بنیؑ نے کہا
 موٹے پر بھی امت میں اپنی رہوں
 کہا پھر تو جبریلؑ نے اس طرح
 لے آتا ہوں کپڑا میں جنت سے اب
 کہا اب جو وقت جبریلؑ نے
 کفن ج طرح میری امت کو ہو
 ہوا حکم اللہ کا اسی میر دوست

یکایک ہوا پر الگ الگ اڑ گیا
 میں کہتا ہوں تجھ سے سن اسی فاطمہ
 پڑاتا تھا قرآن میں تجھ کو سدا
 رہے گی تو غمگین اسی فاطمہؑ
 کہ ایک خواب دیکھا ہی ہم نے بُرا
 تلے اوکے روتی تھی تھا سر کھلا
 جگر گوشہ سنلو یہہ کہنا میرا
 بجا وینگے اسکو فرشتے اوٹھا
 کہ تم دونوں بھائیوں کا ہو سر کھلا
 ہر ایک جاٹے رونا مدنیہ میں تھا
 سلام علیک اسی بنی مصطفیٰؐ
 کہا کیفیت کیا ہی مجھ کو سنا
 اگر زندگی چاہو تو مصطفیٰؐ
 کہو تو تمہیں عرش پر مصطفیٰؐ
 بہت مجھ پیہ حسان ہی پترا خدا
 جتنے تک میں امت کے اندر ہی تھا
 تمہارے لئے جا کے یا مصطفیٰؐ
 کفن کو تمہارے شہ انبیا
 تو حضرت محمدؐ نے ایسا کہا
 کفن مجھ کو بہتر ہی اس طرح کا
 نتھے کون سے غم نے مضطر کیا

کہا مجھ کو امت کا غم ہی بہت
 کہا حق نے ایسا نہ ہو گا کبھو
 نصیحت کی خاطر فرشتوں کے ہاتھ
 یہہنتے ہی حضرت کو غم ہو گیا
 شہادت کا درجہ اُسے یونگے
 جو مکین ہو بھوکھا اگر محط میں
 رسول خدا نے کہا رب سے یہہ
 گذر جاؤ نگا گر میں دنیا سے یہہ
 کہا حق نے امت غم کرا ہی میری دیت
 مجھے سونپ دے اپنی امت کو تو
 سو یہہ شکے حضرت بہت خوش ہوئے
 ہوا بعد ازاں پھر یہہ فرمان حق
 کہ جس سے تو خوش ہو و یگا یا نبی
 میری طبع ہو و یگی او وقت خوش
 میری جب تک امت نہ سب بخش جائے
 کہا ایسا جبریل نے آپ کی
 لے آتا ہوں جنت سے ہر وقت پر
 میں دو زخ کے دروازہ کرتا ہوں بند
 یہہ ہیکر مرخص ہوئے جبریلؑ
 تو اس دم ادب سے پکارا کوئی
 کہا یا حبیب خدا مجھ کو اب

گنہ سے نہ ہو اُس کا چہرہ بُرا
 گنہ کے سبب اُن پہ یا مصطفیٰؐ
 خلائق پہ بھیجینگے محط و و با
 نہ ہر چہ غم کر یہہ فرمان ہوا
 و با کے سبب سے جو مرجا گیا
 ثواب حج اسکو کرونگا عطا
 خلیفہ جو مارون موسیٰ کا تھا
 یہہ کہہ کس پر امت کو چھوڑو بھلا
 خلیفہ میں امت کا تیرے ہوا
 میں جس کا خلیفہ ہوں ڈر سکو کیا
 کیا شکر اللہ سجدے میں جا
 بختے یا بنی او کرونگا عطا
 ہو س کچھ نہ ہو گی تجھے مصطفیٰؐ
 رسول خدا نے یہہ حق سے کہا
 خوشی مجھ کو ہو گی نہ اسکے سوا
 میں اب پیشوا بنی کو یا مصطفیٰؐ
 نبی اور شہید و نکایہاں قافلہ
 کروں آٹھوں جنت بھی آراستہ
 کچھ آرام حضرت نے اس دم کیا
 عرب ایک آہستگی سے ذرا
 اگر ہوا جازت تو آؤں چلا

تو زہرا نے اسکو کہا کون ہی
 کہا فاطمہ نے ذرا صبر کر
 کہا مجھ کو فرصت نہیں ایک دم
 کہا پھر تو زہرا نے غصے سے جب
 رہا تنگ زہرا کے غصے کو چپ
 نہ کر غصہ اس پر تو اسی میری جان
 تنوں سے ہی جان کو کرے جدا
 یتیمی وہ لاتا ہے بچوں کے سر
 کھلے سر بٹھاوے جہان کو تمام
 وہ بچوں کو ما باپ سے کر جدا
 نہیں ہے وہ اعرابی اسی فاطمہ
 یتیمی تیرے سر پہ آتی ہے اب
 کسی سے وہ ڈرتا نہیں میری جان
 فقط میری خاطر ہی منظورائے
 اُسے منع مت کر تو اسی میری جان
 یہ ہم سن فاطمہ نے کہا روکتب
 کہا ایسا حضرت بخائے اُسے
 جو دروازہ کھولایہم ہر آنے سن
 کہا السلام علیک اسی نبی
 اگر حکم ہووے تو یا مصطفیٰ
 نہیں تو چلا جاؤں پھر یا نبی
 یہہ بولے فرشتے سے حضرت نبی

کہا اسنے میں ہوں مسافر کھڑا
 کہ سوئے ہیں اسوقت خیرالورا
 بہت دور سے آ رہا ہوں چلا
 چپ اب ٹھہرے ادبی کرتا ہی کیا
 تو ہنسیا رہو گریہ بنی نے کہا
 نہ اعرابی ہی شخص ہی دوسرا
 گھر و زمین وہ ویرانی ڈالے سدا
 کرے مرد کو عورتوں سے جدا
 کئی دلہنوں کو وہ بیوہ بنا
 پھیولے کلجے میں ڈالے سدا
 فرشتہ کھڑا ہی یہہ آموت کا
 میری جان لینے کو ہی وہ کھڑا
 نہ ڈر گھر میں جاتا ہی ہر ایک جا
 کیا نہیں خوف او سے فاطمہ
 کہہ بے شبہہ اندر تو اسی بھائی آ
 نہ کھولون گی دروازہ بابا ذرا
 نہ کھولو تو در وہ ٹھہرتا ہی کیا
 وہ آکر قریب بنی مصطفیٰ
 میں جو اسطے آیا ہوں ظاہرا
 کروں قبض تن سے میں صوح صفا
 ہی اسبات پر اختیار آب کا
 میں اسدن کو مدت سے تھا ڈھونڈتا

چل اب قبض کرتے تو میر جان
لگا قبض کرنے کو جب تن سے جان
جوا امت کی ہو سختی جان کنی
کہ سکر ات امت پہ آسان ہو
یہہ سنکر کہا اس فرشتے نے یہہ
سنا جب تو حضرت نے کی یہہ دعا
ہوا حکم خالق کا اسی میرے دست
مگر میرے بندے ہیں سب یا نبی
قدم سات عالم کے جو کوئی چلے
نہ ہو جان کندن اگر فرض بعد
ہوا حکم خالق کا اس طرح سے
کھڑی رو رہی تھی بہت آہ مار
منایا جو حضرت علیؑ نے انھیں
مجھے رونا زہرا کا آتا ہی خوش
یہہ سنکر ہوا ایسا رو نیکا غل
کہا فاطمہ نے کہ اسی میرا پ
مجھے بیکس و بے وسیلہ کئے
مجھے سوپ جاتے ہو ککو کہو
نہ اس غم سے اب نیند آوے مجھے
نہ کھاؤ گی پیونگی ہر چند مین
تجاری جدائی سے اس دم میرا

یہہ سنکر قدم چمے اس نے اوٹھا
تو فرمایا حضرت نے اسی با وفا
وہ سب سختی مجھ پر تو رکھنا اوٹھا
وہ عاجز ہی سختی اوٹھا وگی کیا
میرا کیا ہی حضرت ہی مالک خدا
بصد عاجزی اپنے سر کو جھکا
اگرچہ یہہ امت ہی تیری تھکا
کرونگا کرم او سکے او پر سدا
نہ ہوگا عذاب اس پہ سکر ات کا
پڑھے آیت الکرسی جو کوئی سدا
کیا غم بہت خوش ہوئے مصطفیٰ
سردار نے بنی کے اُدھر فاطمہ
تو اتنے میں بولے بنی مصطفیٰ
اسے منع مت کر تو اسی ترضی
مدینے میں یک حشر برپا ہوا
میرے سر یتیمی ہوئی بر ملا
میرے دل پہ غم کا ہی نشتر لگا
میں روتی رہی۔ تم چلے مصطفیٰ
مجھے فرش کاٹون کا بستر ہوا
مجھے آب و دانہ ہی آنسو میرا
کیجا اکڑتا ہی یا مصطفیٰ ۱۴

بھلا یا تمھارے کرم نے مجھے
 مجھے کون چھاتی لگا دیا اب
 جو رووین حسین و حسن یاد کر
 ہی افسوس سایہ ڈھلا سرتے آج
 کیا زخمی چہرے کو وہ نو چکر
 کبھو اپنے ہاتھوں سے سر بٹیتی
 کبھو کہتی یا رب یہ دن کیسا ہی
 یہ غم باب کا مجھ کو ماری گاج
 حسین و حسن کو کبھو کہتی تھی
 چلو لپٹو سینے سے نانا کے اب
 یہ بیدار نانا کا اب دیکھ لو
 یہ سنکر ہوا شور اس طرح کا
 زیادہ نہ گھبرا تو بچوں کو رو
 تو میری جدائی سے غم گین ہنو
 کہ تو فاطمہ چھ مہینے کے بعد
 مگر میری امت کو مت بھول جا
 ادھر کو حسین حسن روتے تھے
 ہمیں چھوڑ جاتے ہو تم کے سر
 کہ ہم دونوں ضد کر کے روتے تھے
 کرے ناز برداری اسطور کون
 ذرا اکھڑا بکھو لکر دیکھئے

اگرچہ میری مان ہوئی تھیں فنا
 کرے پیار اب کون اسی مصطفیٰ ام
 یہہ فرماؤ سمجھاؤن کیونکر بھلا
 دو عالم کا سردار جاتا رہا
 کہ ناخن ہر اک اسکا خنجر سا تھا
 کبھو نوچتی بال کر کے بکا
 چلا باب میں ہو گئی بے نوا
 نکلتا ہی نعرہ ہر اک آہ کا
 چلے نانا جان تم سے ہو کر جدا
 پھر اس طرح ملنا کہاں ہو گیا
 یہہ دیدار آخر ہی دیکھو ذرا
 کہ یکبار کا نیسے زمین و سما
 یہہ زہرا سے حضرت نبیؐ نے کہا
 کہ اب صبر تو نوپ بہر چند
 ملیگی میرے ساتھ خوشحال آ
 دعا مغفرت کی کرا ہی فاطمہ
 محمدؐ کے غم میں بہ آہ و بکا
 جو تم ہم سے ہوتے ہیں نانا چلا
 اٹھاتے تھے کا ندھے پہ بکوسدا
 ہمارا وہ آرام آخر ہوا
 کہ ہی آخری دید دیکھو

ہلا کر کہا چھوٹے ہاتھوں سے یہ
 اکہی اب اس چھوٹے سن میں بہن
 بنی نے یہ سن بات کو کھولی آنکھ
 کہا اسی کلیجے کے ٹکڑے میرے
 مگر باعث بخشش عاصیان
 نہ بھولو کچھو میری امت کو تم
 حسن سے کہا اسی میری سخت دل
 شہادت تیری زہر سے ہو وگی
 اسی سے ہو سرسبز امت میری
 کہا پھر حسینؑ مٹھ سے جب
 کچھو سر پھر امت کلیجے میرے
 پس اور بھائی بھتیجن کو سب
 غرض ظہر کے بعد پیارے میرے
 میرے لعل تو لال ہو خون میں
 مجھے سرخ روئی خدا پاس
 یہ ہم لکھ ہوئے سوئے جنت روا
 ٹپکتا تھا ہر چشم سے خون سرخ
 محمدؐ محمدؐ محمدؐ بنی
 دو شے کا دن تھا تھا ماہ ربیع
 ہفتہ برس کی تھی عمر شریف
 مگر سے مین ہی عایشہ کے صحیح

صلی اللہ علیہ وسلم

کہ نانا اٹھو کچھ کہو لب ہلا
 نہ کرنا تھا نمکین پس طور
 یہہ سمجھائے اپنے گلے سے لگا
 کرو صبر روئے کو تھا نو ذرا
 کہ تم دونوں بھائیوں کے سر لگ چکا
 تھین سے یہ امت کا ہو کھلا
 تجھے زہر ظالم کھلا دینگے لا
 تو سرسبز ہو حشر میں آویگا
 رہو لگائیں خوش تجھے سلی وفا
 تیرے سے امت کو بخشے خدا
 چلا دینگے نیزے جو اہل جفا
 کٹا دے تو کر بل کے میدان میں
 چلے خلق پر تیرے تیغ جفا
 چلا آ میرے پاس روز جزا
 رہے سرخرو میری امت خدا
 شفیع الامم صاحب دوسرا
 مدینے میں اسدم اندھیرا پڑا
 یہی شور تھا ہر طرف جا بجا
 کہ تاریخ تھی باروین ظاہرا
 تھانسن گیارہوان جب ہو فوت
 ہی تحقیق و فن بنی مصطفیٰ

تو ای سنی کر ختم یہہ داستان
تو ای سنی کر عرض حضرت یہہ
جب آؤنگا محشر میں ہوتے ہیں
رہیں ہر دو عالم میں غرت کے ساتھ
میرے دشمنوں کو تو پا مال کر
یہہ اہل جماعت کو سب یا بنی
خدا کی عنایت سے اب یا بنی

کہ روح مبارک پر پڑھ فاختہ
وہ ختم رسالت میں شاہ ہدا
مجھے یا بنی کیجے کوثر عطا
میرے جتنے شاگرد ہیں با وفا
رہیں خوش میرے دوست اور قریبا
زیارت ہوا و نکو تمھاری سدا
رہیں یہہ محبت سے سب ایک جا

نبی مصطفیٰ پر درود و سلام
تو ای سنی پہنچا بصدق و صفا

صلی اللہ علیہ وسلم

روایت حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام

گوشت دل سے مومنوں سے لے جا
پہلے کعبہ تھا عرب میں خوشنما
آسمان اوپر وہ کعبے کو خدا
اسکی مدت تلک خالی تھی جا
جب زمانہ آیا ابراہیم کا
بیت معمور مقدس کی جگہ
اونکے اسمعیل ایک فرزند تھے
ساتھ اسماعیل کو لے کر خلیل
پانچ ہیں اس سمت کو کوہ بلند
جب فرشتے آ خدا کے حکم سے

جو میں قربانی کا لکھتا ہوں سبب
بیت معمور مقدس نام تھا
ہاتھ سے ملکوت کے منگوا لیا
پر نشانی کے لئے ایک ٹیکہ تھا
اس طرح اونکو ہوا حکم خدا
تو لے ابراہیم میرا گھر بنا
راحت جان و جگر پیوند تھے
کی بنائے خانہ رب الجلیل
اونکے پھر آپ کو آئے پسند
دیتے تھے لالا کے سنگ ان کو

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا
جلد کر قربان اس کو اسی عزیز
اس کو کر قربان اسی عالی صفات
ذبح میں کرتا ہوں اس کو یا جلیل
پر تجھے منظور ہو اسی کردگار
میں نے کی بیٹے کی قربانی قبول
ذبح و قربانی کا وہ سبب
بول کیا کہتا ہے تو اسی با وفا
ہوں رضائے حق پر راضی بے گمان

حکم آمد اسی خلیل نیک خو
میری رہ میں جو تیری پیاری چہچہ
یعنی جو تیرا پسر ہی پاکذات
سنکے یہ کہنے لگا حق کا خلیل
یک پسر کیا ہی فدا تجھ پر ہزار
حکم تیرا کس طرح ہووے عدول
پھر تو بیٹے کو سنایا حکم رب
تیری قربانی پہ ہی حق کی رضا
سنکے بیٹے نے کہا اسی بابا جان

قطع

صد سرم قربان بہ فرمان خداست
جان این مسکین قربان خداست
اور قربانی تمھاری ہو قبول
سر نہ پھرونگا کبھو فرمان سے
فکر کی دل میں خلیل نیک ذات
جان پر اسکی بڑا ہو گا غضب
ذبحیت فرزند کی آفات ہی
ذبح پر اس کے ہی راضی یا نہیں
جان پر میری بڑی آفات ہی
میرے وعدہ میں خلل پڑ جائیگا
یا ابھی ہو میری حاجت روا

بر سرم صد گونه احسان خداست
گر قبولش افتد اکنون حاضر است
اس میں اب مجھ کو سعادت ہی حصول
میں ہوں راضی حکم رب پر جان سے
جبکہ بیٹے سے سنی راضی کی بات
مان کو اسکی گرسناؤں یہ سبب
اور کچھ ہووے تو پھر یک بات ہی
ایک ہی اس کو ہی بیٹا مہربین
یا ابھی کیا کروں ہیہات ہی
گر محبت پر دل اس کا آئے گا
روک کر دل کو خدا سے کی دعا

جیسا مین اس بات پر ہون اُستوار
مانگ لی اللہ سے جب یہہ دعا
بولابی بی سے کہ اسی روشن جمال
ذبح کر بیٹے کو میری راہ مین
بولو کیا کہتی ہو ہی یہہ حق کی بات
سنکے بی بی نے کہا جب حکم رب

وہ بھی راضی ہووے اسی پروردگار
پاس بی بی حاجرا کے چلے یا
استدر آیا ہی حکم ذوالجلال
تحفہ یہہ مقبول ہی درگاہ مین
تم ہو راضی یا نہیں اسی نیکذات
مین ہون راضی جان دل سے بے لقب

قطعہ

جان و سر قربان بر فرمان باد
شد کمان کعبہ از حکمش بینا
دل سے راضی ہون مین اسکے حکم پر
حق کو سو نپا مین نے اسماعیل کو
دیکھا جب راضی ہی یہہ فرمان پر
لے کے بیٹے کو خلیل معتبر
تب کہا بیٹے نے تم اسی بابا جان
اور ایک پٹی تم اپنی چشم پر
جیگھڑی مہر پر آوے او بل
جب تو ایک آنکھوں پہ پٹی باندھ لی
ذبح کرنے کو سلا یا خاک پر
زور سے جب پھر نے خنجر لگا
وہ رتب اس خنجر خونریز کی
جب ملا بیٹے کے اس نے حلق پر

اسی فدائی نام او صد جان باد
صد پر حکم او قربان باد
سو پر قربان مین کیا ہی یک پر
خیراب لیجاؤ تم قربان کر و
لے چلا مان سے جدا بیٹے کو کہہ
پہنچے رفتہ رفتہ ایک مین ان پر
باندھوا ایک پٹی میری آنکھوں پہ مان
باندھ لو آوے نہ تا مہر پر
وعدہ حق مین پڑیگا بس خلل
اور ایک چشم پر نہ بھی بندھی
اور چھری رکھی گلے پر بے خطر
حلق نیچے کا نہ یک ذرہ کٹا
گھس کے پتھر پر نہایت تیز کی
ہو گئی پھر دھار اسکی کند تیر

پھرتا تھا زور سے صاحبِ قرین
 پوچھا ابراہیم نے خنجر کو جب
 حقِ فدیٰ اور سوقتِ خنجر کو زبان
 حق نے فرمایا تجھے قربان کر
 تیری قربانی نہیں آئی قبول
 جب ہوا فرمان کہ کر قربان پس
 اور پس بھی پیرا راضی ہو گیا
 ہو کے راضی اس کی مان نے بھی کہا
 یعنی اسمعیل کو سو نپا تجھے
 حسن نیت سب کی سن اسی سر بلند
 حلق پر نیچے کے اب تو مجھ کو مل
 حکم حق آتا ہی مجھ کو دم بدم
 ہی امانتِ حاجر کی اس لئے
 حکم یا تیرا سنو یا حکم رب

پروہ خنجر حلق پر چلتا نہیں
 بول تو چلتا نہیں ہی کیا سبب
 یوں لگا رو رو دے کہ وہ کرنے بیان
 جب کئی قربان کئے تو نہ شتر
 تو ہوا اس دم نہایت دل طول
 تو ہوا راضی خدا کے حکم پر
 اپنی قربانی پہ اسی اہلِ صفا
 میں نے سو نپا تجھے کو اسی بارِ خدا
 یہ امانت میری ہی اب دیکھ لے
 حق تعالیٰ کو بہت آئی پسند
 بوتا ہی اسی چھری تو جلد چل
 ہاں چھری مت کر گلا اس کا قلم
 حق تعالیٰ منع کرتا ہی مجھے
 کیا کروں میں اسی خلیل اللہ اب

قطعہ

چون بہ نرم حلقِ طفلِ بے گناہ
 از وجودِ قدسیانِ آسمان
 جانکر کا ٹون مجھے یا را نہیں
 طرحِ خنجرِ خلیل اللہ کے ست
 تب جلالت سے ہوا حکمِ خلیل
 منع کرتا ہی پیرا پنا خلیل

آہ می جنبد بعنم عرشِ آلہ
 مے بر آید این زمان ایک شور آہ
 کیا یہ طفل اللہ کا پیار نہیں
 کر رہا تھا مومنو اور سوقتِ بات
 جلد جا دے کو لے کر جبرئیل
 ہاں نہ ہو دے ذبح وہ اکبرئیل

رکھ دے جا دے کو تو خنجر تلے
حکم سے اللہ کے روح الامین
رکھ دے یا خنجر تلے اس وقت آ
جب چلا خنجر گلے پر نیز ہو
دست بستہ ہی کھڑا آگے پس
مومنو فرمائے حضرت مصطفیٰ
یعنے ایک بکری کو تم قربان کرو
مصطفیٰ کا حکم اسی سنی دام

تا کہ اسماعیل میرا بیچ رہے
لے کے دے کو شتابی سے وہین
اور اسماعیل کو چھڑوا لیا
تب خلیل اللہ نے دیکھا روبرو
رکھی پشانی زمین پر شکر کر
سنت ابراہیم کی لانے بجا
اور وہ بکرا رہے بے عیب ہو
لا بجا ہر وقت ہر ایک صبح و شام

صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ پر اور ابراہیم پر
فاحتہ پڑھ سنی تو شام و سحر

کرامات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت غوث

الاعظم قدس اللہ سرہ لغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا روایت ہی یہہ عنکین دوستو
معتبر کنز العبادت ہی کتاب
ایک یہودی تھا کوئی اسی مومنو
اسکو ایک بیٹی نہایت تھی حسین
اسکی آنکھوں میں یہہ تھی جادوگری
دونوں دیدے دوسیدہ دام

دل لگا کر آج تم مجھ سے سُنو
اُس میں لکھا ہی یہہ حالِ غم مآب
قومیت میں اپنی بس با آبرو
حسن سے جسکے خجل ماہِ مبین
دیکھ کر جسکو مسخر ہو ہر ہی
کا کل مشکین دلوں کے دام تھے

دیدہ آہو پہ آہو گیر تھے
عاشقون سے کچھ نہ نکلے غیر آہ
عاشقون کے خون پہ دیدے لال لال
سیکڑوں دل اسکے بس نچر تھے
لعل لب سوسن زبان شیریں سخن
تھا سوانیرے پہ گویا آفتاب
حسن کے عالم میں تھی آتش پری

کیا وہ دیسے برسرِ نچر تھے
دیکھے گر بھر کر نظر جادو نگاہ
مہ جبین رخسار گل ابرو ہلال
تھی کمان ابرو و شکرگان تیر تھے
زلف سنبل سرو قد غنچہ و ہن
قد قیامت اور یہ تھی چہر کی تاب
شعلہ رو تھی اور لباس اسکا زری

غزل

عاشقانِ راجان در جان آمد
چون نسیمِ ناز خندان آمد
بوئے خوشِ رنبدستان آمد
ور در انفرت ز در مان آمد
در خجالتِ ابر نیان آمد
صد دل و جان بہر قربان آمد

بر در خود گر خرامان آمد
تازگی بگریختی از سر بوستان
چون کشادے طرہ مشکین خود
در دمندان را اگر کردی نگاہ
گرفتہ دی آب از گیوئی خود
گر ز گوشہ آمدے ابرو کمان

دُڑہ واران یافتی اسی سنی نور
چون بیاہم آن مہرِ رخشان آمدی

جس سے شرماتا تھا مہر آسمان
ہو گئی نہی بہت حکمِ اکہ
ہو گئی معذور تر وہ دُڑہ واران
دل شکستہ ہو گیا امید سے
پھر تو اوس گل کا ہوا کچھ اور رنگ

اس طرح تھا حسن اُس کا لابیان
الغرض وہ غیرتِ خورشید و ماہ
ایسا بیمار سی نے کچھ صدمہ کیا
وہ نون آنکھیں رنگین جب دیدے
کمان بہرے ہو گئے اور پانوں لنگ

تن میں تھا لرزہ نہایت بیقرار
گوشت گھلکرتا عجب کچھ اسکا حال
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم اسکو تھا
اس طرح سے ہو گئی بیمار تر
اُس رخ پر حسن پر مانند ماہ
طرہ مشکین جو تھا آراستہ
وہ قد سرو خرامان واہ واہ
وہ تر و تازہ جو تھا غنچہ دہن
وہ خرامان سرو قد نازنین
اوس کمان ابرو نے جب گوشہ لیا
روغن اُن دو چشم کے بادام کا
یعنے جو نقد بصارت اس میں تھا
تن جو اوسکا پھول کے مانند تھا
مثل طوطی وہ جو تھی شکر زبان
مار تھی نسخون کی اوس بیمار پر
باپ نے دیکھا نہیں ہوتا علاج
باغ میں اپنے اوسے لیجائے
شاید اس جا کی ہوا بھا جائے گی
شہر کے باہر ایک اُس کا باغ تھا
وہاں بھی وہ بیمار داری میں رہا
روز و شب اوسکو نہ کچھ آرام تھا

جسم لاغر ہو گیا دل سو گوار
استخوان باقی رہی ہتھین اور کھال
زندگی میں ذایقہ سکرات کا
اُس کو ہر موٹے بدن تھا بیشتر
آیا بیمار سی کا ایک ابر سیاہ
باد صحر سے پریشان ہو گیا
خشک ہو کر ہنگیا مانند کاہ
ہو کے خوشیدہ ہوا بس نے سخن
نا تو انی سے ہوا مسند نشین
ہو گئے سب تیر مرثگان ریختہ
بہم گیا جب ہو گئیں بے جلا
لے لیا غار نگہ رعلت نے آہ
کیا کہوں میں سوکھ کر کانٹ بنا
آہ و نالے سے ہوئی فریاد خوان
پر دوا ہوتی نہ تھی کچھ کا رگر
مشورت کی دل سے اپنے لا علاج
آب و دانہ بھی وہیں پہنچائے
صحت اُسکو کچھ تو منہ دکھلائیگی
لیگیا بیمار کو اُس میں اوٹھا
پر کسی صورت نہ تھی شفا
آہ و زاری سے ہمیشہ کام تھا

اُس کی بیماری میں بس اچا پد
 شہر میں جا کر کے کچھ فکرِ معاش
 آپ بھی کر لیتا کچھ کچھ زہر مار
 چھوڑ کر ایک روز اُس بیمار کو
 لگ گیا اوس روز اوسکو ایسا کام
 باغ میں بیمار وہ تھی بے قرار
 بیقرار سی میں گئی جب شب گذر
 بھائی دل کو صبح کی ٹھنڈی ہوا
 ایک پرندے کی صدائے دُناک
 ناگہان دل میں الم پیدا ہوا
 آئی بے طاقت وہ اوتھتی بیٹھتی
 جب کیا اُس جھاڑ کے نیچے گذر
 پھر پرندے نے جو کی آواز غم
 دونوں آنکھوں سے وہ تھی مغدور
 دیکھنے کی آرزو تھی مرغ کو
 دیکھ تو سکتی نہ تھی لیکن ذرا
 اوس پرندے نے جو جھٹکے اپنے پر
 جب پروں سے اُسکے وہ قطرہ گرا
 گھل گیا دیدہ تو دیکھا کر نظر
 خون پروں میں اور دل ناشاد ہی
 چشم پر اسکی جو وہ قطرہ گرا

خرچ کر ڈالا تمہاری سیم وزر
 اُسکے منہ میں وہ چو ادیتا تھا اُس
 کیونکہ رہتا تھا نہایت دل فگار
 شہر میں جا کر رہا کچھ کار کو
 شہر میں ہی رہ گیا ایک شب تمام
 درد بیماری سے روتی زار زار
 ہو گیا یکبارگی وقتِ سحر
 ہر پرندہ چھپانے کو لگا
 جب سنی اُسجا وہ نقشِ فرشِ خاک
 جان پر ایک سکی غم پیدا ہوا
 کر کے کچھ تہمت وہ اوتھتی بیٹھتی
 تھا پرندہ پر الم جس جھاڑ پر
 جوشِ دل کو آگیا اُسکے بہم
 دیکھ کچھ سکتی نہ تھی بھر کر نظر
 اُس کے دل اندر بہت اسی دوستو
 آرزو سے اپنا سراونچا کیا
 گر پڑا قطرہ ایک اُسکی آنکھ پر
 ایک دیدہ اُس کا روشن ہو گیا
 مرغ ایک بیٹھا ہی خون میں تر تر
 مرغ بیٹھا کر رہا فریاد ہی
 خون تھا اُس مرغِ غمِ ناشاد کا

پھر تو اُس نے ہاتھ دو پھیلا دئے
 خون کلا وہ دوسری بھی چشم پر
 اور تھوڑا خون اس کا جھیل کر
 جسم بے راحت کو راحت ہو گئی
 بد رسیما ہو گیا تھا خون ہلال
 جسم وہ کاٹا بنا تھا سوکھ کر
 تاب بیمار می سے تھا چہرہ سیاہ
 ایک خوشی سے کر رہی تھی سیر باغ
 اُس گل رخسار پر بلبل ہزار
 ایسے مین آیا وہ ان اُس کا پدر
 دیکھتا کیا ہی نہ وہ بیمار ہی
 غمزدہ ہو کر چلا جب ڈھونڈھتا
 غنچہ لب رشک چمن ایک نازنین
 پوچھا اُس سے تب کہ امی رشک بہار
 کیا اُسے دیکھے ہو تم نے اس جگا
 تب کہا اُس نے کہ امی با با عزیز
 دیکھ کر پوچھا یہ کیا صورت ہوئی
 باپ کو اُس نے سنایا ماجرا
 اس یہودی نے جو دیکھا جھاڑ پر
 پوچھا اس کو جب امی مرغ کار ساز
 یا فرشتہ ہی کوئی افلاک کا

خون کے جب اور کچھ قطرے گرے
 آگیا اُس چشم میں نورِ بصر
 جب لگایا اُس نے اپنے جسم پر
 چلنے پھرنے کی بھی طاقت ہو گئی
 پھر نئے سرے ہوا بد ر کمال
 ہو گیا مانند گل پھرتا زہ تر
 پھر درختان ہو گیا مانند ماہ
 لعل لب سے اس کے تھا لالہ کو داغ
 چھپاتے کر رہے تھے جان نثار
 دختر بیمار کی لینے خبر
 اور نہ آوازِ دل لاچار ہی
 ناگہان اس باغ میں دیکھے ہی کیا
 ہی کھڑی پر اُس کو پہچانا نہیں
 میری ایک بیٹی تھی یہاں بیمار وار
 بول دو دل اب پریشان ہی میرا
 کیا نہیں بیٹی تمھاری یہہ کنیز
 کونسی صورت سے کہہ صحت ہوئی
 اُس پر ندے کا بھی بتلایا پتا
 ایک نغمگین ہی پر ندہ خون میں تر
 کس ولی کی ہی تو روح جان نواز
 یا ہی دم کوئی ولی پاک کا

شکل بدلا کر یہاں آیا کہ ہر
 کس نے مجھ کو آج مارا تیر ہی
 چھوٹ کر آیا ہی کہہ کس باز سے
 عارضے سے پاکہ دل ہوتا ہی خون
 اُس پر ندے کو خدا نے دی زبان
 میں فرشتہ ہوں نہ روح او لیا
 روح و لیون کی بدلتی ہی کہیں
 کان رکھ کر سن میرا اب ماجرا
 اب نہ مارا مجھ کو کوئی تیر ہی
 پنچہ کھایا ہوں میں غم کے باز کا
 ہوں نہ بیمار سی میں کوئی مبتلا
 خون بہاتا چشم سے میں غم گزین
 حال مت پوچھ اب دلِ معنوم کا
 یعنی وہ حضرت نبی کا جانشین
 خنجر و تیر و تبر سے واٹے غم
 جس کو کا ندھے پر بٹھاتے تھے نبی
 جو رسول اللہ کا ہی دستان
 تیر جب اس کو لگا میدان میں
 جس گھڑی جنسی شہِ والا ہوا
 اس کے خون پر چرخ نے خون و دیا
 اُس کے جب خویش و اقارب کٹ گئے

جگر
 دیکھ

تیرے خونین اس طرح کا ہی اثر
 کس شکاری کا ہوا پنچہ ہی
 غم نمایاں ہی تیرے آواز سے
 یا کسی کے غم میں تو روتا ہی خون
 جب تو یہہ کہنے لگا گر یہ گناہ
 یہہ خیالِ خام دل میں تو نہ لا
 مومنوں کا یہہ عقائد ہی نہیں
 مرغ ہوں ایک میں بھی غم کا مبتلا
 ہاں مگر غم کا یہہ دلِ پنجیر ہی
 ہی یہی باعث میرے آواز کا
 ہی مقرر غم کا مجھ کو عارضہ
 کیا کروں کچھ جسم میں خون ہی نہیں
 ہی پروں میں میرے خونِ مظلوم کا
 تن پہ کھایا اپنے زخمِ اہلِ کین
 ہو گیا زخمی بصد ظلم و ستم
 اس کا تن زخمی کئے ہیں اب شقی
 واٹے غم وہ ہو گیا تو ہو لہاں
 چُب گیا پیکانِ بنی کی جان میں
 کر بلا میں خون کا نالا بہا
 ہوش ہر ایک اہلِ جان نے کھو دیا
 زخم سے اُنکے کلیجے پھٹ گئے

خون بہا جب شاہ نیکو فال کا
جب یہودی نے سنایہ حالِ غم
مرغ سے بولا کہ کہہ بہرِ خدا
نام تو انکا سنا مجھ کو بہرِ
سنگے یہ اس مرغ نے اک آہ کی

حال تب سے ہی یہہ غم منوال کا
رود یا کیکبار باد رود عالم
کون سے ہیں وہ رسولِ کبریا
ہو گیا جتکے نواسے پر ستم
بولا کیا ہو وہ سے ثنا اوشاہ کی

قصیدہ

آن شہِ دین مظہر نورِ خداست
شد وجودش موجب ہستی خلق
مقتدا ہے دو جہان آن ذاتِ پاک
پایا لش آمدہ لات و منات
دستِ عالم از ضلالت برگرفت
حضرتِ موسیٰ عصا بردار او
حضرتِ عیسیٰ مسیحائی چہ کرد
نفسی نفسی ہر بنی گوید مگر

سید عالم رسولِ کبریاست
آن شہِ کونین ختم الانبیاست
جادو پشانیان را پیشواست
ذاتِ پاکش رہنما و مہتداست
آن ہمہ گشتگان را رہنماست
کلمہ او ما ضعیفان را عصاست
آن مسیح در دعیبان و خطاست
در قیامت آن نبی دوسراست

حمد بہت از اسم مقبولش عیان
نامش ای سنی محمد مصطفیٰ است

صلی اللہ علیہ وسلم

اس بنی ہی کی وہ آلِ پاک ہی
سن کے بولا وہ یہودی غم نہ کھا
اونکے ظالم حق سے شرمندے ہیں
خون بہا کر ظالمون کے ہاتھ سے
جامِ آبِ زندگی پیتے تو ہیں

جس کے خون میں تر جو یہہ غمناک ہی
حق تعالیٰ اُن کو بخشیکا شفا
خون بہا تو کیا یہہ زند سے رہیں
جیتے جی تو ہیں نہ اس آفات سے
خیر گر نہ خمی ہوئے جیتے تو ہیں

گروہ زندہ ہیں تو بس اتنا ہی بس
 آفتین گرجان پہ ہیں انسان کی
 کاہیکوروتا ہی شور و آہ سے
 سنکے یہ اس مرغ نے اک آہ بھر
 ہی شفا زندون کی خاطر ایوان
 زندہ گر رہتا وہ فرزند علیؑ
 مصطفیٰ کا وہ نواسا مر گیا
 دیکھ لے یہ ہم جسم اور یہ میرے پر
 تب یہودی نے بصد غم یون کہا
 اُن کی مطلوبی سے جان اکھڑے اب
 مجھ کو کس نے دی خبر اس حال کی
 تب کہا اس مرغ نے امی باخبر
 اکیدن کا ذکر ہے ہم مرغ چند
 واسطے چار یکے نکلے سب کے سب
 مشورت کی کہ ہر ایک ہو جدا
 الغرض ہر ایک وہاں ہو منتشر
 پھر تو چرچک کر کے ہم یک جا ہو
 مہر کی گرمی سے جان بیتاب تھی
 وہ پہر تھی سر پہ تھا جب آفتاب
 تاب چلنے کی نہ تھی انسان کو
 دھوپ کا لاکھا کہ جلتی تھی زمین

ہووے گی صحت پہ اونکو دست رس
 خوف کھا پر خیر ہووے جان کی
 رکھ تو امید شفا اللہ سے
 یون کہا رورو کے اُسد م مار سر
 کیا ہوا ابتک نہیں بچپیر عیان
 کاہیکو ہوتی مجھے یون بیکلی
 سر کٹا کر ڈائے پیا سا مر گیا
 او سکے ہی خون میں ہوئے ہیں ترتر
 واسطے اللہ کے کہہ کچھ ماجرا
 بول مجھ کو کیفیت اس وقت سب
 کیا ہی صورت مصطفیٰ کے آل کی
 حال عنکین سن ذرا اب غور کر
 سوئے صحرا چلے اُسے اسی ہو ستمند
 پر کہیں چارہ پنا یا ہم نے تب
 واسطے چارے کے جانا جا بجا
 اپنے چارے کو چلا پر کھول کر
 آئے سب مل مل کے کرتے گفتگو
 دھوپ سے چربی پگل کر آب تھی
 ٹھہرنے کی تھی زمین پر کچھ نہ تاب
 دھوپ تین تھا ایک تر پنا جان کو
 تھے بھڑکتے شعلہ ہائے آتشین

دھوپ سے بیتاب ہو کر ہم تمام
 جھاڑ ایک آیا نظر میں سایہ دار
 جب لگی اس جھاڑ کی ٹھنڈی ہوا
 کوئی تو سائے میں مرغولا کرے
 کوئی بولے آب اور دانے کی بات
 الغرض ہم سب وہاں با یکدگر
 ایسے میں ایک غیب سے آئی ندا
 آج ہی آفات میں میرا حسین
 دھوپ میں جلتا ہی میرا نازنین
 وہ وہاں بھوکھا پیاسا ہی کھڑا
 اسکے نیچے آہ ہر ایک دم بھرین
 بلبلاوین بھوک سے نیچے تمام
 پیاس سے کھلی ہی وہاں انکی زبان
 نبد پانی اُن پہ ظالم نے کیا
 آب و دانہ تین دن سے اُن پہ نبد
 آب و دانہ تم کو بھایا کس طرح
 آہ و نالے کا وہاں ہی غلغلہ
 اب نہ آئی دھوپ کی کچھ تمکو تاب
 سیکڑوں اور سپردہاں چلتے ہیں تیر
 اپنے سب خویش و اقارب کو کٹا
 زخم کھائے شاہ نے تلوار سے

آئے سایہ ڈھونڈتے با ہم تمام
 جا کے اسپر پہننے تب پایا قرار
 دل پہ فرحت ہو گئی بے انتہا
 کوئی بولی اپنی خوش بولا کرے
 کوئی اپنی سیر کرنے کی بات
 بات کرتے تھے خوشی میں آنکر
 اسی پرندہ چہین سے بیٹھے ہو کیا
 تمکو خوش آئی بھلا اسجائے چہین
 تم یہاں اچھے ہوئے سایہ نشین
 آب و دانہ تمکو خوش آیا بھلا
 تم یہاں سائے میں مرغولا کرین
 تمکو خوش آیا بھلا کیا طعام
 کس طرح پانی پیا تم نے یہاں
 تم نے اچھا سرد تر پانی پیا
 تمکو عیش اس جانے کیا آیا پسند
 عیش یہاں تم کو خوش آیا کس طرح
 چہچہانا تم کو کیا اچھا لگا
 دھوپ میں جلتا ہی میرا آفتاب
 خون میں آغشته ہی میرا میر
 آپ بھی تیار مقتل پر کھڑا
 صاف پر کرتے ہو کیا متعار سے

قاتل او کے قتل پر تیار ہی
 جسکو کاندھے پر بٹھاتے تھے رسولؐ
 قافلہ اس کا وہاں تارا ج ہی
 جو پلا نطل رسول اللہؐ میں
 ظالمون کی اسپہ اب آفات ہی
 کچھ بھی آیا تمکو اب اس کا خیال
 الغرض ہمنے سنی جب یہ سہ ندا
 آڑ چلے جب ہم بسوئے کر بلا
 دُوح ہو کر وہاں پڑا ہی خاک پر
 جسم تیرون سے ہوا ہی چاک چاک
 مصطفیٰؐ کے جانشین کو دیکھ کر
 لاشہ پُر خون پہ لوٹے سارے جا
 کچھ نہ تھی تب ایک کی ایک کو خبر
 جس طرف دل لے گیا اس طرف کو
 اس طرح سے میں بھی ہو کر پُراطم
 کاٹ لیتا حلق پر خنجر نہیں
 ہی یہ خون اس کشتہ شمشیر کا
 کہہ کے یہ وہ مرغ وہاں سے اور گیا
 دل ہوا ازبکہ اسکا نرم تر
 جس کے خون میں اس طرح کا ہوا اثر
 الغرض بیٹی کو لے وہ با صفا

چین تمکو اب یہاں ہر بار ہی
 وہ زمین گرم پر ہی دل ملو ل
 کیا جماعت خوش تمھاری آج ہی
 تشنہ لب ہی وہ کھڑا جنگ گاہ
 تم کرو اس جا خوشی کی بات ہی
 ہی میرے محبوب کا کس طرح حال
 جسم میں ہر ایک کے لرزہ پڑ گیا
 جا کے کیا دیکھے کہ وہ شاہ ولا
 گرد اسکے ہین پڑے خویش و پسر
 لاشہ مظلوم ہی آلودہ خاک
 ہو گئی آفت ہماری جان پر
 پھر وہاں سے اوڑھ کے ہر ایک چلیا
 ہو گئی ساری جماعت منتشر
 ہر پرندہ اوڑ چلا بے ہوش ہو
 آ گیا اس جھاڑ پر باد و غم
 کیا کروں کچھ تیز یہ شہ پر نہیں
 ہی یہ خون زخم تن شبیر کا
 یہ یہودی اس جگہ غمگین بنا
 اپنی دختہ سے کہا اسی با خبر
 اسکے جد کا کیون نہ ہو دین خوب تر
 شہر میں جا کر اقارب سے کہا

دین محمد کا کرو تم اب قبول
حال جو گزرا سنایا او نکوسب
جب سنا خوشن نے اُسکے ماجرا
وہ یہودی بھی معہ دختر و مان
دیکھئے شبیر کے خون کا اثر
غم کرو شبیر کا اسی دوستو
بس کراہی سنی یہ غم کی داستان

وہ یقین برحق خدا کا ہی رسول
اور دخترِ صحت پائے کا سبب
سب نے تب کلمہ محمد کا پڑھا
پڑھدیا کلمہ بدل ہوش دمان
ورد کو ہر ایک دووا ہی نیک تر
خوش رہو گے مصطفیٰ کے روہم
کیا بیان ہووے کہ ہی قاصر زبان

فاتحہ پڑھو اب تو اسی سنی بہم
ختم کر کر داستان درد و غم

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ و زبیاں شیخ صدیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذاتِ خالق قل ہو اللہ احد
ذاتِ باری لا شریک وحدہ
سکوناً صلوا علیہ وآلہ
بعد حمد و نعت کے ہو با ادب
و عظیمین ایک روز حضرت نے کہا
ہین ولی جو حاضرین و غائبین
ہی قدم میرا سبوں کے دوش پر
آپ نے جو وقت یہہ فرما دیا
یعنے وہ آواز شاہ کا ملین

تم یلہ واحد و تم یو لہ احد
ہی رسول اللہ محمد عبدہ
والصلوات اللہ علی اہل بیتہ
مین کرامت غوث کی لکھتا ہوں اب
میرے کا ندھے پر ہی پائے مصطفیٰ
اور جو ہین اولین و آخرین
حق تعالیٰ نے مجھے دی ہی خبر
فضل حق سے او لیا نے سن لیا
سن چکے سب اولین و آخرین

حاضرین و غائبین کے کان میں
 سنکے یہ آوازِ شاہِ اولیا
 غوثِ الاعظم کا وہ پائے نیکتر
 شیخِ صنعان تھا جو پیرِ اصفہان
 دوستانِ حق سے ایک میں بھی تو ہوں
 تب فرشتے سنکے اس آواز کو
 غوث نے سن کر شتابی سے کہا
 آئی ایسی درگاہ رب سے ندا
 سب نے کا ندھے پر لیا میرا قدم
 جو کہ رحلت پا چکے تھے اولیا
 یعنی اپنی قبر سے گردن اوٹھا
 شیخِ صنعان نے کیا انکار اب
 یہ نہیں سمجھا وہ پیرِ اصفہان
 یعنی آن حضرت محمد کا قدم
 اوس کے پاسے موجب برکات ہی
 یہ نہیں سمجھا کیا دیگر خیال
 گرفتول اس کو نہیں میرا قدم
 چپ رہے فرما کے اتنا دستگیر
 شیخِ صنعان نے یہ دیکھا شب کو خواب
 ایک بت کے رو بہو ہوا ادب
 صبح کو وہ خواب اپنا کر بیان

جب کہ پہنچا دسی خدا نے آن میں
 سب نے گردن کو جھکا کر یوں کہا
 دوش پر سر پر ہمارے چشم پر
 سنکے بولا کبر سے وہ ناگہان
 کیا سب اس کا قدم کا ندھے پر لیا
 لا کے پہنچائے وہ شاہِ راز کو
 اپنی جانب سے میں کچھ بولا نہ تھا
 میں نے پہنچا یا جو تھا حکمِ خدا
 عاجز ہی سے کر کے اپنی پشت خم
 اون سبوں نے بھی قدم میرا لیا
 سب نے رکھ دی صاف میرے زیر پا
 یہ نہیں معلوم اس کا کیا سبب
 اس سخن میں دیکھو ہی رازِ نہان
 عبدِ قادر کو ملا ہی با کرم
 پانوں حضرت کا بھی اس کے ساتھ
 لایا نادانی سے دل پر وہ ملال
 یوگا گردن پہ سُر کا قدم
 غوثِ الاعظم شاہِ دین پران پر
 آپ شہرِ روم میں پہنچے شتاب
 صاف سجدہ کر رہا ہی ہے سبب
 بولا مجھ کو اس میں آتا ہی گمان

خواب یہہ اچھا نہیں ہی دوستو
یہاں سے چلئے کعبۃ اللہ کی طرف
اتفا قاشیخ صنعان قصد کر
ساتھہ اونکے چار سو تھے سب مرید
راہ میں ترسا کی ایک لڑکی حسین

یہہ نہیں معلوم کیا انجام ہو
دل لگانا اپنا اللہ کی طرف
چلے گئے جج کے لئے خورسند تر
جب چلے ہو عازم حج سعید
اپنے بنگلے پر تھی بیٹھی نازنین

غزل

دل فریب و دلربا رشکِ مہر
تیر مژگان گوشہ ابرو کمان
مہر خوبی شعلہ رو آتش پری
گیسوئے شہرنگ بر رخسار صاف

گل رخ و غنچہ دمان و سیہر
چشم ز گیسو گر جادو و نظر
زاتش عشقِ آب زرا ہد گرم تر
چون بخوبی ہمقران شام و سحر

از محی خوبی لبالب جامِ حشم
ہوشِ نسی صاف بردہ در نظر

کافرہ ترسائی تھی آتش پرست
شعلہ رو کچھ ایسی آتشناک تھی
بیٹھہ کرد و کان پر نیچے تھی شراب
نازنین ایسا بہت مہوہ فروش
آگ کو رغبت سے یہہ پوجا کرے
آگ کو پوجا کرے یہہ شعلہ خیز
سنگ دل وہ بت کہ آتش رنگین
دیکھتے ہی اسکو عاشق ہو گیا
مارتا تھا جسطرح کعبے کا دم

بلکہ خاکستریں آتش اس پرست
رشک سے گھل گھل کے آتش خاک تھی
عاشقون کے دل وہ آتش پر کباب
ایک ادا میں لوٹ لے زاہد کا ہوش
آگ اُسکو رشک سے دیکھا کرے
آگ کی اس پر نظر تھی تیز تیز
کیونکہ ہو دے آگ اکثر سنگ بین
کا ہیکا عاشق کہ فاسق ہو گیا
ہو گیا ویا پرستارِ صنم گم

شیخ جی بھولے حرم کا صاف نام
 ہو گیا کر عشق کعبے کا عدم
 ہو گیا زلف صنم کا تار تار
 کعبہ جب روئے صنم کا بھا گیا
 وہ خم ابرو جو دیکھا یار کا
 اوس کمان ابرو کا دیکھا جبکہ تیر
 مانگ لے کر مانگ نے دل شیخ کا
 پیر گہرا اس مانگ کی کیا دون نظیر
 یا کہون مین کہکشان پر ضیا
 یا کہون مین کر چکا شاید گذر
 جوئے حیوان یا کہ تھی ظلمات مین
 یا کہون مین ابرو مین تھا صاعقت
 حق و باطل کی سمجھ کو ابرو و برق
 مانگ کیا تھی زاہد و نکلی آہ تھی
 زلف اسکی دام تھی ایک جان پر
 زلف کیا زاہد کو لائی دام مین
 دُتوسا دل ہو گیا کا نکل رسن
 شیخ تیج سلیمانی کو چھوڑ
 پھینک دی تیج ستوا لا ہوا
 کا پیسکی تیج تھا وہ اور طوہر
 شیخ صاحب چھوڑ کر سب عقل و دین

بُت کا جدم بھا گیا بیت الحرام
 وہ مسلمان کا فر عشق صنم
 شیخ صاحب کے گلے زُنا روار
 طاق مین ابرو کی جا سجدہ کیا
 صاف محراب عبادت کر لیا
 ہو گیا پنچیر شیخ گوشہ گیر
 لے لیا ایمان کا مل شیخ کا
 کوڑیا لے سانپ کی تھی وہ لکیر
 یا کہ نقشہ کوڑیا لے سانپ کا
 راستے مین سانپ انڈے ڈال کر
 صبح صادق یا تھی آدھی رات مین
 خضر یا ظلمات مین بھولے تھارہ
 کفر اور اسلام مین اتنا ہی فرق
 کفر کی ظلمات مین گم راہ تھی
 ظاہر اڈالے بلا ایمان پر
 کفر نے ڈالی بلا اسلام مین
 پھر ہوا چاہِ ذقن مین غوطہ زن
 ہو گیا کافر مسلمان کو چھوڑ
 سلسلہ پھرا شک کا مالا ہوا
 منکے منکے مین پڑا کچھ پھیر اور
 ہو گئے کوئے صنم کے جانشین

ٹٹکی باندھی صنم کے روبرو
 چھوڑ کر پاسِ نفسِ پاسِ قدم
 اس طرف بھی عشق نے جذبہ کیا
 وہ جہان بیٹھی تھی پھر اٹھی نہیں
 چپکی بیٹھی تھی نہ کس سے تھا کلام
 کہنا سنا ہوش کے سب سات ہی
 کھانا پینا رنگیاب ایک سو
 جان پر اس کی ہوا ایک اضطراب
 عشق کا فر کا عجب کچھ طور ہی
 گاہ یہ معشوق کو عاشق کرے
 گاہ عاشق کو کرے معشوق یہ
 عشق آیا کفر اور اسلام میں
 شیخ جی کو بت کے آگے تھا قیام
 سلسلہ آنسو کا وٹان تبیح تھا
 اسکا گیسو تار تھا تبیح کا کھکھ
 کفر سے ایمان میں گر حنہ پڑا
 کفر کا ایمان میں یون تھا وطن
 کفر میں ایمان کا تھا یون مقام
 یہ وہ آتش پر سمندر کے بطور
 الغرض اس بطور گذرے چند روز
 باپ نے اس شعلہ رو کو دیکھ کر

دین و آئین چھوڑ کر سب ایک سو
 دم صنم کا مارنے تھے دمدم
 ہو گئی آشفستہ تر وہ دربار
 اپنی جاسے بت بھی اٹھتے ہیں کہیں
 کیونکہ ہوں خاموش بت سب لاکلام
 بت اگر بولے تو پھر کیا بات ہی
 بت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں کھو
 چشم پر خم دل نہایت بے قرار
 ہر گھڑی میں رنگ او سکا اور ہی
 صورت عاشق کا شایق کرے
 ہی بلا انگیز ہر مخلوق یہ
 حق و باطل آگئے ایک دام میں
 دین کے آگے بت کو جہہ تھا دام
 شیخ کو یہاں اشک کا مالا ہوا
 کاکل بت شیخ کا زنا رکھت
 دین نے بھی کفر کو ٹکڑے کیا
 جس طرح لگ جائے سو رکھو گہن
 جون شبِ تاریک میں ماہِ تمام
 وہ یہہ مہر و پرہنی جیسے چکور
 جان بریاں چشم گریبان لہو
 دلمین سمجھا یہہ ہوئی مہی رتر

جلد بھلوا یا تو آیا ایک طبیب
اسکو بیماری نہیں ہے اور کچھ
اس کو سودا بڑھ گیا ہے عشق کا
اور صفہ چڑھ گیا ہے مغز پر
خلط چارون بھی پریشان ہو گئے
اس مقامت کا کرو نہیں کیا علاج
ایک نسخہ اسکی خاطر ہے سونو
اور کچھ نسخہ نہ ہو گا کارگر
عشق کی تن میں حرارت ہے بہت
واسطے بیمار کے تخصیص یہ
چاہئے شربت وصال یار کا
ہو گل سرخ خدار رنگ دار
ہو طباشیر رخ صبح وصال
کہہ کے یہ رخصت ہوا وہاں حکیم
جب پدر یہ سوچ کر کہنے لگا
ایسی کچھ ٹھہرائے تدبیر اب
پھر تو یہ تدبیر ٹھہرا کر بہم
تیری معشوقہ تو تیرے سات ہے
ہم ہیں ترسا جو ہمارا دین ہے
واسطے شادی کے ہو جکا پیام
خوک دولہن کے چراوے وہ مدام

عرض کی یہہ اور ہی علت نصیب
مجھ کو آتا ہے نظر یہہ طور کچھ
خون فاسد جو ش کرتا ہے سدا
صورتِ بلغم نہیں آتی نظر
صحت و راحت کے خواہن ہو گئے
الغرض بیماری ہی یہہ لا علاج
اس سے ہی صحت کچھ اسکو ہو تو ہو
کیونکہ اسکو عارضہ ہی سخت تر
اسنے اسکو مقامت ہی بہت
الغرض نسخہ کیا تشخیص یہہ
بوسہ عتاب لب دلدار کا
کچھ نبشتائے خط خوشبوئے یار
ہو گی صحت جب اسے یہ قیل وقال
اسکی بہتر ہی نہ داروئے یقیم
ہی یہہ ترسا وہ مسلمان با صفا
تاکہ وہ راضی نہ ہو جسکے سبب
بول بھیجا شیخ کو وہ چشم غم
چند شرطوں پر مگر اثبات ہے
اسمین ایسی رسم یہہ آئین ہے
چند مدت عقد کے دن تک مدام
پھر مکان میں لائے او کو وقت شام

جو کہ کم طاقت ہیں نیچے شیر خوار
 اپنے قرآن کو جلا دیوے تمام
 عقد کے دن ہی یہ دستورِ صواب
 دامنِ دلہن ہو دیگر بات میں
 یہ شریط آپ کو گرہن قبول
 شیخ بولا صاف دونگا جان کو
 وہ جو دو باتیں تمھاری ہیں قبول
 الغرض دو بات پر راضی ہوئے
 خاک سب جنگل کو یجا یا کرین
 غوثِ اعظم سیدِ کل اویا
 شیخ جی صاحب کے کاندھے پر ہم
 بعد مدت آگیا دن عقد کا
 شیخ کے ایک ہاتھ ساغر پر شراب
 شیخ نے چاہا کہ پیوے شراب
 تب فرید الدین نے دیکھا یہ حال
 سوئے بغدادِ مبارک چشمِ تر
 بر من مسکین از بہرِ صمد
 ورنہ مرشد میر و داز دستِ ما
 مرشدِ افتادہ شد یا دشگیر
 پیراب جاتا ہی میرا مات سے
 کی جو یہ فریاد با شور و بکا

اونکولاوے دوش پر کر کے سوار
 دین کا پھر کر نہ لاوے منہ پہ نام
 دین شراب ایک ہاتھ سور کے کباب
 ہی طریقہ یہ ہمار سی ذات میں
 لیجئے اسکو نکاح میں بے ملول
 پر جلانے کا نہیں قرآن کو
 میں عمل ان پر کرونگا بے ملول
 لیکے سور شیخ جنگل کو چلے
 اونکے نیچے دوش پر لایا کرین
 جسطرح فرمائے تھے ویسا ہوا
 آگیا یکبار سور کا قدم
 ہو گئی پھر تو دہن آراستہ
 دے دئے نبوا کے سور کے کباب
 اور کھالیوے وہ سور کے کباب
 ہاتھ سے جاتا ہی پیر با کمال
 کر دین آواز با سوزِ جگر
 اَلْمَدَدُ یَا غوثِ اعظم اَلْمَدَدُ
 الغیاث اِی غوثِ حقِ بہرِ خدا
 از برائے جِدِّ خود دستِ بگیر
 تُو بچا یا غوثِ اس آفات سے
 شیخ کے اعضا میں لرزہ پڑ گیا

وہ کباب و ساغر مل پھینک کر
 عشقِ ترسا سے اوٹھا کر اپنا دل
 کافرہ سے توڑ دیا الفت کہن
 بُت کے آگے سے کیا کیا رجب
 کافرون کو راہ پر لا دین بہم
 پانوں اپنا کر دیا سوئے صنم
 جبکہ اپنے فعل سے تائب ہوا
 شیخ صنعان سوئے صحرا جب چلا
 شیخ نے فرمایا کیوں آتی ہی تو
 مجھ کو تیرے ساتھ کچھ نسبت نہیں
 عرض کی ترستے تب اسی شیخ دین
 میں مسلمان آپ کے ہونگی حضور
 عرض یہہ کر کر مسلمان ہو گئی
 اور اوس کا خاندان بھی یکبیک
 گو کہ غفلت جا چکی تھی شیخ کی
 شیخ احمد مغربی خواجہ فرید
 مشورت دونوں نے کی جب استعد
 شیخ احمد مغربی کو چھوڑ کر
 سوئے بعد اومبارک چلے یا
 خانقا میں جا کے اتر ا جب فرید
 مشورت کی دل سے اپنے استعد

سوئے صحرا چلے یا خستہ جگر
 فعل سے اپنے ہوا تب منفعل
 کیونکہ ہوتے ہیں مسلمان بت شکن
 کا ہیکو ہو گئے مسلمان بت پرست
 کب مسلمان ہوں پرستار صنم
 ہو مسلمان کو بُرا روئے صنم
 شیخ پر گبرہ کا دل راغب ہوا
 پھر تو اس ترسہ نے بھی پیچھا کیا
 کافرہ تو میں مسلمان نیک خو
 کفر اور اسلام میں الفت نہیں
 میں نے لعنت کی وہ مذہب پر قین
 اہل ایمان ہو تو پھر کیا ہی حضور
 کافرہ تھی اہل ایمان ہو گئی
 اہل ایمان ہو گیا بے شبہ و شک
 پیر ولایت اسکی ساری سلب تھی
 شیخ صنعان کے مریدان سعید
 جائیے اب غوث کی درگاہ پر
 وہ فرید الدین مرو نیک تر
 جا کے درگہ سے مشرف ہو گیا
 یعنی خادم شیخ صنعان کا سعید
 کیا کروں ہو جس سے حضرت تک گد

پھر تو ٹھہرائی کہ کچھ محنت کروں
الغرض ہر رات پچھلی رات سے
خاتقاہ کے خاکروہوں نے تمام
ہکو جو خدمت مقرر تھی سدا
ایک مدت ہو گئی جس کے سبب
وہ جو خدمت تھی نہیں ملتی ہی اب
کیا سبب دیگر کو سونپا آپ نے
آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے
کوئی دیگر تو یہاں آیا نہیں
ہاں مگر جا خاتقاہ میں دیکھ لو
لی خبر اس جا خبر گیروں نے جا
کیفیت کی جا کے حضرت سے بیان
حال سن کر غوث الاعظم نے کہا
چپ رہے یہہ کیسے شاہ دلفروز
ہی روایت غوث الاعظم ایک شب
ہو رہی تھی صاف پانی کی جھڑی
ٹوکرا چرکین کا سر پر اوٹھا
ٹوکرنے سے اس کے بارش کے سبب
آپ نے یہہ دیکھ کر اس سے کہا
جب فرید الدین نے وہ پھینک کر
باندھ لے کر اپنے دونوں ہاتھ کو

یعنے اوس درگاہ کی خدمت کروں
جا کے پاخانہ کھاوے ہاتھ سے
عرض کی حضرت سے یا عالی مقام
آپ نے وہ کام اب کس کو دیا
ہو گئے محروم یہہ ہم سب کے سب
یا محی الدین کہو ہی کیا سبب
ہکو کیوں محروم رکھا آپ نے
جو تمھارا کارہی اثبات ہے
میں نے اوسکو کام یہہ سونپا نہیں
کوئی وہاں تازہ مسافر تو نہ ہو
تازہ وارد ایک مسافر ہی پڑا
ایک مسافر تازہ وارد ہی وہاں
ہو نہ ہو شاید وہی کچھ ہوو گیا
ہو گئے اس بات کو بھی چند روز
باہر آئے کوئی حاجت کے سبب
کوئی پاخانے سے نکلا اس گھڑی
روہرو سے پھینکنے کو لے چلا
یہہ رہا تھا جسم پر چرکین سب
اسی جوان تو کون ہی یہاں تک تو آ
منہہ کو کالا کر لیا کالک سے پھر
مشل فریادی کے آیا روہرو

عرض کی ہوں مین غلیظ و روسیہ
شیخ صنعان کا ہی خادم بیہ فقیر

ایک مدت سے ہوں با حالِ تباہ
دستگیری اسکی ہو یا دستگیر

الغیاث

ای طیب و در عصیان الغیاث
این غریب و بیوٹن آمد بہ تو
من یتیم و بے کس و بے وارثم
بی نوا ام دست بستہ روسیہ

و سی دوائے درد مندان الغیاث
ای کرم بخش غریبان الغیاث
ای سر ظل یتیمان الغیاث
ای نوا اے بے نوا یان الغیاث

آمدہ سنی چو ہو خستہ جان
ای سلیمان ای سلیمان الغیاث

نام عاصی کا فرید الدین ہے
یہہ فرید الدین نے کی عرض حال
ہاتھ دو دکھلوا کے منہ دھلوا دیا
کاہک کو ایسا غلیظ و خوار ہے
غوث الاعظم نے جو فرمایا خطا
اس گھڑی تاثیر دیکھو کیا ہوئی
معتقد ہوں یا مریدانِ سعید
ہاتھ میں ایک مرتبہ ان سب کے ہو
پانچا نہ تھا اوٹھا یا غوث کا
بعد حضرت غوث نے اس سے کہا
عرض یہہ کی آپ پر روشن ہے سب
تب فرید الدین نے کی عرض حال

ایک حاجت کے سبب غمگین ہے
سن چکے جب سب شہ فرخندہ فال
رحم سے پھرا سکو یہہ فرما دیا
جا فرید الدین تو عطار ہے
تب فرید الدین نے پائی یہہ آب
ہاتھ میں بو عطر کی پیدا ہوئی
ہاتھ جن جن سے ملائے تھے فرید
عطر کی بو مشک کی عنبر کی بو
ہاتھ میں خوشبوئی آئی بر ملا
مانگ لے جو کچھ نکلتے ہیں مانگنا
آپ بولے اس سے بہتر کر طلب
بخشد و مرشد کو ای صاحب کمال

کھو کے بیٹھا صاف عقل و دین کو
رحم کچھ فرماؤ یا روشن ضمیر
گو یاد و عالم کی نعمت ہاتھ آئے
درگاہ اللہ میں کی ایسی دعا

پیر میرا آپ سے گستاخ ہو
ہو گیا گمراہ اس عاجز کا پیر
بخشش مرشد کی دولت ہاتھ آئے
غوث نے پہنکے سارا ماجرا

مناجات

پیش تو عذرِ خطا آوردہ است
یک گنہ صد عذر ہا آوردہ است
بہرِ نذر تو چہا آوردہ است
پیش تو وحسرتا آوردہ است

یا ربی بہرِ عطا آوردہ است
نبدہ خوار و گنہگار و ذلیل
ذکرِ استغفار عذرِ صد گناہ
روسیا ہی و گنہگارِ مایم

از رہِ الطاف عذرش کن قبول
ہرچہ سستی عذر ہا آوردہ است

اُس سے اب تائب ہوا ہی یا اگر
پھر نہ ہو ایسی خطا بارِ دیگر
یا محی اللہ بن شہِ لطف و کرم
ہم خطا اسکی کرین کیونکر معاف
اسلئے ہی واسطے اس کے عذاب
ایسی الفت کی نہ ہو گی باپنے
بارِ سویم استدر کی پھر دعا
فضل سے سب بخش دے اسکی خطا
یہ ہوا مرد و دبے گفت و سخن
واسطے اس کے نہ کی ایک نے دعا

شیخ صنعان نے کیا تھا جو گناہ
اُس کو تو اپنے کرم سے عفو کر
درگاہِ حق سے ندا آئی بھس
وہ ہوا گستاخ و نافرمانِ صاف
ہی وہ نافرمان و مرد و جناب
اُس کی خاطر بہر دعا کی آپ نے
وہ دعا بھی رد ہوئی یک مرتبہ
یا اہی بہر ذاتِ مصطفیٰ ص
تب خطاب آیا کہ اسی محبوبِ من
جو جہان میں ہیں بزرگانِ خدا

آپ نے کی عرض اسی پروردگار
ایک نے اس کی حمایت کی نہیں
اس لئے پہنچا ہی یہاں تک مرتبہ
اس کا جب پہنچا ہو درجہ پہا تک
کیا میری عرضی بھی رب العالمین
خیر گریا ہے اسی بار خدا
میں بہت اس وقت اندیشے میں ہوں
وہ جو بخشے جائیں بن آویگا کار
تو ہی جانے یار بی کیا طور ہو
تیری درگاہ سے پھروں محتاج میں
چھوڑ کر میں آج امر غوثیہ ہ
بخشے یا بخشے نہ تیرا کار ہی
میں ہوں عاصی پر معاصی رہنا
جب تو آئی آپ کو ایسی زندا

ہم معاصی ہیں تو ہی آمرزگار
تیری درگاہ میں شفاعت کی نہیں
ہو گیا گمراہ اسی بار خدا
اس لئے آتا ہی میرے دلمین شک
کہہ بھلا قابل اجابت کے نہیں
مجھ میں دیگر اولیاء میں فرق کیا
گر شفاعت میں مریدوں کی کروں
وہ نہ محشر میں رہوں نگاشمار
باز رکھا غوثیت سے آپ کو
باز آیا غوثیت سے آج میں
کام بندوں کا بگھی پر رکھ دیا
تو جو چاہے سو کرے محنت رہی
امر میں تیرے میرا معتدور کیا
دوست میرے کیوں تو آزر دہ ہوا

غزل

با صفائے من چرا آزر دہ
با وفائے من چرا آزر دہ
جان فدائے من چرا آزر دہ
خوش نقائے من چرا آزر دہ

آشنائے من چرا آزر دہ
آنچہ می خواہی کنم امروز گیر
مردہ رازندہ کنم از بہر تو
در گذشتہ از خط از روی تو

ز مردہ سستی بہ تو بخشیدہ ام
بارضائے من چرا آزر دہ

لے دعا کی ہمنے تیری استجاب
یہہ لے اُس نے جو خطا کی برخلاف
سب مرید و ن کو تیرے بخوش نفس
وے بھرے ہونگے اگر عصیان سے
جبکہ یہہ فرمان ہوا اللہ کا
سب ملائک نے کیا شکر خدا
جب تو حضرت نے فرید الدین کو
ہمنے تیرے پیر کو بخشا لے اب
منہ سے حضرت کے جو کلام یہہ
جب فرید الدین رخصت ہو چلا
ہو گیا ہی مرتبہ ایسا بلند
پھر تو دونوں ہو گئے پیر و مرید
شیخ صنعان غوث کی خدمت میں آ
آپ نے فرمایا جا اسی خستہ حال
عفو کر کہ شیخ صنعان کی خطا
غوث کی وہ ذات با برکات ہی
کر یہہ سنی پر بھی بخشایش کی دید
دوستوں کو او سکے افراد کو
رب سے دلواد و یہہ سنی کی مراد
یار نبی بہر محی الدین مدام
تندرستی دے تو ہر بیمار کو

گرچہ ہی وہ لایق تہر و عتاب
تیری خاطر کے سبب سے کی معاف
ہمنے سو نیا تجھ کو ہی لے اب تو بس
پرا وٹھاؤنگا انھیں ایمان سے
عالم بالا پر ایسا غل ہوا
ہی محی الدین کا کیا مرتبہ
مہربانی سے کہا اسی نیک خو
تیری خاطر کا ہوا سار اسبب
شیخ صنعان کا ہوا عالی مقام
پیر کے نزدیک آدیکھے ہی کیا
جس قدر آگے تھا اس سے بھی دخیل
غوث کی خدمت میں آکر مستفید
عاجزی سے مانگ لی عفو خطا
تجھ کو بخشا اب خدائے نوا و آجل
غوث نے پھراور نعمت کی عطا
اپنی بخشایش تو ہاتھ مات ہی
کیونکہ ہی یا غوث حق تیرا مرید
ہر دو عالم میں ہمیشہ خوش رکھو
یا محی الدین شہر عالی نثراد
تو روا کر حاجتیں میری تمام
یا الہی بہر غوث نیک خو

فتح دے اسلام کو تو ان کے سر
یا الہی خاتمہ باخیر ہو
یار بی خوش رکھ اسے تو ہر زمان

دشمنانِ دین کو نابود کر
عدن میں سستی کی ہر دم سیر ہو
غوث الاعظم کا ہی نئی مح خون

فاتحہ پڑھ دل سے اسی سنی مدا
غوث کی تو روح پر ہر صبح و شام

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ

بعد اسکے جو بہتر ہی محمد کی ہی توصیف
بہتر ہی صفت آلِ محمد کی عزیز و
کرتا ہوں رقم غوثِ مکرم کی کرامت
جاتے تھے کسی راہ سے مخدومِ عالم
کہتا ہی محمد سے مغر ہے میجا
رکھتے ہو جو عیسیٰ پہ بھلا کوئی صورت
کر ڈالے کئی بار کئی مرد و ن کو زندہ
مرد کو کیا زندہ میجا تو ہو اکب
ہر بخش عصیان کا محمد ہی میجا
یہہ رتبہ کہاں ہی ابوالارواح محمد
وہ بخش جانکاہ سے فی الفوٹفا پا
کر دیوے ہم مردہ صد سال کو زندہ
امت کے گنہگار و نکاحامی بھی کہیں
مرد و فرشتہ تھا دے جسے اسے

پہلے لکھون آداب سے اللہ کی تعریف
بعد از صفت احمد مرسل کے جو پوچھو
اس واسطے میں جانے اسی اہل سعادت
ایک روز کا ہی ذکر سنو غوثِ معظم
دیکھا کہ میجائی مسلمان سے اسجا
تم اپنے بنی یعنی محمد کی فضیلت
اس واسطے رکھتا ہی بزرگی میرا عیسیٰ
تب غوث نے پوچھا وہ فرنگی کئے انا
مرد کو کیا زندہ اگر حضرت عیسیٰ
ہر چند کہ ہن روح میجائے محمد
پیار کے منہ نام محمد کا نکل جائے
یہ فیض ہی اسکی نظر فیض اثر کا
مرد کو جلانا تو بڑی بات نہیں ہی
محمد کا ہوا اور نہ ہو گا کوئی ہوسر

دیگر نہ پیغمبر ہی محمدؐ کے برابر
اُس آب سے سب شکرِ ثناء ہوا سیراب
ایک سیرِ مین حضرت نے ہزار و کو گئے سیر
پانی پہ سے تھر کہ بلا یا تو چل آ یا
ماہی نہ چلی آگ پہ کچھ کچھ کو خبر ہی
وعدہ پہ معہ طفل ہرن آپ سے آئی
دینے کو تھے تیار اسے گوشت بدن کا

انگلی سے کیا ماہ کو دو ٹکڑے فلک پر
انگلی سے روان آچکی ایک روز ہوا آب
بھو کی تھی سپہ آپ کی آٹا رہا ایک سیر
ایک روز محمدؐ نے کیا ریت کو حلوہ
کلمہ مین یہ کچھ میرے محمدؐ کے اثر ہی
ہرنی کو جو ایک روز ضمانت سے چٹھڑالی
ایک روز پٹے فاختہ تھا باز درندہ

قصیدہ

اس دینِ مکرّم کو تو پہچان کے دیکھو
کیا کیا ہی فضیلت ہی ذرا جانکے دیکھو
کیا کیا یہاں اسبابِ بہنِ آمان کے دیکھو
کچھ ذلیف اب چمکے تو اس جوان کے دیکھو

امتِ مین محمدؐ کی ذرہ آن کے دیکھو
اس دین کو اسلام کو مذہب کو عزیزو
رحمت ہی عنایات ہی بخشائش محشر
ہین نعمتین انوار کی اسلام کے اندر

سنی کا بنیٰ حامی ہی اللہ مددگار

کیا عالی مراتب ہین مسلمان کے دیکھو

ہی کون بنیٰ میرے محمدؐ کے برابر
وہ کون بنیٰ ہی کہ ہوا تید لولاک
وہ کون بنیٰ سار و شے پیار ہی خدا کو
یہ وہ ہی بنیٰ کفر سے خلقت کو بچا یا
اس وقت نہ کہتا تھا کوئی کون ہی سبلی
آدم یہہ ہین موسیٰ یہہ میچائے مکرّم
اس دین سے ہی ہر ایک پیغمبر کی فضیلت

امت نہیں اس امتِ احمدؐ کے برابر
اللہ نے بنا ئے کہو کسے لئے فلاک
تھا کس سے اثر حضرت آدم کی دعا کو
یہہ وہ ہی بنیٰ نام نبیوں کا جگا یا
احمدؐ جو میرا بعد میچا کے نہ ہوتا
پیدا ہوا پیچھے تو کیا خلق کو محرم
اس دین کو نقصان نہیں تا بہ قیامت

ہو جبکہ عیان صبح قیامت کا سفیدہ ہر ایک نئی نفسی و نفسی بین رہے گا ہر وقت محمد کی تو امت ہی بین جان	نامہ کی زمین اور فلک ہو گا کھینکا پر میرا نبی امتی امت ہی کھینکا یہ رحم بھلا حضرت عیسیٰ بین کہاں
--	--

قصیدہ

امت میں محمد کی اگر آئے میجا امت میں محمد کی میں داخل رہوں یا ز تب پھول کے پھولوں نہ سہا یگا خوشی سے دل مردہ جو اس بین سے جیتا ہوا دیکھے ہی عرش کجا اور کجا چرخ چہارم ہی عرش معلیٰ کے تلے چرخ چہارم فرمائیے پاگاہ براقِ نبوی تک امت جو اونھیں کہتی ہی اللہ کا بیٹا لوگ آئین شفاعت کے لئے پاس تو انکو بیمار نئی عصیان کی طبابت نہیں سیکھی	تو ذائقہ اس دین کا کچھ پائے میجا مدت سے یہم ہی ولین تو لائے میجا برائے گی اکدن جو تمنائے میجا تو تم کی صدا لب پہ نہ پھر لائے میجا ہی بام محمد کے تلے جائے میجا سایہ میں محمد کے ہی مل جائے میجا کس طرح رسا ہو خیر کچھ پائے میجا محشر میں اسی شرم سے شرما لے میجا احمد کی طرف راستہ تہلا لے میجا کیا زندہ جو بیجان کو فرمائے میجا
---	---

صلی اللہ علیہ وسلم

عصیان کی طبابت نہ میجا نہ کسی میں
ای سنی محمد ہی میجا لے میجا

و عو علی بھی کیا حضرت عیسیٰ نے برغت اقوال پہ آقا کے نظر ہی کہ نہیں ہی انجیل میں ہی نام نبی فارقلیتہ کچھ سمجھا بھی ہی فارقلیتہ سے جو مقصد مصل ہی مکرم ہی محمد میرا سچا	میں احمد مرسل کے رہوں داخل امت عیسیٰ سے محمد کی خبر ہی کہ نہیں ہی اللہ نے عیسیٰ کو کیا اس طرح آگاہ ہم خوب سمجھتے ہیں وہ ہی نام محمد سچا ہی کہ سب نبیوں کو سچ کر کے بتایا
---	--

ہوتا تھا محمدؐ نہ خدا خواستہ جھوٹا
 ہونے سے محمدؐ کے سچائی ہوئی بسکی
 احمدؐ کے سبب بکو بزرگی جو عیان ہی
 دستور یہہ ہی عالم ہستی کا عزیز
 شاہی شہر منصوب کی ہے اس میں بشہرت
 عیسیٰ ہوئے مغرول محمدؐ ہوئے منصوب
 یہہ سچ تو کہو تم کو میحانے کہا کیا
 یہہ بات کہی حضرت عیسیٰ نے مقرر
 اس سرور عالم کا سونام ہی احمدؐ
 انجیل میں ہی نام رقم فارقلینہ
 کچھ سمجھا تو ہی فارقلینہ سے جو مقصد
 یہہ وہ ہی محمدؐ سرسند و فترا ایجاد
 یہہ وہ ہی محمدؐ کہ ہوا راحم خلقت
 یہہ وہ ہی محمدؐ کہ ہوا سرور عالم
 یہہ وہ ہی محمدؐ کہ ہی اللہ کا پیارا
 یہہ وہ ہی محمدؐ کہ خدا فی کا ہی ظہر

تو نام نہ لیتا تھا کبھی کوئی بنی کا دم
 ہونے سے محمدؐ کے بڑائی ہوئی بسکی
 عیسیٰ کی فضیلت سے خبر تم کو کہاں ہی
 جو شاہ کہ منصوب ہو حکم اسکا رونما
 کیونکہ شہ مغرول کی جاری ہو حکومت
 مغرول کے تابع رہیں یہہ بات ہی ناخو
 ہرگز نہ سنبھل میرے حکم کسی کا
 آویگا میرے بعد بڑا ایک پیہر
 وہ سارے نبیوں میں نہایت ہی محمدؐ
 تم اس کی اطاعت کرو راضی ہلے اللہ
 ہم خوب سمجھتے ہیں وہ ہی نام محمدؐ
 یہہ وہ ہی محمدؐ کہ جہاں جس سے آباد
 یہہ وہ ہی محمدؐ کہ ہوا شافع امت
 یہہ وہ ہی محمدؐ ہوا آدم سے مقدم
 یہہ وہ ہی محمدؐ کہ ہی امت کا سپہار
 یہہ وہ ہی محمدؐ کہ ہوا سب سے فروتر

قصیدہ

خوش آگیا سب سے رخ نیکوئے محمدؐ
 جب خلقِ دو عالم کا خیال آیا خدا کو
 بیمار مئی عصیان سے شفا پائیگی امت
 ہر چند کہ اللہ نراد بگا گنہ کی

کیا بھاگئی اللہ کو خوشخوئے محمدؐ
 تیار کیا آئینہ روئے محمدؐ
 ہی خاکِ شفا خاکِ سر کوئے محمدؐ
 پر کیا کرے بخشش کی ہوئی شہ محمدؐ

سید محمد

خ مین نہ ڈالے گا خدا ہم کو یہم با عت
رتبہ اعلیٰ کی صفت کس سے بیان ہو

ہی دیکھنا مشرین اُسے رو محمد
ہی عرش برین سایہ مشکوے محمد

ای سنی شفاعت کے لئے دُری خُلق
تب ننگن شان سار بنی سوئے محمد

احمد کے برابر کہو ہی کون چمبیر
آدم نہ چھڑاؤ نیگے بھین اور نہ عیسے
یہم بول تو مرد کیو جلا نا ہی بڑی بات
پھر غوث نے اسے کہا جب حضرت عیسا
تب آپسے کی عرض فرنگی نے بفرحت
کہتے تھے کہ اوٹھ حکم سے اللہ کے بیشک
یہم سنکے ذرا کر کے تبسم کہے حضرت
چل مجھ کو بتا ایک کوئی مرقد کہنہ
کہہ جب تو محمد پہ بھلا لاو یگا ایمان
تب غوث نے کی عرض میجانی نے اسجا
یہم کہے چلا غوث کو لے ساتھ وہ اسجا
بتلا کے کہا آپ کو ایک مرقد کہنہ
اس قبر کو دیکھا تو کہا غوث نے ایسا
یہم کہے ہوئے ذاتین اللہ کے وصل
اوٹھ حکم سے میرے جو کہا آپ نے فی الحی
یہم دیکھ میجانی ہو صاحب ایمان
حضرت کے قدم چوم کے کی عرض کہ آقا

جو شافع امت ہوا اور حامی مشر
یہم کام جو ہوگا تو محمد ہی سے ہوگا
یا امت عاصی کو چھڑا نا ہی بڑی بات
مرد کیو اوٹھا یا کہو کیا کہے اوٹھا یا
کہتا ہوں میں اب آپ ایسا صاحب عظمت
اوٹھ جاتا تھا وہ مرد بیجان یکایک
میں ایک گنہگار محمد کی ہون امت
کر دیتا ہوں میں دیکھ لے اس مرد کیو زندہ
کیا تب بھی نہیں ہو یگا شیخ مسلمان
یہم کام اگر ہو تو مسلمان ہون گا
جسجائے پہ تھیں قبرین نہایت ہی شکستہ
اس قبر کے مردہ کو بھلا کیجئے زندہ
کہتا ہوں سن اس قبر کا مردہ ہی گویا
پھر قبر پہ جا کر وہ شہنشاہ مکمل
مرقد سے نکل آگیا گاتا ہوا قوال
کلے سے محمد کے ہوا صاف مسلمان
اب داخلہ خدا مومن میں فرمائے میرا

خدا مومن کے لایق یہہ گنہگار نہیں ہی
حضرت نے کرم کر کے مرید اسکو بنایا
کیا غوثِ معظم کے ہین اوصاف عزیزو
استنات سے جو بغض رکھے اسکو کہیں کیا
یا غوثِ کرم و فضل یہہ سنی پہ کچھ ایہ
یہہ سنی ناکارہ گنہگار اگر ہی
کچھ ایسی دعا کیجئے یا غوثِ مکرم

حضرت کے سوا کوئی مددگار نہیں ہی
اُس فیض سے کچھ اور ہوا مرتبہ اُسکا
اسجا پہ ذرا کیجئے انصاف عزیزو
لعنت ہو وہ مذہب پہ پڑے قہر خدا کا
دل مردہ جو اسکا ہی ابھی ہو رہے زندہ
جب آپ کا کہنا یا تو کیا اسکو خطر ہی
ہم دین کے دشمن پہ مظفر ہین ہر دم

ای سنی کراب ختم یہاں فاتحہ پڑھکر
ہی غوثِ مکرم تیری ہر وقت مدد پہ

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

ہی قلمِ حمد خدا کا شجرہ
کے طرح شکر ادا ہوا اُسکا
ہی سزاوارِ ثنا کے وہ رحیم
چاہتا ہی سو وہ کر سکتا ہی
نخل بے بار کو دیدیو سے بار
اپنے محبوبوں کو یہہ جاہ دیا
خاص محبوبوں میں احمد مختار
عشق پیدا جو ہوا اللہ کو
حق نے چاہا کہ ہو آپ ہی ظہر
چاہی جب جلوہ نمائی اپنی

نعتِ احمد کی ہی اُسکا مثرہ
جس نے نابود سے موجود کیا
سب ہین نابود مگر وہ ہی کریم
اسکی قدرت میں کسے رشتا ہی
اسکی قدرت میں لگے کسا بار
اُن کو ہر امر کا مختار کیا
ہی خدا ہی خدا کا سردار
کیا موجود رسول اللہ کو
مصطفیٰ کو کیا اپنا منظر
کی محبت سے خدا ہی اپنی

قصیدہ

<p>آمدہ حق بہ ظہور احمد ایچنین سب شعور احمد ہمہ خدام قصور احمد شد ازین بحر عبور احمد</p>	<p>شدہ چن جلوہ نور احمد رحم زان ذات زامت عصیان حور و غلمان و ملائک انسان ہیچک از بحر شفاعت نگذشت</p>
<p>صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>زمرہ سنی ہمہ شد معذور چون بیامد بہ حضور احمد</p>
<p>نام گریوین تو ہو دفع بلا اُلٹے پا آئی بلا پھر جاوے سَلِّمُوا صَلَّوْا عَلَیْہِ سَلِّم وہ دوائی ہی تو یہی ہی تاثیر اس مرقع کی یہ تصویرین مین یہ وہ قرآن کی تفسیرین مین آفتاب ہی کوئی کوئی مہتاب چرخِ عظمت کے وہ سب تار مین لطف پروردہ اللہ و رسول جگرِ فاطمہؑ نورِ حسنینؑ مشک کی طرح سے ہو جاو پاک اس کو اللہ نے دیا ایسا شرف دیکھے جس خاک کو ہو دے کیر سنگ زیرے ہوں وہاں کے زیرے</p>	<p>نام احمد ہی عجب نامِ خدا رحمت اللہ کی آگھر جاوے آل بھی اسکی نہیں ہی کچھ کم کیسیا وہ ہی تو یہی ہی کیر جسکی کونین مین تو قیرین مین عرش چر جسکی کہ تحریرین مین بحرِ رحمت کے گہر مین خوش آب مصطفیٰؐ کے وہ جگر پارے مین عالی رتبہ مین جہاں کے مقبول نازنینِ رسولِ الشفیلین جا مین جس راہ سے اس اہ کی جا تہی تہید میری غوثِ طرف دی ہی حق نے یہ نظر مین تاثیر سکی جس جاسے یہ شرجائے نظر</p>

پلے جنگل میں تو وہ ہر یالی
پاند زہرا کا ذرا دیکھے اگر
جھاڑ کو دیکھے شمر ہو پیدا
یہ زبان اسکی ہی اعجاز بیان
ہو وہی منہ سے جو فرماو بات
معجزے باقی جو تھے احمد سے

سب زمر دبنے شبنم لالی
جون کتان کفر کا پھٹ جائے جگر
آب کو دیکھے گہر ہو پیدا
قم کے کہتے ملے بے جان کو جان
رات دن ہووے تو دن ہووے
پائے اظہار وہ اس آئندہ سے

قصیدہ

مقبل ذات احد غوثِ کریم
راحت جانِ بنی صل علی
راجم امت احمد برحق
پائے احمد کہ فتادہ ہر جا
زمرہ سنی بہ عجز و الحاح
وہ ہی ہر بحر کا بتر کا مختار
اپنے خالق سے مصر ہو جاوے
شیخ عثمان سے روایت ہی سنو
ابن عبد اللہ محمد تھے ایک
عرض کی غوث کی خدمت میں
عمر اتنی ہوئی لیکن اب تک
ہو گئے آگے جو اللہ کے نبی
نیک فرزند خدا گرد ہوئے
مجھ کو امید یہم ہی حضرت سے

ہر چہ خواہد بکند غوثِ کریم
رامز سر احد غوثِ کریم
شاہ بے بغض و حسد غوثِ کریم
قدم آغا بہد غوثِ کریم
ہر چہ خواہد بد بد غوثِ کریم
بلکہ اللہ کے گھر کا محنت ر
کام ناہونیکا کر کر آوے
خوش بیان کیسی حکایت ہی سنو
انکو ایک بی بی ضعیفہ تھی نیک
گر غنی ہو نہیں بہت دولت میں
مجھ کو پیدا ہوا فرزند نہ یک
آرزو انکو بھی سب بات کی تھی
تو شہ عقیل میں ہمارا ہووے
کیچے فرزند عطا عظمت سے

نام لیوا ہو ہم سارا اچھا
 اس ضعیفہ کی سنی غوث نے بات
 یار بی فضل سے کر اپنے عطا
 یہ نہ آئی خدا سے اس دم
 دخل مت دے تو میری قدر تین
 پھر دعا اپنے کی اللہ سے
 کیا تجھے پہلی ندا یا د نہیں
 پھر دعا آپ نے کی تیرے با
 واسطے اُسکے نکمہ تو ہر چند
 چارمی بار وہ شاہِ اعلیٰ
 لاکھ سے سوئے ہوا پھینک دیا
 مقصد اس کا نہو حاصل جب تک
 غوث کے منہ سے جو نکلا یہ کلام
 یہم گوارا نہ ہوا اللہ کو
 جلد جنت سے زمین پر جاؤ
 کارِ قدرت میں قدم دھرتا ہی
 ملے مطلب تو مسرت پاوے
 اپنے تن پر سے وہ محبوب میرا
 میری جانب سے کہو اسکو سلام
 اپنی جانب سے بہت سمجھانا
 روح پاک نبوی سنکے ندا

تو شہِ عقیلیٰ میں رہیگا اچھا
 کی دعا رہے اوٹھا کرد و مات
 اس ضعیفہ کو تو اچھا لڑکا
 میرے محبوب اسی غوثِ الاعظم
 اسکی اولاد نہیں قہمت میں
 یہم ندا رب کی ہوئی درگہ سے
 اسکی تقدیر میں اولاد نہیں
 یہم ندا آئی کہ اسی نیک شعار
 اسکی قہمت میں نہیں ہی فرزند
 تنِ نازک سے اتارے جہیم
 اور یہم لفظ و مان فرمایا
 خرقة فقر نہ پہنوں تب تک
 کہ نہ پہنوں لگا لباسِ عظام
 کیا ارشاد رسول اللہ کو
 اب نواسے کو بہت سمجھاؤ
 مجھ سے ہر بار یہم ہٹ کر تا ہی
 ورنہ آزدگی دلیر لاوے
 خرقة فقر ہوا پر پھینکا کھکا
 یا رسول عربی خیرِ انام
 جامہ درویشی کا پھر پہنانا
 حبِ ارشادِ خدا قصد کیا

کارخانے میں ہوا حکیم خدا
 ان خبردار بھلا امی جبریلؑ
 تخت فردوسی ایک لے آؤ
 نوح و آدم کو خبر پہنچا دو
 شاہ کونین کی تپ رہی ہے
 چو بدرون میں رکھو موٹسی کو
 اور داؤد ثنا خوان بنجائے
 خضر کو کہہ دے آپ حیات
 ساتھ سب فوج رہے روحانی
 ہووے آراستہ اب ایسا عرش
 جب زمین پر شہ عالم آوے
 دشت سب رشک گلستان ہووے
 سارا صحرا چمنستان بنجائے
 خار صحرا میں ہر ایک گل ہووے
 دشت میں عیش کا سامان رہے
 عافیت دشت میں دیکھہ آواز
 شیر کے گھر میں ہرن لے آمان
 نانا جاتے ہیں نواسے کے گھر
 جبکہ میرا مہر تابان نکلیں
 رحم عالم جو زمین پر جاوین
 زخم پر واندہ پہ انگور بنے

قصد ہی سوئے زمین احمدؑ کا
 جائے ہی سوئے زمین پیر خلیل
 اسلحہ حمد کو میرے بھلاؤ
 کیفیت اونکو یہہ ساری بولو
 مصطفیٰؐ پیار سے کی اسواری ہے
 سار بانوں میں رکھو بکھی کو
 بخشی فوج سیلماں بنجائے
 جلد چھڑکا کرے ہاتھوں ہات
 نور سے ہووے زمین نورانی
 عرش سے فرش تلک نور کا فرش
 مامن خلق زمین بنجائے
 سب وہاں عرش کا سامان ہووے
 شکل گل خار مغیلاں بنجائے
 سبزہ اس دشت کا سنبھل ہووے
 وہاں ہر ایک طرح سے آمان رہے
 پنچہ رحم بنا چنگل باز
 باز کے گھر ہو کبوتر چہان
 ہمقران ہوتے ہیں خورشید و قمر
 پھر نہ خورشید و رخسان نکلیں
 دوزخی جتنے ہیں راحت پاوین
 شمع جب مرہم کا فور بنے

جبکہ ہاتھ سے ہوئی اپنی نڈا
 جب تو جبریل نے وہی سب کو خبر
 یہاں سے اب سوئے زمین کے جاہل
 بخت کو نین کی بیدار ہی ہی
 سب جلو میں جلو ہو کر اسوار
 سب نے کی سنکے خبر تیار ہی
 آپ کے ساتھ بنی تھے سارے
 یہ خبر اہل زمین کو پہنچی
 پھر شرف اُن سے زمین پاتی ہی
 الغرض شاہ بغڑ و متکین
 کوہ ہر ایک سر طور بنا
 سرور دین وہ شرعی نسب
 کہلے اللہ کا پھر اسکو سلام
 آپ ہاتھوں سے وہ خرقد لا کر
 ایسا فرمایا زبان سے ہدم
 پہنو پیار سے میرے پیار پہنو
 خرقد پہنا کے کہا اسی فرزند
 درگاہِ بابر خدا ہی بے نیاز
 اسکی قدرت میں ہیں بار نہیں
 بات نانا کی سنی خوش ہے جب
 رب کی درگاہ میں اسی نانا سگو

یعنی ہر ایک کو یہ حکم سنا
 کہ میں تیار شہر جن و بشر
 پھر شرف اہل زمین پاتے ہیں
 احمد پاک کی اسوار ہی ہی
 شاہ دین ہوئے ہیں اب تخت سوار
 مصطفیٰ کی چلی جب اسوار ہی
 ماہ کے گرد ہوں جیسے تارے
 یعنی یہاں آتے ہیں اللہ کے نبی
 تین بیجا نون میں جان آتی ہی
 ہو گئے جبکہ شرف بخش زمین
 ذرہ ہر شعلہ پُر نور بنا
 آنے نزدیک نواسے کے جب
 بعد سمجھا کے بہت خیر انا م
 اپنے محبوب کے نزدیک آ کر
 وہ شہر دین رسول اکرم
 میری امت کے سہارے پہنو
 نور حسین علی کے دل بند
 یہاں سزاوار نہیں غصہ و ناز
 یہاں جلال اتنا سزاوار نہیں
 عرض کی سر کو جھکا کر بادب
 میں اکیلا تھا دعا کرنے کو

تم نے تشریف جو لائی حضرت
 آپ اور میں جو ہوئے ہیں اب
 اس ضعیفہ کے لئے نانا جان
 تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو
 حق تعالیٰ نے تمہیں دی عزت
 اب دعا کیجئے اسروردین
 الغرض غوثِ مکرمِ جد سے
 ایسے عالم میں ہوئی ربّ بذا
 دلِ نازک کو نہ کرا اپنے ملول
 پاس بھیجا جو تیرے احمد کو
 کیون دعا ہو نہ اجابت کے قریب
 وہ کرین ہم کہ رہے تو مسرور
 تیرے کہنے سے اُسے ہوا ولاد
 غوث نے سنکے ندا یہم رب سے
 شکر کا سجدہ ادا کر کے کہا
 سنکے بڑھیا وہ مسرت پائی
 حاملہ ہو گئی پھر وہ بڑھیا
 لیکے لڑکی کو گئی غوث کے پاس
 آپ نے مجھ کو یہ فرمایا تھا
 یہم تو لڑکی ہوئی حضرت مجھ کو
 آپ نے دیکھتے ہی فرمایا

مجھ کو اب خوب ہوئی ہی ہمت
 رب کی درگاہ میں ملکر دو نو
 اب دعا دو نوں کرینگے اس آن
 دیوے فرزندِ نرینہ خوشخو
 ہی دو عالم میں تمہاری عظمت
 میں کہوں تیجھے سے آمین آمین
 بات یہہ کرتے تھے اُس اُجد سے
 میرے محبوب نہواتنا خفا
 لے دعا ہمنے کی تیری مقبول
 تو نے اپنے میں ملا یا جد کو
 ہوں جو یک جا میرے محبوبِ حبیب
 تیری آزر دگی کب ہی منظور
 لے میرے پیارے بھلا اتو ہواد
 خوش ہوئے دلمین بہت مطلب سے
 جانتھے ہو و گیا بیٹا بڑھیا
 وہاں سے جب اپنے مکان کو آئی
 بعد نہ مہ ہوئی لڑکی پیدا
 عرض کی ہو کے نہایت پُریاس
 تجھ کو فرزندِ نرینہ ہوگا
 اب کہو کیا مجھے فرماتے ہو
 یہم تو بیٹا ہی لجا اسی بڑھیا

لفظ یہم جب کہ زبان سے نکلا
 آپ نے کر کے وہ لڑکے کو پسند
 رکھا ہی میں نے شہاب الدین نام
 سچ کہ دیکھو تو شہاب الدین کا
 وہ ولی کیسے ہوئے ہیں کامل
 ذکر یا جیسے بہاؤ الدین ہیں
 شیخ سعدی ہیں علیہ الرحمہ
 وہ شہاب الدین ہو چکے جو ان
 پاک چھاتی پہ شہِ احسن کی
 الغرض خوش ہوئی ایسی بڑھیا
 ایشہ عز و کرم نورِ بنی
 کار امکان سے تھے جو جو دور
 کار میرا تو نہیں ہی مشکل

ہو گئی بڑھیا کی بیٹی بیٹا
 کہا بڑھیا یہم ہی میرا فرزند
 یہم ولی ہو گا بڑا عالی مقام
 سہروردی ہی گھرانہ ایک
 اونکے خادم بھی شہو کسب فاضل
 اور جو قاضی حمید الدین ہیں
 و علیٰ فضل من اللہ نعمہ
 اونکے دو لون بھی بڑی تھیں پشیمان
 ایک نشانی وہ تھی عورت پن کی
 جسم جامے میں سما یا نہ گی
 عرض کرتا ہی کچھ اب بستی بھی
 سربراہ ہو گئے تھے وہ نمود
 حسب و نحوہ میرے ہو حاصل

ایسی شہِ عالی ہم بستی پر
 کیجئے فضل و کرم بستی پر

کرامت حضرت غوث الاعظم در بیان ہائید ز کافران و سب پر حاکم و مسلمان شن او

مرحبا آلِ بنی سہروردی عالی ارشاد
 پہلے تحریر کروں حمدِ خدائے جو آد
 بعد ازاں غوث کی لکھتا ہوں کرامت میں نو
 جانو تحقیق بدل اسکو تم اہل یقین

مرحبا نور علی سیدی شاہ بغداد
 بعدہ نعت بنی سہروردی ارشاد
 جب کہ کفار مسلمان ہوئے ارشاد
 ہند میں ہی کہیں ایک شہر آباد

راہیو تو ن سے وہاں رہتا تھا کوئی ہندو بیٹھتے اٹھتے وہ کرتا تھا وظیفہ یا غوث اسکی عورت تھی نہایت ہی شکیدہ پر حسن	غوث کے نام کا تھا ورد اُسے بے تعداد کھانے پینے کے بھی اوقات کرے غوث کو یا گل رخ و گلبدن و رشک چین حور شراد
---	--

غزل

بہرِ زو ماہ جبین عقل فریب ز ماہ زلف چون سنبل پر تیج گرہ دارِ مدام ہمچو شہبازِ سمہہ نیچے شرکانِ پرنون قد بالاش کند روزِ قیامت بریا	سرو قد غنچہ دہن دبرِ پاکیزہ نہاد بہرِ صیدِ دلِ عشاقِ کندِ صیاد خنجرِ ابروئے حمدا رچو تیغِ جلا د منفعِل گشتہ از ان فتنہ و آشوب و فساد
--	---

رشک شمشاد کند زلف کند و لہا
گوازیں دام شود چون دل سنی آزاد

الغرض حسن مین تھی رشک بہار ایسی کچھ مردِ اسطرح تھا اس شیرین زبان پر عاشق اسکو ایک روز خیال آیا کہ عورت ہی حسین یعنی اس شخص نے کی فکر اگر اسکو کوئی مکرو جیلے سے غرض اوسکے وہ ہو کر در پی جیلہ سازی سے نہیں دور کہ ایک ہی بلہین جبکہ یہ ہاتھ سے جاتی ہے میری عورت فکر یہ کر کے وہ عورت کو رکھا جنگل مین شام کو جاتا وہاں کر کے کچھ اسباب معاش روز معمول تھا ہر صبح چلا جاتا تھا پر وہ ہر حال رہنے بستی مین یا جنگل مین	قد بالاسے ہو پا بند خجالت شمشاد جس طرح شیرین پہ آشفہ ہوا تھا فراد فکر پہل مین ہوئی اُسکے نہایت ہی زیاد دیکھ کر دلمین کرے اپنے خیالات فساد مقرر کر دے اگر پیر زمان کیا وہ صاف لیجا یگا اس طوطی کو مثلِ صیاد زندگی ہیچ ہی ہو جائیگا خانہ بہرام آپ بستی مین رہا کرتا پئے و جہیز زاد صبح تک رہتے تھے یک جا عرس و انا د روز ٹی قوت کا بستی سے اٹھا لینے اُد غوث کے نام سے ہر وقت اُدٹھاتا تھا انوا
---	---

ذکر ایک روز کا ہے وہ تو یہاں آیا تھا
دل کے بہلانے لئے آنی جو وہ میدان
اوسکے گلروئے بہار میں تھا صحرا سرسبز
اسطرح سیر میں مشغول تھی وہ رشک بہار
سیر کے واسطے آیا کوئی حاکم کا پس
دلمین کہنے لگا اپنے یہہ پر ہی یا جن
پوچھا اس سے کہ تو ہی کون یہاں آئی کہ
آئی کو واسطے اس وادی ویرانیں بھلا
اس نے اسطرح کہا اُس کے نہ جن ہوں نہ پری
میں غریب ایک سپاہی کی ہوں عورت شخص
بدگمانی سے خلائق کی بچا کر مجھ کو
اُس کی اُس شیریں زبانی پہ ہو حاکم عاشق
یعنے اسوقت کیا صاف گمانِ فاسد
آپ گھوڑے سے اترنا تھو جو پکڑا ایکا
منع کرتی رہے ہر خند او سے وہ عورت
ہو کے لاچار بعد عاجزی اُس عورت نے
بیکسی میں یہہ میری آپ کہاں ہو یا غوث
آپ کا نام سدا آمد میرا ایسا ہے
سگھڑی پنجہ ظالم سے چھڑا لو مجھ کو
آپ کی مین ہوں کنیز ایشہ عالی منصب
جسکے فریاد کی اسطرح سے اُس عورت نے

اوسکی عورت رہی جنگل میں باہ و فریاد
بھا گیا اسکو وہ جنگل کا نہایت ہی سوڈ
ہو گئی رشک شمیم اس وہ جنگل کی باد
ناگہان وادی ویران میں ہوئی یہہ واد
دیکھتا کیا ہے کھڑی ایک ہی رشک شمیم
آئے کیا آدمی اسجا سے یہہ کوہ و جام
تیری تصویر ہو محو اس بہار
چھوڑ آبادی ہر قریہ و قصبہات و بلاد
ایک مصیبت زدہ اسجا میں ہوں آدمی
مرد میرا ہی جو اندر دی میں از بس استاد
رکھا جنگل میں چھڑا مجھ سے وہ شہر آباد
کچھ خیال اور کیا دلمین اسیدم ایجاد
اپنے ہمراہ لے آنے کیلئے ہو کر شاد
کی وہ عورت نے وہ حاکم سے بہت ہتھکڑ
لے چلا گھوڑے پہ بٹھلا کے او سے و بیداد
غوث کی خدمت عالی میں یہہ کی استمداد
داد خواہان ہونین دوا لد کے لئے میری
رات دن کرتا ہی یا غوث کریم آپ کو یاد
آپ اسوقت میری سنتے نہیں کیا فریاد
مرد جو میرا ہی وہ آپ کا ہی خانہ زاد
فضل خالق سے وہاں ایسی ہوئی کچھ داد

ہو گیا وادی ویران میں سوار ایک نمود
 سبز پوشاک تھا پہنا ہوا ایک نہتہ نقاد
 آکے عورت کو لیا نیچے ظالم سے چھڑا
 کام جب اسکا ہوا قصد کیا جانے کا
 پوچھا ہو کون کہو آپ کا کیا اسم شریف
 کام تیرا تو ہوا نام سے ہی کیا مطلب
 پھر تو عورت نے بہت آپ سے ضد کر کے کہا
 آپ نے ایسی مصیبت میں مدد کی میری
 آپ فرمائے میرا نام ہی غوث الاعظم
 نام سنتے ہی قدم چو کے اس طرح کہا
 آپ نے کلمہ محمد کا پڑھایا اسکو
 پھر تو فرمایا تو کہہ مرد سے اپنے یہ حال
 کہہ سنا کر یہ ہے ہو گئے ہاں سے رخصت
 شام کو آیا وہ عورت کا وہاں جب ہر
 اپنی عورت سے سنا جبکہ یہہ احوال اپنے
 کلمہ احمد کا پڑھا اسنے بھی ایمان لا کر
 پہنچے بغداد مبارک کو وہ دونوں جہم
 زندگی تک رہے درگاہ مبارک کے حضور
 جیسی ان دونوں نے پائی یہی سعادت عفت
 مدعا میرا دلادینا خدا سے حضرت
 آپ کے فضل و کرامات سے ایسے روپ

جلد تر اپنے کو پہنچا یا وہاں مثل باد
 ہاتھ میں تیغ برہنہ تھی مثال جلاو
 قتل اس شخص کو کر ڈالا بہ تیغ فولاد
 تب وہ عورت نے پکڑ دست شری علی شاہ
 آپ نے اسکو کہا پوچھ نہ اب مجھ سے زیاد
 دست ظالم سے کیا ہم نے لے تجھ کو آزاد
 ہاتھ سے دو لگی نہ دامان میں شاہ اوتا
 نام فرماؤ تو چھوڑو لگی میں اسی پاک نہا
 مت کر اب مجھ سے زیادہ تو یہاں استہاد
 مجھ کو فرمائے اب کلمہ توحید ارشاد
 وہ مسلمان ہوئی ہو وقت بصد صد و ساد
 کیونکہ رکھتا ہی تیرا مرد بڑی سمے داد
 مقبل جل و علی دین محمد کے عباد
 اسنے اظہار کی سب اس سے مفصل روداد
 اعتقاد اور بھی اسکا ہوا حق سے ایذا
 مرد و زن دونوں چلے پھر تو لبوں، بغداد
 پائی حضرت کی زیارت سے بہت استعنا
 دین و دنیا کی ہونسی انکو جو تحصیل مراد
 ہووے سنی کو بھی تحصیل سعادت معاد
 آپ کے سائے میں رہوین میرے آبا اجداد
 دین و دنیا میں رہے شادمان میری اولاد

ہو دین نابود سراسر فراز جو بہن اہل عناد
ہو وے برکندہ غرض کفر کی بیچ و بنیاد

ایشہ کون و مکان کیجئے کچھ ایسی مدد
تیغ اسلام سے ایشہ تجیعیانِ ردم

ای جگر بند علی سید و الانسبی
دنیا و دین میں کرو سنی کی اپنے امداد

کر حصّہ عفی الا عظم و ربّ عنایت سن یا و خطا بر یاز و ہ زنیہ سجد

با وضو تھہ میں یکبارگی میں لیکے و تلم
بعد ازان آل و صحابان محمد کی صفت
ذکر ایک روز کا ہی مسجد بغداد کے بیچ
رات کو بند جو دروازہ ہوا مسجد کا گھ
جائے جب اسنے کہیں پائی نہ پانچائی
ایک پہر رات سے جا کھول کے در سجد کا
اس مسافر نے جو دیکھا کہ علی اب فرصت
بعدہ آیا مودن جو وہاں مسجد میں رہ
تب گمان آیا اسے ایک مسافر تھا یہاں
وہ نہ تھا چو طرف نہ پائا کہیں جب اسکا پتا
غوث الاعظم تھے وہاں بیٹھے بہ یادِ خالق
پوچھا کیون تو نے کی اسجائے نجاست ہر دم
پوچھا بہتیرا مگر کچھ نہ جواب آیا اسے
آپ نے تب بھی نہ فرمایا اسے کچھ نہ
کیا رہ سیریاں تھیں وہ مسجد کو نہایت

حمد حق نعمت بھی کرتا ہوں باعجز رقم
کر کے کچھ ہوتا ہوں نہیں اصف غوث الاعظم
ایک مسافر نے کیا رہنے کا پایا قائم
اس مسافر کو غلہ آگیا کہ در و شکم
کی نجاست اسی مسجد میں مسافر نے بہم
غوث الاعظم رہے دریا و حد کے عالم
صاف جاتا رہا ایک بار وہاں سے اسدم
اسکو آنے لگی بدبوٹے نہایت ہر دم
شاید اسنے ہی یہ بے ادبی بڑی کی نہی
دیکھا محراب کے نزدیک بڑھا اسنے قدم
انکو پہنچا نا نہیں سمجھا وہی ہے آدم
تب جواب اسکو دئے کچھ نہ شہ نیک شہم
جب تو یک مار اطمینان ہو نہایت برہم
اسنے پھر کھینچے سیریاں پہلے آیا بستم
کیا رہ سیریاں سے زیادہ تھی سیریاں یک کم

مار کر زمینہ اول سے گرایا اُن کو
ظلم سے دوسری سیڑی پر گرایا جو انھیں
تیسری سیڑی پر پٹکا جو موزن نے انھیں
چوتھی سیڑی پر گرایا انھیں جدم اُسے
پانچویں سیڑی پر جو وقت گرایا انکو
قہر سے چھٹی سیڑی پر گرایا انکو
ساتویں سیڑی پر جو وقت کہ پٹکا اُسے
آٹھویں سیڑی پر جو وقت گرایا اُن کو
ظلم سے نوین جو سیڑی پر گرایا اُسے
غوث کو دسویں جو سیڑی پر گرایا اُسے
گیا رہوین سیڑی پر جدم کہ گرایا انکو
الغرض گیا رہوین سیڑی پر ہو گیا رہ
یعنی یہ سید و سلطان و فقیر و خواجہ
شیخ و مولانا محی الدین جلیل کو نین
کیا کہوں دوست و حضرت کو ہر اک سیڑی پر
اشک گرتے تھے محاسن پدبان و ردایم
پر نہ فرمایا کچھ اُس شخص کو حضرت نے وہاں
تو نے بے ادبی کی مسجد میں یہی سیڑی
اُسکے کہنے سے نجاست وہ اوٹھا دامن میں
دھوکے امانکو پھر ہو گئے مصروف نماز
جب تو پہچانا موزن نے یہ ہیں غوثِ کرم

تب خطاب آیا کہ سیدہ تو غوثِ کرم
تب خطاب آیا کہ سلطان ہی شاہِ عالم
تب خطاب آیا فقیر ہی تو شرِ عالی ہم
تب خطاب آیا کہ خواجہ ہی میرا غوثِ ام
تب خطاب آیا کہ مخدوم ہی تو نیک شہر
تب خطاب آیا ولی شاہِ عرب او بھگم
تب خطاب آیا کہ ہی بادشہ نیک قدم
تب خطاب آیا کہ ہی شیخ شہِ فضل و کرم
تب خطاب آیا کہ مولا نا ہی غوثِ الاعظم
تب خطاب آیا کہ محی الدین ہی ابنِ ہاشم
تب خطاب آیا جلیل آپ کو اللہ سے ہم
درگاہِ خالق باری سے بلطفِ اعظم
اور مخدوم و ولی بادشہ فضل و نعم
یہ خطاب آگئے اللہ سے اللہ کی قسم
برج ہوتا تھا نجاست ہی بضرِ ظلم
جس قدر سترہ سترہ سترہ سترہ
جب موزن نے کہا آپ کو ازراہِ ستم
چل نجاست یہاں اٹھا ہاتھ سے اپنے جدم
آپ نے پھینک دی لیجا کے جھپٹ کر ہم
صبح یکبار ہوئی نورِ نورِ نور
کانپ کر پکڑے بصد عاجز ہی حضرت

بے ادبی ہوئی مجھے نہایت یا غوث
 جو حضرت نے کہا ہو گی جو میری بخشش
 چلے لوگ جماعت کے دامن سے یکبار
 اجس جائے نجاست و پڑی تھی سب
 موزن نے بھی یہ طور جو دیکھا اسجا
 نہ کر کے غیر بنو نکو کھلاتا تھا طعام
 بہن گیارہوین کا جب سے نکلا دستور
 شے مشک نجاست کو بنایا یا غوث
 سر اپاہون گناہوں کی نجاست سے غلیظ
 سستی کی جراثیم سے ہوا دل مجروح
 میرا دلاد و یہ خدا سے حضرت

کیجئے خفو خطا میری بصد فضل و کرم
 پہلے بخشاؤنگا اللہ سے تجھے موت کا غم
 پہنچے جس جائے خلد ڈالے تھے غوث اکرم
 مشک و عنبر کی ہی خوشبوئی کا اسجا عالم
 دلمین اسکے ہوئی حضرت کی محبت محکم
 ماہ کی پہلی سے لے گیا رہوین تک پیہم
 جو یہ عالم میں چلا آتا ہے اب تک قائم
 عرض سنی بھی یہ کرتا ہے بصد عجز انم
 فیض حضرت رہوں پاک و معطر دایم
 آپکا فیض نگہ حق میں ہی میرے مرہم
 درگہ خاص کا ہوں بندہ بیدام و درم

ای جگر بند علی سید علی نسبی
 کیا صفت ہووے تیری سنجائی رقم

قصیدہ

سرمہ کرامات کریم عالم
 با فضل و کرامات علم
 عطا مرتبہ قطبیت
 شدہ سقف فلک
 تورا ہی بادشہ عدل داد
 و فتح و ظفر یا شوکت
 اسی شاہ سوار چاکا

خیزن فیض و عطا معدن احسان کرم
 قرص خورشید سما شہ نثار پرچم
 آمدہ چون پئے آن خرقہ خاص البریم
 بہر اقدام معلش زمین شد جازم
 پرورد زیر بعل بچہ بزر اضیغم
 نصرت از بند سلاح تو ہمیشہ ہم
 زیر حکم تو زمانہ شدہ ابلق ادہم

بیم تنہیت چو کند ایش مردان تاثیر و شمت خون شود پیش تو گدازد

وصف جد تو کن سنی چہ مکان دارد
سلموا صلوا علیہ و صلوات و سلم

کرامات حضرت والا عظم گد گاہ شیر شیخ احمد جام زندہ فیل کشت

صلوات اللہ سلام اللہ علی محبوب سبحانی
پس از حمد خدا نعت رسول خاص صمدانی
کراماتین ہزار و ن ہین جناب غوث عظم کی
کرامت ایک لکھنا ہوں سنو اسکو بصد دل
مسلمی شیخ احمد جام زندہ فیل تھے کوئی
کہیں کوئی ولی ملتا تو یہہ پیغام کرتے تھے
نہیں تو چھوڑ دیتا ہوں میں اپنے شیر کو سدم
یہہ سنکر ہر ولی گائے ایک اسکے شیر کی خاطر
کسی نے ایک دن اسے کہا ایسا عظیم است
مگر بعد ازاں شرف کو کجھوت شریف فرما دینا
کہا اس شخص سے سنکر کہ البتہ میں اسے بھی
یہہ لکھ سوئے بعد ازاں مبارک ہو گئے رہی
تو پیش از شیخ کے آئیکے ایک دن صاحب محفل میں
ولی ایک شیخ احمد جام زندہ فیل آتا ہی
میں نے لاکھو تم اسکے شیر کی خاطر
عرض ایسا گائے آگے ہی وہاں موجود بھی

صلوۃ دایما ابد علی معشوق حاکمی
کردن کچھ دل سے تو صیف محی الدین جلیانی
ولی کوئی نہیں ہرگز محی الدین کے شہانی
ہوئی سرزد جو حضرت سے عجب ہجائے حیرانی
سواری شیر پر کرتے ہمیشہ سیرازمانی
روانہ گائے ایک کرد و اگر تم چاہو آمانی
کر گچا کام اپنا وہ تو پھر ہوگی پشیمانی
روانہ جلد کر دیتا تھا لاکر دلیہن حیرانی
جہان کی سیر میں تمنے نہ پایا اتیک ثانی
وہاں رہتے ہیں ایک صاحب محی الدین جلیانی
ملو گچا ایک دن جاکر جو ہوگا فضل حاکمی
جناب غوث کو سب سوئے رہا
کہے اپنے فرید و ن سے جناب غوث صمدانی
مگر ہی شیر پر سوار اس میں یہہ نفاسانی
کر گچا جب طلب آکر تو اسکی ہی یہہ مہمانی
جو اسکے شیخ اسکا یہہ کہا سجاد حاکمی

کہ میرے شیر کی خاطر ایک اچھی گائے بھجواؤ
 یہاں پہنچے شیر کو دیکھو ابھی میں چھوڑ دیتا ہوں
 تو حضرت غوث اعظم نے کہا قاصد یہہ سنکر
 کہا قاصد نے جا کر شیخ سے پیغام حضرت کا
 تمامی اویلائے فضل و اکل کے زمین
 گمروہ بھی میری صولت سے ڈر کر گائے تیار
 غرض حضرت انکے پاس جب گائی روانہ کی
 وہاں تھا ایک کتا وہ بھی ہمرہ ہو رہا انکے
 جناب غوث کے خادم نے جدم گائے پہنچا دی
 کھڑکی جب رہ گئی گائی جو دیکھی شیر کی صورت
 غصے سے شیر کو کتے نے ایک ہی جھٹ پھاڑا
 ہوئی ایک شیخ احمد جام زندہ فیل کو جھلت
 غرض حضرت کا قایل ہو کے آیا پھر تو حدیث میں
 نہایت مجھے گستاخی ہوئی ہی عفو فرمانا
 دیا اے اولین و آخرین امد
 در کا کتا ہی مقرر تھیرے ہیکر
 تین کی اپنی گستاخی سے توبہ
 کرتا کہ اسکے گریہ زاری پر ایک
 خادم جب کہ اپنا شیخ احمد کو
 حضرت کی فضل و کراماتین ہیں کچھ پس
 سر کے بچے سے تے تے گائی

نہیں تو آپ کی بستی میں پینے کا نہیں پانی
 وہ اپنا کام کر جا دیگا اسی محبوب بھائی
 یہاں سے جاؤ تم اس شیر کی کرتاہوں جہانی
 تو سنکر شیخ بولانا گہان از راہ نفسانی
 بڑا ایک مرتبہ رکھتا ہی دیکھو غوث صہانی
 اگر چہ ہی وہ افضل تر پہ ہوں میں ایسا تھانی
 چلائے کر مرید بارگاہِ قطب ربّانی
 جو کتا خانقاہ کے در پر کرتا تھا نگہبانی
 تو اسنے گائے پر اس شیر کو
 تو کتے نے کئے تب تیر و ندانہ
 زمین پر شیر اس کا تب تڑپکر ہو گیا
 کہا اسوقت لوگوں سے ہوئی کیا مجھ سے نادانی
 جناب پاک میں کی عرض اپنی رکھکے پشانی
 نہ ہونیکا ہوا اس کترین سے فعل شیطانی
 تھیں کو زیب دیتی ہی شیر کو نین سلطانی
 مجھے بھی جانکر گتا دوا اپنے ور کی دربارانی
 نہایت گریہ و زاری کر کر اشک فانی
 بنایا اسکو خادم جب قوا از راہ کرم رانی
 ملا ایک فضل سے اللہ کے اسکو رتبہ شامانی
 کہ جب کو مانتے ہیں عالم جام در وحانی
 چھڑا تو نفس سے مجھ کو بھی حضرت قطب تانی

وہ جیسا من بخشا گائے کو تم نے درندے
 وہ کچھ ایسی ہویا غوث اعظم تیغ برآن سے
 د عافرائے آقا جناب حق میں کچھ ایسی
 کرین سب کفر سے تو بہ گلو میں اُنکے ہودیم
 طفیل ذاتِ اعلیٰ درگہ خالق سے ملجاوے
 کیا کر یا حضرت غوث کو ہر وقت اسی حق
 جناب غوث کے گھر کا تو کتاب کے رہ سنی

یہ سنی کو بھی حضرت دیجئے اہل امن آمانی
 جو میں اہل بغاوت ہو دین جیسے گا و قربانی
 یہاں اس سرے تک ہو و عالم میں سامانی
 بجائے رشتہ زنا رتبیج سلیمانی
 جئے تک سنی ادنیٰ کو تو فنیق ثنا خوانی
 خدا کے فضل سے ہوگی تیری سب شکل آسانی
 شرف رکھتا ہی شیر و نیرنگ محبوب سبحانی

سب درگاہ میران شو چو خواہی فضل حقانی
 کہ بر شیران شرف دارد سب درگاہ جیلانی

گرامت حضرت غوث الاعظم و اولیاء شدن گروہ گناہگار

مرحبا آل نبی صاحب فضل و اعجاز
 حدیث نعت نبی کر کے میں پہلے آغاز
 نام ہی جہم غفیر ایک کتاب فایق
 غوث ایک روز تھے مسرور بہت محفل میں
 روز درگاہ سے رہتی تھی سخاوت جاری
 سب کے خادم سے کہا غوث نے ایک سو چالیس
 جب تو خادم نے وہاں دھونڈا ہکے کیو چار
 سیدھی جانب کو کئے آپ نے جب تر شخص
 در طرف سب گناہگار کھڑے ہو گئے جب
 میں نے بار بار یہ گناہگار کو کھنکھوٹا

مرحبا نور علی سید علی اعزاز
 بعد از ان غوث کے لکھتا ہوں سنو راز و نیاز
 اس سے اب کرتا ہوں اس حال کو میں طراز
 ایک درویش نے کی عرض بعد عجز و نیاز
 آج اجٹک نہ سخاوت ہوئی اسی بندہ نوک
 لاؤ نفاق و گناہگار و نہایت غماز
 لا کے حاضر کئے کر کے بہت سی تک تار
 بائیں جانب کو بھی اتنے ہی تھے عصیان پر
 عرض کی آپ نے اس سے کدست و راز
 تیری درگاہ میں مقبول ہو یہ میری نیاز

ہو گیا با تین ہر ایک ولی صاحب راز
یہم سخاوت ہی میری آج سے سنای دینا
رہ گیا عشق میں حضرت کے بعد سوز و گداز
عرض سنی کی یہم ہی آپ اے ای بند نواز
در گہ حق میں کرو سنی کو یا غوث نیاز
جیسے وے سار کو لاپتہ ہوئے سرفراز
اہل اسلام کو سب ہو رہے توفیق نماز
و نیدار سی میں جو ہیں ایشہ و الامتاز
منفعل ہوتے رہیں تا بہ ابد اہل نقار
جس طرح باز سے کشک کہ ہی پرواز
کیا کروں عرض کہو آپ تو ہو واقف راز

یہم سخن کہتے ہی اُن سارے گنہگاروں
تب جواب آپ نے درویش کو اس طرح دیا
کر کے درویش وہ بے ادبی سے اپنے تو بہ
کر دیا تمنے ولی اتنے گنہگاروں کو
اوں گنہگاروں کو جس طرح سے حق کو سونا
فضل سے آپ کے کچھ وہ بھی تو پا لیکو ملو
فضل سے حق کے طفیل آپ کے ایسے دین
نی رحمت اور تمیز کر دو
سرخرو ہووین ہر ایک کار میں سار و نید
طرح اہل غزا سے یہم گریبان ہووین
سے لود و عرض میری مرادین ساری

غوث کی ذات پہ پڑھ دل سے درود گہی
مرحبا بولین ملائک تیری سنکر آواز

کرامت حضرت غوث قدس سرہ در بیان بیرون آمدن جہا غرق

سَلَامُ الْفَتْحِ رَحْمَتُ عَلٰی رَحْمَتِ
ہی جسکی حمد مقدس میں رات دن خلقت
نبی کی نعمت ہی صل علیٰ بڑی نعمت
نبی کی آل و صحابہ کی خوب ہی حدت
شائے غوث جو کیجے بہ نیک تر نیت
زبان جو ہل کے اسکی صفت میں کیا قدرت

سَلَوَاتُ صَلِّ عَلٰی غَوْثٍ ضَاحِبِ الْغُطْبَتِ
خدا کی حمد میں کرتا ہوں پہلے بالفت
خدا کی حمد کے بعد از جو پوچھو ہر اکدم
خدا کی حمد و محبت کی نعمت کے بعد از
یہم سب کے بعد ثنائیں ہی افضل و علی
ہی ذات غوثِ مکرم ہو صفت رحمانی

بنی سے جبرست جتنے ہوئے ہیں خلقت میں
 ہو میں ہزاروں کرامات آپ سے سرزد
 عجب یہ قصہ ایک کنارے دریا کے
 خدا کی صنعتِ کامل کی سیر کرتے تھے
 گھڑا لے آئی تھی پانی کی واسطے اُس جا
 کچھ ایسا شور مچا یا تھا اُس نے رونے کا
 جنابِ غوث نے دیکھا تو پوچھا لوگوں سے
 کہا کسی نے عجب ہے یہ قصہ پُرسوز
 بیان کرتا ہوں یا غوث کچھ ذرا میں سنو
 تھا نور چشم و جگر گوشہ صاحبِ دانش
 فدا یہ اُس پہ تھی اس پر فدا وہ ہوتا تھا
 خوشی سے ہوتی تھی گدراں اون کی ہر اک ٹو
 اس طرح سے کٹے چند دن تو بڑھیا کو
 تو سارے اپنے سگے اور دوستوں کو تمام
 تمام جمع ہوئے جب تو ایک جہاز اوپر
 کسی جزیرے پہ جا پہنچی ساتھ خویشوں کے
 بڑی ہی دھوم اُٹجائے پرٹھنی شادی
 تمام ہو چکی شادی وہاں سے تب بڑھیا
 یہاں کے اور وہاں کے تمام خویشوں سے
 بڑی ہی شان و تجل سے گھر کو آتے تھے
 جہاز ڈوب گیا سارا جب تو دریا میں

ہوئی ہیں اتنی کرامات اون سے با شہرت
 سنی یہ اُن میں سے ہی ایک کرامتِ ندرت
 سرے خاص سے آئے تھے غوثِ با جبرست
 سو ایسے عرصے میں بوڑھی سی آئی ایک رات
 گھڑا وہ رکھے لگی شور کرنے باریقت
 تمام اہل تماشا کو ہو گئی حیرت
 یہ کہ کیا سبب ہے جو روتی ہے یہہ با نجات
 بیان کرنے میں آتا نہیں ہے اسی حضرت
 تھا ایک لڑکا یہہ بڑھیا کو صاحبِ جبرست
 حسین و صاحبِ اخلاق و صاحبِ ہمت
 تھی دونوں مادر و فرزند میں ہر لحفت
 خدا کے فضل سے رکھتے تھے تھوڑی سی دلت
 ہوئی وہ بیٹے کی شادی کی واسطے رغبت
 خوشی کے ساتھ وہ بڑھیا نے جا کے کی دُعت
 سوار ہو کے چلی ساتھ لے کے جمعیت
 تو اپنے بیٹے کی اسجائے پر ہی نسبت
 کہیں تو باجے تھا باجی جگہ نوبت
 بہو کو بیٹے کو ہمراہ لے ہوئی رخصت
 جہاز ایک بھرا تھا تمام تھی فرحت
 یکا یک آگیا طوفان تو ہو گئی دہشت
 یہ ایک تختے پہ بڑھیا رہی بصد آفت

وہ تختہ ایسا ہی بہتا تھا بیچ وریا کے
 وہاں سے بعد کئی روز کے نہالہ و آہ
 یہ بات ہو کے قضا ہو گئے ہیں بینس
 اسی ہی غم سے یہ گھٹ گھٹ کے ہو گئی لاغر
 تمام خویش و اقارب بہو بھی بیٹا بھی
 یہہ حال غوث سے جسم بیان کیا اسنے
 کہا پکار کے مت روزیادہ اس سے تو
 کہا وہ بڑھیا نے سنکر یہ بات ہوو کہا
 کہا یہہ غوث نے بیٹا بھی بلکہ تیری بہو
 کہا وہ بڑھیا نے سنکر کہاں ہیں و بابا
 کہا پکار کے حضرت نے پھر کہ آتے ہیں
 کہا وہ بڑھیا نے بابا تو مسخری مت کر
 تمام ڈوب گئے بھاٹی بند اسی بابا
 یہہ میرا رونا نہ موقوف ہو قیامت تک
 خدا نے مجھ کو ضعیفی میں کیا بتا یا غم
 ہرزہ یہہ زندگی دیتی ہے موت کا جھکو
 جو یاد آتا ہے وہ حال جھکو اسی بابا
 یہہ کہکے پانی کا لیکر گھڑا چلی بڑھیا
 جناب غوث کو دیکھی نہیں تھی اس باعث
 جناب غوث میں بڑھیا میں فاصلہ تھا بہت
 تو اس کو لوگ لے آئے جناب غوث ملک

سیطرف کے کنارے لگا پس از وقت
 پھر اپنے ملک کو آئی بحالتِ غم
 کہ اب ملک اسے اس بات کا ہی غم حضرت
 بدن میں اس کے نہ باقی رہی کچھ قدرت
 جو ایک دم میں مرین اس کو کیوں نہ ہو فکرت
 تو آئی آپ کو بڑھیا کے حال پر شفقت
 کہ تیرا بیٹا نکل آو یگا بصد عشرت
 جو مردہ زندہ ہو آو تیو ہی بڑی حیرت
 وے دونوں صاف نکل آوینگے بامیت
 وے ڈوب جا کے ہوئی میں سالکی مدت
 بہو بھی بیٹا بھی سب خویش و مال اور نصبت
 میں اپنے غم میں کھڑی و رہی ہوں محنت
 فقط میں ایک بچی ہوں اٹھا کے سو ز
 مجھے یہہ رونے سے اکدم نہ ہو وگی فرصت
 کلیجہ کیوں نہ ہو ٹکڑے کہ غم کی ہے ضربت
 تھا خوب ویسی ہی ہوتی جو میری بھی حالت
 جگر اکھڑتا ہی ہوتی ہے دل پہ ایک حشت
 بنا امید و بغم مبتلا بلا راحت
 کلام شبہ کے کرتی تھی از پس غیبت
 کھڑے تھے لوگ بھی اس وقت درمیان
 وہ بڑھیا دیکھ کے حضرت کو بولی با فرحت

قسم خدا کی مین کہتی ہوں صدق نیت سے
 کہا کہ غوث بڑا غم ہی میرے دل پر اب
 دعا سے آپ کی میری مراد ہو حاصل
 جناب غوث نے فرمایا اے تمام جہاز
 یہہ سنکے خوش ہوئی بڑھیا تو غوث اعظم نے
 جہاز سارا نکل آدے یا ربی اسدم
 جہاز نکلا نہ کہنے سے غوث الاعظم کے
 تو پھر خدا سے دعا کی کہ یا اہبی جہاز
 نہ نکلا پھر بھی وہ کہنے سے آپ کے جہدم
 کہا خدا سے نکالینگا یا نہیں تو جہاز
 تو ایسے عرصے مین آیا جہاز پانی پر
 یہہ حال دیکھکے بڑھیا بھی اور لوگ تمام
 جناب غوث نے کی جب تو عرض اللہ سے
 یہہ کیا سبب تھا کہ کی مین نے تین بار دعا
 جناب حق سے تب آئی ندا کہ اسی محبوب
 مگر یہہ دیکھ دو عالم کو کتنی دیر لگی
 بنانا نہ سکتے تھے کیا پل مین ہم دو عالم کو
 معاملہ جو ہوا آج کا تو سن اس کو
 جہاز و مال غرض خاک ہو گیا تھا تمام
 کہ تیری ہکو تھی خاطر دعاے اول مین
 دویم دعا کی جو تو نے تو ہم نے قدرت سے

یقین ہوا مجھے جھوٹی نہیں ہی یہہ صورت
 خدا کے واسطے فرماؤ مجھے کچھ شفقت
 خوشی ہو دلہ وہ آگے کی جائے سب محنت
 اسی خوشی سے نکل آویگا نہ کھا ہیت
 جناب حق مین دعا کی کہ میری رکھ عزت
 تو اس غریب پہ کراپنے فضل سے رحمت
 تو آپ کو ہوئی اسوقت ایک بڑی جھلت
 کرم سے تیرے جو نکلے تو ہی بڑی قسمت
 تو غصہ آگیا حضرت کو تب بعد شدت
 کہا اتنی بات کی مجھ مین نہیں ہی کیا طاقت
 وہی خوشی تھی وہی باجا اور وہی بھج
 بہت ہی پھول گئے دلہ آئی ایک فرحت
 ہمیشہ پہلی دعا مین بر آتی تھی حاجت
 تب آئی پانی پستی تھی تھی کیون مہلت
 ذرا مین کر سکین جو چاہین ہم مین ہی قدرت
 کہ تجھے ہی روز کے عرصہ مین ہمنے کی خلقت
 جو روز چھے لگے ہکو تو یہہ بھی تھی حکمت
 گذر کے ہو گئی تھی بست سال کی مدت
 خوراک ماہیان آدم ہو تھے بے منت
 کئے یکھئے تمامی کو ہم بہ یک ساعت
 بنائی سارون کی یکبار شکل اور پہنت

جہاز و آدم و اسباب پہنے چرکت
 فقط تیری ہی دنیا کی یہ ساری تھی برکت
 اہی تیری ہی سب سے پہلے ہی ہوئی رفعت
 مکان میں آئے وہ سارے فرحت و شکت
 جناب غوث سے اس پرزن نے کی بیعت
 یہ سنی کی بھی ہے یا غوث تھے کچھ جات
 نکالو اسکو تو ہے آپ کی بڑی منت
 اب اسکو تم معہ اجاب دیجئے خلعت
 عطا ہو فضل سے یا غوث دیکو جمعیت
 بڑے مربی جو محمد و مہین میر حسرت
 بد و جہان رکھو خوش بغت و حسرت
 کہ اسکو ہووے دو عالم میں روز و رات
 کرم سے کیجئے اپنے شرف خدمت
 تمام ہووین خوشی سے بصحت و راحت
 خدا سے کہے دلا دو یہ میری ہر جات
 خدا کے فضل سے گر آپ کی ملے صحبت
 اور اس پہلکی جو اعلیٰ برگ ہے عترت

سیوم دعائیں نکالے تیار کر کے تمام
 یہ سن لے کار یہ ممکن نہ تھا کہ ہو گا کچھ کم
 یہ سنکے عجز سے حضرت نے تب کہا حق سے
 غرض جہاز کنارے پہ آ لگا اُدم
 بہو کو بیٹے کو خوشیوں کو ساتھ لیکے تمام
 جہاز ڈوبا ہوا جیسا وہ نکالے ہو
 جہاز عیش میرا غم کے بحر میں ہی غرق
 ہی غوث سنی یہ عریان بخل و بیعت
 کہ شادی دلہہ رہے اسکے اور تہامی کے
 تلو آن کو خوش رکھو دنیا میں اور عقیقہ میں
 کرم سے قابل و لایق کو اور سلم کو
 عنایت ایسی کرو اپنی حال حنفی پر
 غرض یہ سنی کو اور اسکے سارے خوشیوں کو
 ہی غوث اہل جماعت جو صاحب بن یہہ
 بھارا روز ازل سے غلام کمتر ہوں
 خوشی ہو چین ہو راحت ہو دوز قسرت سے
 درود پڑھ تو بذات محمد ہی سنی

یہاں سے فاتحہ پڑھ کر وضو سے اسی سنی
 اذب سے کیجئے اپنی دعا کو اب تمت

کرامت غوث الاعظم در بیان تبدیل شدن صورت

سلام و مرجبا و تحفِ رحیم عز و جل
 پس از نماز حق نعت احمد مرسل
 نختین زندگی مین هزار و ن کر استین انکی
 سنا ہی مین نے کہ ایک شہر سہند مین عظیم
 تھی ایک بڑھیا و ان غوث کے مرید و ن
 ربیع ثانی مین ایک سال روز یازدہم
 تھی ایک گائے اسے ذبح کر حسن دل
 یکا یک آتا تھا چیرا سی ایک رستے سے
 یہہ سنکے آیا وہ چیرا سی گھر مین بڑھیا کے
 ہی قحط بکریکا اس ماہ مین بعد شدت
 کہ آج اسکے بھی دستر پہ گوشت آیا نہین
 کہا وہ بڑھیا نے سوقت اس اسی بابا
 تھا ایک بکرا میر گھر مین اسکو ذبح کیا
 وہ بولا آج ہر اک گھر مین ہر طرف ہر جا
 کہا وہ بڑھیا نے اسی بابا بیچ کہا تو نے
 مگر ضرور کو ایک گائے مین نے کٹو اگر
 یہہ سنکے اس نے کہا کام کیا کیا تو نے
 نہین تو جانتی حاکم یہاں کا ہندو ہی
 ہی حکم ہاتھ لگا و یکا گائے کو کوئی گھ
 اسی ہی وقت خبر و نگا جا کے حاکم کو
 یہہ سنکے عاجزی کرنے لگی وہ بڑھیا تب

صلوٰۃ و صل علی غوث افضل و اجل
 ثنائے غوث مکر م ہی اکمل و افضل
 پس از وفات یہہ کی ہی کرامت مفصل
 بیان کرتا تھا مجھ سے فقیر اک اکمل
 ہمیشہ فاتحہ کرتی تھی وہ سید ازل
 نہ پایا بکرا وہ بڑھیا و ان کسی بھی محل
 نیاز غوث کی کی گیا رہوین کو پاک مل
 بٹا کے اسکو کہا تو بھی کھانا کھالے چل
 تو پوچھا گوشت کہاں ہے یہہ پایا کہہ ول
 یہاں کے راجہ ڈھونڈھو یا ہر طرف چل
 کہہ تو نے کلمہ بڑ مین کہاں کیا مدخل
 تجھے یہہ باتوں سے کیا چل تو کھانا کھا نکل
 بس اب تو کھا کے چلا جانکر یہاں کل کل
 نہ پایا بکرا بہت ڈھونڈھا ہر گھری پل پل
 نہ پایا مین نے بھی بکرا بہت سی کی پل چل
 نیاز غوث کی کی تجھے کیا رکھون اوچھل
 کہ کاٹی گائے کو اب تیری جان پر ہی خلل
 ہمیشہ گائے کو پوجے نہ اس پھیل و جل
 تو اسکا ہاتھ قلم ہو و ہی یہی فیصل
 و گر نہ جان پہ شکل پڑیگی میری کبل
 اور اسکے بیٹے بھی کرتے تھے گونہ زہل

یہ فضل غوث کا دیکھو کہ سخت مشکل میں
اسی غوث میری بھی خاطر دعا کرو حق سے
پھنسا ہوں اندون یا غوث سخت مشکل میں
ہی سنی آپکا فدوی کرو یہہ اسپہ کرم
ہی اسکو درد سرفکر ایک شدت سے
دعا کچھ ایسی کرو حق سے یا محی الدین
ہی کشت زار زبس خشک ترای غوث کریم
غیاث ایسی کرو اسپہ یا محی الدین
اندھیری قبر میں ہو وگی اسکی جب یا غوث
بفضل آپ ترحم سے منطفی کیجے

پھنسی تھی کیسی وہ بڑھیا پہ آئی صاف پہل
مراد میری ہو حاصل بفضل عزوجل
دعا کرو کہ جو مشکل ہی میری ہو و حل
جو اسکے بد میں عمل سب بہ نیکوئی ہوں دل
عطا کرو اسے اسوقت فیض کا صندل
مدد سے آپ کی ہوں بیخ کفر متصل
خدا کے واسطے برپا و رحم کا بادل
کہ ہو وے خاتمہ بانجیر جبکہ او اہل
تو ایسے وقت لگا دیجے رحم کی مشعل
جگر کی آتش غم سے جو بھڑکے ہی منقل

تو سنی ختم کرا ب پڑھکے فاتحہ پھانے
لگا دے غوث کے نیچے سے بس طنا بادل

کرامت حضرت غوثِ آلا عظم قدس سرہ

ابول دین کو دھوکے کروں کچھ ثنائے رب
حمد خدا و نعت محمد کے بعد از ان
ایک ماجرا عجیب سینا تا ہوں غوث کا
تھی عمر چھوٹی غوث مکرم کی ان دنوں
معمول پر کنارے سے مشرق کے صبح کو
دیکھا جو آفتاب کو دایہ کی گود میں
اسوقت جلد کوڈ کے دایہ کی گود سے

بعد از کروں میں وصف محمد کا باادب
لکھتا ہوں یہہ کرامت غوث کریم اب
ہمکو عجب ہی غوث کے نزدیک کیا عجب
گود میں اپنی دایہ کے بیٹھے تھے باادب
ظاہر ہوا اچھلتا ہوا آفتاب جب
سمجھے یہہ غوث دلمین کہ روشن ہی کیا سبب
جا کر ہوئے وہ مہر پر حضرت سوار تب

اس وقت اسکی کندہ ہوئی روشنائی سب
آ بیٹھے وہ بنابِ معلیٰ شہِ عرب
بعد اذین جو آئے وہ شاہِ علی لقب
مشہورِ خاص و عام ہوئے وہ علی نسب
کی عرضِ ہاتھ باندھ کے آہستہ با آواز
سردارِ عالمین و مفتی علی لقب
تبتائی مجھ کو اپنی کرامت یہم بوجہ
جلوہ تمھارے نور کا ایسا ہوا تھا تب
چمکا جہانین آپ کے چہرے کا نور سب

جسمِ سوار ہو گئے آپ آفتاب پر
پھر وہاں سے کود پھانڈ کے دیکے گوہر
بعد از کئی دنوں کے جو جلیان کر سفر
پھر تو وہاں کرامتیں ہونے لگیں بہت
گیلان سے آئی دایہ وہ ملنے کو آپ سے
ای میرے نور چشم شہنشاہِ اولیا
ایک روز میرے گود میں تھے آپ جلوہ گر
خورشید پر سوار ہوئے اسی نبی کے نور
خورشید نور بار کا جاتا رہا وہ نور

قصیدہ

دستِ سبق بحسن ہند سی بر آفتاب
گردِ دچہ از جمالِ رخت ہمسرافتاب
این خوبہا کہ دارے کجا اندر آفتاب
این فیض وجود و لطف و کرم کی در آفتاب
دار و ہمیشہ کیہ خود پر زرافتاب
گرد و دنیا پر در گہ تو ابکشہ آفتاب
بر اوجِ خاندانِ نبیؐ انور آفتاب

سماںِ خضر توئی انور آفتاب
تجلی دو جهان
اسی آفتاب از تو شدہ آفتابہا
بروزہ غبار بہت آفتاب بہت
نقد ز کوۃ حسن چنان برفشانہ
یا صاحبِ اجمال تو مجنوب کبریا
چشم و چراغِ فاطمہ دلدارِ مصطفیٰ

سنی کہ قرۃ عوار غبارِ رہ تو بہت
دار و امید روزی شود بہتر آفتاب

ای سیدِ بلند نسب و شہِ عرب
فرما اسکو کر کے تبسمِ زیر لب

پھر اور آرزو ہی وہ دیکھوں کمالِ نبی
حضرتِ جنابِ غوثِ مکرّمِ امامِ دین

میں نا تو ان گود میں رہتا تھا تیری شب
سو درجے آفتاب سے رتبہ بڑا ہی اب
ایسا مان جان میرا وہ بچپن کا تھا سبب
آتے ہیں میرے پاس ہزاروں ہی طلب
لیکن کہنے دیتے ہیں ابھارے مجھ کو ب
آداب کر کے ہو گئی رخصت وہاں سے تب
وصف اس جناب پاک کا تجھے تم ہو ک
میری مراد رب کے دلا دو یہ بے تعب
پڑ جائے اُنہ غیب سے اللہ کا غضب

جو وقت تو نے دیکھا وہ بچپن کا وقت تھا
اس کے سے حق نے مرتبہ میرا بڑا دیا
بچپن میں اوڑ کے جاسکا میں آفتاب پر
ہر روز آفتاب تجھی کر دگا ر
ہر چند کہ وہ پھاند کے میں چاہتا ہوں جاؤں
یہ کہہ کہے آپ چپ ہوئے اور دایہ طرف
بس کرتو سنی یہاں سے قلم رک کے رہ گیا
کر عرض یہ پکار کے یا غوثِ نامدا ر
جو دشمنانِ دین ہیں نابود ہوں تمام

ایسی سنی پڑھو وہ روح مقدس پہ فائز
جس کے طفیل ہووے گا ایک وزیرِ فضل

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ سپر ضعیفہ غرق شدہ بود باز زندہ شد

بعد لغت نبی رسول اللہ
ہی حقائق میں اس طرح کہ
غرق دریا کے ہو گیا اندر
عرض کی آ کے چشم پر نم سے
میرا لڑکا دلا دو اب حضرت
تیرا لڑکا مکان کو آیا
دیکھا گھر میں نہیں ہی بار بار
کیا سبب کہ

کہے اول زبان سے بسم اللہ
مومنو تم سونو گوش ضعیفہ
ایک ضعیفہ کو ایک ہی تھا پر
جب تو بڑھیا نے غوثِ اعظم سے
تم ہو یا غوث صاحبِ قدرت
غوثِ الاعظم نے اسکو فرمایا
تو خوش ہو کے پہنچی اپنے گھر
یہ سن کر

آپ نے جب مراقبہ کر کے
دیکھی جب گھر میں جا کے وہ بڑھیا
گھر سے پھر نکلی بے قراری سے
اب تک خانہ زاد حضرت کا
آپ نے پھر مراقبہ کر کے
اُس کو فرمایا جا تیرا رُٹ کا
سنکے بڑھیا گئی جو اپنے گھر
دیکھ بیٹے کو باغ باغ ہوئی
لیکے بیٹے کو ساتھ با فرحت
پھر تو حضرت نے بے قراری سے
مجھ کو تو نے یہم پیرزن کے حضور
جب میں کرتا تھا ایک بار دعا
اب دعا میں نے کی جو سہ سہ بار
تو نے ذلت مجھے بہت دی اب
غوث الاعظم کو تب ہوا ارشاد
میں تجھے بولتا ہوں نہ اسباب
تو نے کی جب کہ پہلے بار دعا
جب ملا یک پہ میرا حکم ہوا
بار دویم دعا کی تو نے جب
یسرے بار کی جو تو نے دعا
میر تو دریا سے اُسکو بہا لا

کہا اُس سے اب آ یا تیرا پیر
تھانہ حاضر مکان میں رُٹ کا
عرض کی جا کے آہ و زاری سے
خانہ تار میں نہیں آ یا
اپنا زانو سے کر کے اونچا پیر
گھر میں آ یا ہی غم نہ کھا بڑھیا
دیکھا گھر میں ہی حاضر اپنا پیر
اوسکو اوس رنج سے فراغ ہوئی
ہوئی آ کر مشرفِ خدمت
عرض کی یہہ جناب باری سے
کیا شرمندہ تو نے رب غفور
ہوتا حاصل تھا مدعا میرا
تب مراد آئی میری اسی غفار
یار بی کہدے اسکا کیا ہی سبب
میرے محبوب رکھ تو دکو شاد
چھلیاں کھا گئیں تھیں اُسکو سب
تیری خاطر سے ایشہ اعلیٰ
جمع کر ڈالے اسکے سب اجزا
شکل و صورت بنائی ہمنے تب
تن بے دم کو ہم نے دم بخشا
ہمنے اس کے مکان کو پہنچا یا

سنبھلے حضرت نے عرض کی یا رب
 ایک ایمانے کن سے خلقت کو
 دن قیامت کے عالم دنیا
 ہی یقین مجھ کو ایک لمحے میں
 جان دیکر اٹھائے گا انکو
 ایک بیجان تن کو دینے حیات
 حق نے فرمایا اسی میرے معصوم
 خیر آرزوہ تو ہوا ہی اب
 میں یہہ آرزو دگی کے بدلے اب
 عرض کی آپ نے جھکا کر سر
 کم وزاید کی کیا ہی مجھ کو تمیز
 تو ہی صاحب میرا کریم و عظیم
 حق نے فرمایا اسی میرے محبوب
 جس جماعت پہ گر کرے تو نظر
 اور تو جس زمین کو دیکھ گیا گما
 عرض کی آپ نے خدا و ندا
 دے ولی ہوں اگر تو مجھ کو کیا
 پھر تو اللہ کا ہوا فرمان
 تجھ کو یہہ بات گر نہیں منظور
 اسی میرے باوقار سرور دین
 بادضو ہونے کے دل ٹھکانے دہرے

باعث اسکا سنا تو مجھ کو
 بودنا بود سے کیا ہی
 متفرق جو اسکے ہیں اجہ
 امر سے تیرے اونکو جمع کر
 قدرت کا ملہ سے اپنی
 تیرے نزدیک کیا بڑی تھی
 میری حکمت مجھی کو ہی معجز
 کہ انکے اس بات سے ہوا ہی
 جو تو چاہے عطا کروں وہ
 میں ہوں نا چیز بندہ کم
 اپنے لائق میں چاہوں گا کچھ
 اپنے لائق تو بخش مجھ کو کہ
 جیسا ہوں تجھے یہہ تہذیب
 ہونگے دے سب ولی کا
 زر کی ہو جائے گی وہ سا
 مجھ کو اس بات سے ہو حاصل
 وہ زمین ہو زر تو مجھ کو
 میرے محبوب دل نہ کر تو
 جس سے تو خوش ہی و پناہ
 یہہ بھی منظور کجہ کو ہی کہ
 احم کا تیرے جو وظیفہ کرے

اُس کو ایسا ثواب و درجہ دے
جو کہ تاثیر میرے نام میں ہو
غوث نے جب یہہ شک کے حق سے ندا
عرض کی حق سے پھر بعجز عظیم
تو نے میری بڑائی ہی عزت
تیری رحمت کی ساری ہی رونق
ذہن بخشی ہی جان بیجان کو

سب تائب گرد بھا تو ہا
یسی اسی طرح سے غوث کریم
ہا پھر سر اوٹھا کے شکر خدا
و منودیکھے یہہ غوث کا نام
ہم لو غوث حق کا با عزت
تو بھی اسی سخیل سے شام و پگاہ
پنپے سخی پہ کچھ نگاہ کر م
یونکہ لیتا ہی روز آپ کا نام
ہاتھ پڑھو آپ سے اسی سخی
یا اکی لطف خدا غوث عظیم
میں ہوں خدا کو مدد
میں محبوب تر ہی غوث عظیم
سب عنیدان دین کو پار ب

اسم میں ہوں اپنے رکھا ہوں
وہ اثر صاف تیرے نام میں
شکریے کا ادا کیا سجدہ
میں ہوں غاصی خدا یا تو ہی کریم
میں کہاں اور کیا میری حرکت
از رحم ارحمین تو ہی برحق
کچھ سے سارا شرف پہاں لگو
کیا تیرا شکر ہو دے ای معبود
مالک الملک ای خدا تو ہی
کی ثنائے خدا سے رب رحیم
استغنی کا لاسم عظیم اللہ
بیشل نام خدا ہی عالی مقام
ہر دو عالم میں پاؤ گے حرکت
کر وظیفہ یہہ نام کا ہر
کچھ یا غوث حق بطف اتم
ہی وظیفہ اس کا اسکو دم
مالک حاجت یہہ رحمت اسی سخی
حاجتیں کروا بہ لطف عیم
غوث کیواسطے گنت سے بجا
اسکے صدقے سے بخش مجھ کو کریم
غرق بحر عدم میں کر دے اب

بحرِ عصیان میں دل جو سنی کا گم
غرق ہی اس کو اب ٹھکانے لگا

کرامتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و قدس سرہ العزیز ربک ضعیفہ از دعا و محتاجا
عطا فرمود

با وضو لیکر تم لکھتا ہوں میں حمد خدا
بعد اوسکے کر کے کچھ تو صیفِ اصحابِ کرام
نقل ہی گیدان میں کوئی بزرگِ عشرت تھے
ذکر و تسبیح و عبادت میں ہی رہتے روز و شب
یا دین مشغول تھے ایک روز عثمان ناہول
عمر میری ہو گئی ہما اند نون تک ساٹھ سال
کیا کہوں فرزند ایک اتنب نہین کچھ کو ہوا
کیا میری تقدیر میں اولاد ہی کچھ یا نہین
کچھ کرو ایسی شفقت آج اسی عثمان مہم
عرض اسکی سنتے ہی عثمان ازراہِ کرم
لوح پر کچھ نہ دیکھا اسکی کچھ تقدیر میں
میں نے دیکھا لوحِ اعظم پر خدا کی تیرا نام
سنیکے بہر روتی ہوئی جاتی تھی بڑھیا اپنے گھر
عمر تھی چھوٹی ہی حضرت غوث کی اُس وقت میں
یوں کہا بڑھیا نے ایشہ زادہ عالم سُو
کیا میری تمت میں کچھ اولاد بھی ہی یا نہین

بعد ازان کر کے ادالتِ نبی
میں کرامتِ غوث کی لکھتا ہوں
نام و ن کے رہنے والے اسکا عثمان
ذات سے اُگی ہوا کرتی کرامت
رو برو اگر ادب سے ایک ضعیفہ
اور میرا مرد بھی بوڑھا نہا یہ
مدفون و شب بہم فکر ہی رہتی ہی
نام لیوا کوئی تو ہووے ہمار
تا کہ دے اولاد مجھ کو اس ضعیفہ
جا کے نہم آسمان پر جب تجو سب
بولا اُس بڑھیل ہے اُڑھیا سخن
جا تیری تقدیر میں کچھ نہین بیٹھیں
راہ میں اسکو ملے جب
یو چھا بڑھیا سے تو کیوں دی
میں نے جا عثمان سے احوال
لو لائی ضعیفہ

دین میں یہ کیا میری تقدیر ہے
 اس بڑھیا سے حضرت غوثؒ
 نے کہا اس پر زنگ اسی پیرزن
 نے کہا حضرت ایشہ جہان
 یا پھر اس پر زنگ اس کھڑی
 نے کہا ایسے رو رہا دنیا و دین
 یا اس پر زنگ سے اپنے اوقات پر
 پیرزن حضرت نے بولی اس طرح
 میری تقدیر میں نہ کچھ پایا کوئی لوح پر
 سے کہا حضرت اس بڑھیا کو
 پھر کیا صورت حضرت سے کہ میں بوڑھی تھی
 پھر کیا صورت اس کو سن تو بڑھیا ضد نہ کر
 حضرت نے اس سے کہا بڑھیا نے حضرت یہ کہو
 حضرت نے فرمایا اسے پانچ کیا لے چھ دے
 کہا نہ ہیانے میں بوڑھی ہوں شاید اسلئے
 نے کہا غصے سے یہ پھٹا نہیں
 جب کہ اس نے پاک احمد نے کہا اگر وہ ان
 کے کہ وہ کہہ کر وہ کوست بڑھو اس نے فرمایا
 جس نے اسے آکھو و زازل سے اجنب
 اس میری شمع کا اسی نور چشم
 نے کہا جس کو نانا کی جناب غوث نے

بائچین کا مجھ کو دنیا میں ہی بٹا لگ گیا
 حکم حق سے ہم نے ایک فرزند تجھ کو دیدیا
 تو خوشی کے ساتھ اس لڑکی کو میرے پاس لا
 لوح حق پر پنی کچھ کوئی میرے نام کا
 ایک کیا ہی ہم نے دو بچے دئے اب تجھ کو جا
 میری قسمت میں نہیں کچھ بھلا کیا ہو گیا
 دو نہیں لے تین بچے ہو وینگے اب کچھ کو جا
 دیکھا ہی عثمان نے لوح خدا پر جا جا
 جب نہو لوح خدا پر ہو گا پھر فرماؤ کیا
 تین کیا میں چار بیٹے دیدے اللہ نے جا
 کیا مجھے اولاد ہو گی اسی حبیب کبریا
 چار کیا لے پانچ بیٹے کر دے حق نے عطا
 مرد بوڑھا میں بھی بوڑھی ہی پہلے نہ نہ بڑا
 چھ نہیں لے سات بلکہ آٹھ ہو دین خوش لقا
 کر تین اوقات مجھے آپ ٹھہرا بر ملا
 آٹھ کیا لے نو دے دس بلکہ گیارہ غم نکھا
 اسی میرے محبوب پیار اسی حبیب با صفا
 ان خلل میری شریعت میں پڑ جاؤ بڑا
 دے دیا ہی حکم سارا ہی قضا و قدر کا
 وار نہ پھٹاویگا پردہ اور کچھ ہو جائے گا
 روک لی اپنی زبان اوقات پر بیکر تہ

الغرض بڑھیا نے تب خاموش ہونے کا ادب،
 مرد نما اس بوڑھی عورت کا بڑا صاحب
 قصہ کو تاہ کیا کہوں اس شب کو ہی اسی منو
 نوچنے جب کٹے راحت سے اس بڑھیا کو پھر
 لیکے کچھ خوف خشی سے ساتھ دونوں مردوں
 جاتے تھے جس رات سے وہ نہایت سوخو
 پوچھا جب عثمان نے لوگوں سے یہ کیا سورا
 آپ فرمائے تھے اس بڑھیا کو حضرت اندو
 ہو کے وہ غمگین جاتی تھی نہایت ملول
 جس میں یہ پہلا تولد ہی اسی باعث وہ
 سنکے یہ عثمان نے اللہ سے تب عرض کی
 دل سے تو اپنے میں اس بڑھیا کو کچھ لانا
 تو نے دی ولت مجھے اس پرزن کے رو برو
 یا تو دیگر جائے بھی لکھا ہی نام نہ گان
 جب عثمان کو اللہ سے آئی اگھڑی
 پہنچ کر کس جگہ دیکھا ہی تو نے کریاں
 بولا تب عثمان حتیٰ سے ہر طرف دیکھا ہون
 بلکہ ہر ایک برگ پر طوبی کے دیکھا میں سب
 جب تو فرما یا خدا نے سنلے اسی میر جیسے
 ہنسنے سن اسکی زبان پر لکھ یا ہی پیشتر
 بہم تو کیا اسکی زبان پر اور بھی تحریر

گھر کو جا کر مرد سے حال گذشتہ سب
 سنکے بولا غوث الاعظم نے کہا ہی
 حاملہ بوڑھی ہونے تھی غوث الاعظم
 ہو گئی بیٹی تو گد تھی ہی حق کی رہ
 غوث کی خدمت میں جاتے تھے وچنگ
 مومنو وہ رہا عثمان کے گھر سے
 کیا یہم با جا ہی تو ایک شخص نے اس
 تیری قسمت میں نہیں کچھ بہ لوج کہہ
 غوث الاعظم نے اسے کیا رکھے
 لے کے کچھ جاتی ہی با فرحت ہے
 کیا سبب ایسا ہوا کہ یہی میر جل
 لوج پر دیکھا سو بولا اسکو اسی
 یا آہی کہہ کیا تھا میں نے کیا تیرا
 یہم تو میں کیونکر کہوں جھوٹا لکھا ہی
 خشم سے اید و ست میرا تھا تو مت ہو
 میں نے تجھے کہتا بہن بعد از اسکا سارا چہا
 عرش پر کرسی پر اور لوج و قلم پر پہنچا
 پر کہیں اولاد کا اسکی نہیں پایا پسر
 سب جگہ دیکھا زبان غوث پر بھی دیکھا
 اسکے کہنے سے اولاد ہو گی با و
 وقت اپنے نامی ہو وینگے وہ ظا

نونہ اوج کا میری زبان اُس غوث کی
 کارخانہ میں نے سوچنا ہی نہ دانی کا اُسے
 الغرض وہ پیرزن خدیوہین باغ غوث کی
 بولے حضرت وہ تو لڑکا ہی میری گرد و پیش
 تب نہایت ہو کہ خوش آئی وہ عورت اپنے گھر
 جب تک جیتے رہے دنیا میں دغا و دزدی
 کیا رہوین کا جب سے ہی اسے متواریا کا دھوکہ
 گیارہ بیٹے جیسے اُس عورت کو بچے تھے
 پندے دینا علم دیتی اور غرت و دوسری
 چوتھی یہ اعمال ہووین نیک تر میرے کام
 چھوٹیں یہ ہو تندرستی میری اور اجاکی
 آٹھوین اولاد اور اجاب باغرت رہین
 نوین یہ ہو خاتمہ باخیر میرا مرتے دم
 اور میری فکر کیجے دور یا غوث کریم
 ہی یہ سستی روز اول سے غلام کترین
 فضل سے دست کم رکھ دیجئے یا غوث اب
 کار جو ممکن نہ تھے وہ تم سے برآمد ہوئے
 جب ہی بھی طور کی آوے بلایا غوث تب
 ختم کر کریمان سے کتنی یہ نہاد رہستان
 غم نہ بھار کھ دکھ خوش رہ حال میں اتنی دم
 ہووین کا اس رات کا یہ سہی

جو وہ چاہے سو کر چکا اور جو چاہے
 ہی تھے منظور جو کچھ کار ہی اس
 بولی یہ لڑکی ہوئی یا غوث حق
 گو دین دیتے ہی اُس بیٹی کا بیہوش
 اور دشمن بیٹے ہوئے باغ غوث
 کر دینے تھے یہ گیارہ پیرزن کو شکر
 انہی کے بھائی تھے جو خلقت کے
 میری بھی ہی آپ سے یا غوث
 تیرے ہی شجرہ کو نہر گی و شکر
 پانچوین رزق ہو رہا و فراغت
 ساتوین ہووے صفائی قلب و کار
 عاقبت میں خوش رہین دنیا میں
 دسویں یہ ہی کرے شیطان
 گیارہوین یہ شرمین ہو ظلم
 تم خدا سے یہ ملا دو اسکا
 ہی تر ددین نہایت ہی یہ
 کار اس کی کا بھی تھے برآمد
 کچھ مدد ایسی کرو تم میری سب
 پڑھ بروج آل و اصحاب نبی صلی
 ایک نہ یکدن تجھے یہ فیض غوث
 کچھ نہ ہووین کا مگر تو کچھ کا کچھ

غوث الاعظم نے سنکے کہا اس تب
 چھ نہیں سات لڑکیاں ہوقت پر
 عرض اسنے کی یہ غوث الاعظم تھے
 اسکو حضرت نے فرمایا اس طرح
 سات کیا ہیں کہ اب آٹھ بیٹیاں لے
 اسنے ہوقت حضرت پہر عرض کی
 میرے دکوت سلی نہیں ہوتی کچھ
 بولے حضرت آپ لے نو بیٹیاں
 پھر وہ بولا کہ ایساہ عالی سم
 اسکو فرمایا حضرت ای شخص اب
 بن گئے بیٹے جاتیری دس لڑکیاں
 اسنے کی عرض یہ غوث اعظم سے جب
 مجھ کو حق کی رضا سے ہوئیں بیٹیاں
 جب میں کرتا ہوں کچھ عرض کہتے ہوں
 دوسے لے تین چار آپ نے کرے
 سات سے آٹھ نو نو سے دس ہو گئے
 یہ تو ہی حکم حق پلئے یہ کہ طرح
 سنکے غوث نے اس گھڑی فرمایا یہ
 مجھ کو حق نے اپنی عنایات سے
 جب میں کرتا ہوں کچھ عرض اسکو
 جبکہ اللہ میری مدد پر رہے

تیرا شبہ نہیں جاتا کیا ہو گیا
 لڑکے ہو گئے جا ہی خدا کی رضا
 دخل کیا ہو خدا کی رضا میں بھلا
 میں جو کہتا ہوں سنتا نہیں کیا ہوا
 ہو گئے بیٹے سمین نہیں کچھ خطا
 جب کہ حضرت نے اس طرح کہہ دیا
 یا حبیب خدا اسی شہا و لیا
 کر دے بیٹے حق نے خوشی دلہ لیا
 چپ یہ کہتے ہو یا سچ ہی سنا کہا
 مجھ کو جھوٹا ہی اب تو نے ٹھہرا دیا
 شکر اللہ کا اس وقت پر لا بجا
 ایک شک ہی مجھے اسی شہا صفیا
 اس میں زور چلے کیا کشتی شخص کا
 ایک کیا ہی کہ ہمنے کئے دو عطا
 چار سے پانچ چھ سات تک ظاہر
 یہ عجیب بات ہی بولو یہ ماجرا
 آپ کے کہنے سے بولو کیا پلئے گا
 سنکے بات یہ میری تو اب اسی فتا
 رحم فرما کے مرتبہ ایسا دیا
 بے تاہل بر آتی ہی میری رجا
 شبہ کیا ہی جو ہر آوے ہر دعا

غیر حکم خدا کچھ مین کہت نہیں
 ہی خدا کا کرم یہ میرے تاپہ
 تیرے خاطر دعائیں نے دین رکی
 بلکہ گیا رہوین غرض بھی اب کر چکا
 تیری گیارہ کی گیارہ ہی رہی بیان
 جب تو وہ آدمی سنکے حضرت سے یہہ
 دیکھتا کیا ہی وہ لڑکیاں سب
 وہ ان وہ بیٹوں کو سب لایا تب روبرو
 جب تک جیتا تھا وہ جوان دہرین
 ماہ کی پہلی سے گیارہوین کے تک
 گیارہوین دہرین نکلی ہی جب ہی
 بس کرا سی سنی تو فاتحہ پڑھ ہم
 خدمت غوث مین عرض کرا یہہ تو
 یا شہ غوث ہی التجا یہہ میری
 اونکو خوش با مراد او رکھو دانا
 عمر ہووے ورازا کی مثل خضر
 ہو ترقی سدا مال اور چاہ کو
 مین جو صالح محمد و عبد الکریم
 اپنے فضل و کرم سے شہ اولیا

پر وہ کہتا ہوں جدیا ہ حکم خدا
 چاہتا ہوں سو دیتا ہی مقصد میرا
 کی قبول اب خدا نے ہر ایک التجا
 کی قبول اسے بھی سن اسی با صفا
 ہو گئے بیٹے جہا مغرب مت بکا
 ہو کے خوش دلمین اس اپنے گھر کو گیا
 ہو گئے بیٹے تب خوش ہوا خوب
 سب کے سب ہو گئے خادم با صفا
 دین دیتے ہے اب کیا کہوں بارہا
 شکر ہے کی سدا کرتا تھا فاتحہ
 اسی مجھو سنو یہہ سخن تم میرا
 غوث الاعظم کی ہو تجھ سے کیا اپنا
 ہو تیرا فضل سے حاصل مدعا
 جو کہ قاضی براہیم مین با صفا
 اونکو فرزند نیک ایک کیجے عطا
 ہو سکند رسا اقبال اس کا بڑا
 خوار ہوتے رہیں انکے دشمن سدا
 اور فتح محمد جو ہدین با وفا
 سر پہ ہر یک کے رکھ تجھے در عطا

اور جو سنی کو ہی در دسر فکر کا
 صندل رحم سے پاویگا وہ شفا

تمام

تاریخ وفات مصنف صاحب مرحوم

در دهرماندیش نشد پیداشاخوان بنی ۴
شده سوئے خلد برین ایواشاخوان بنی
۱۲۸۱ هجری

در حلت حضرت سنی ازین دایر فنا
مخمور از پیئے تاریخ سانش در قم

باب محمد عبد الرحیم صاحب حنفی ولد حسرت صاحب مرحوم برادر خرد مصنف صاحب

لفظ دیگر در دلی سستی نیامد مر حب
شد تباریح وفاتش فکریجد مر حب
آن زمان سمدست شد داما مقصد مر حب

تا دم آخر بجز وصف محمد مر حب
رفت ازین دنیاے دُون آن عشق خیر الو
عزیز که حنفی دخل تعداد سحر بخش نمود

سوئے هفت دید و بس این مصرع تاریخ گفت
مر حب اصد مر حب اصد مر حب اصد مر حب
۱۲۸۱

مَمَّ

ممد لله والمنه على رسول الله النجيه والثنا درین آوا ان سعادت اقران این بون

منوان شگلستان بوستان مدح نبی آخر الزمان مصنف حضرت جان

مر حب مرحوم و مغفوب باشند کنه ابابلیت خاصه سنی بتاریخ ۲۵ ماه ذی الحجه الحرام

۱۲۸۱ هجری مقدسه در مطبع داد و میا صاحب مرحوم از سعی بلنغ منند نشین

شرعیات غرار و نقیجش شرع ہداحامی دین رسول کریم جناب قاض

ولد جناب مغفرت مآب قاضی نور محمد صاحب پلبندری از

طبع مزین گردید کاتب خاک شایخ عبدالقادر فا

ولد شیخ محی الدین صاحب اللہم

اغفر لکاتبہ و مطبعہ ہائے

و مصححہ حق

محمد آلاء واصحابہ اجمعین آمین

شمارہ

م

